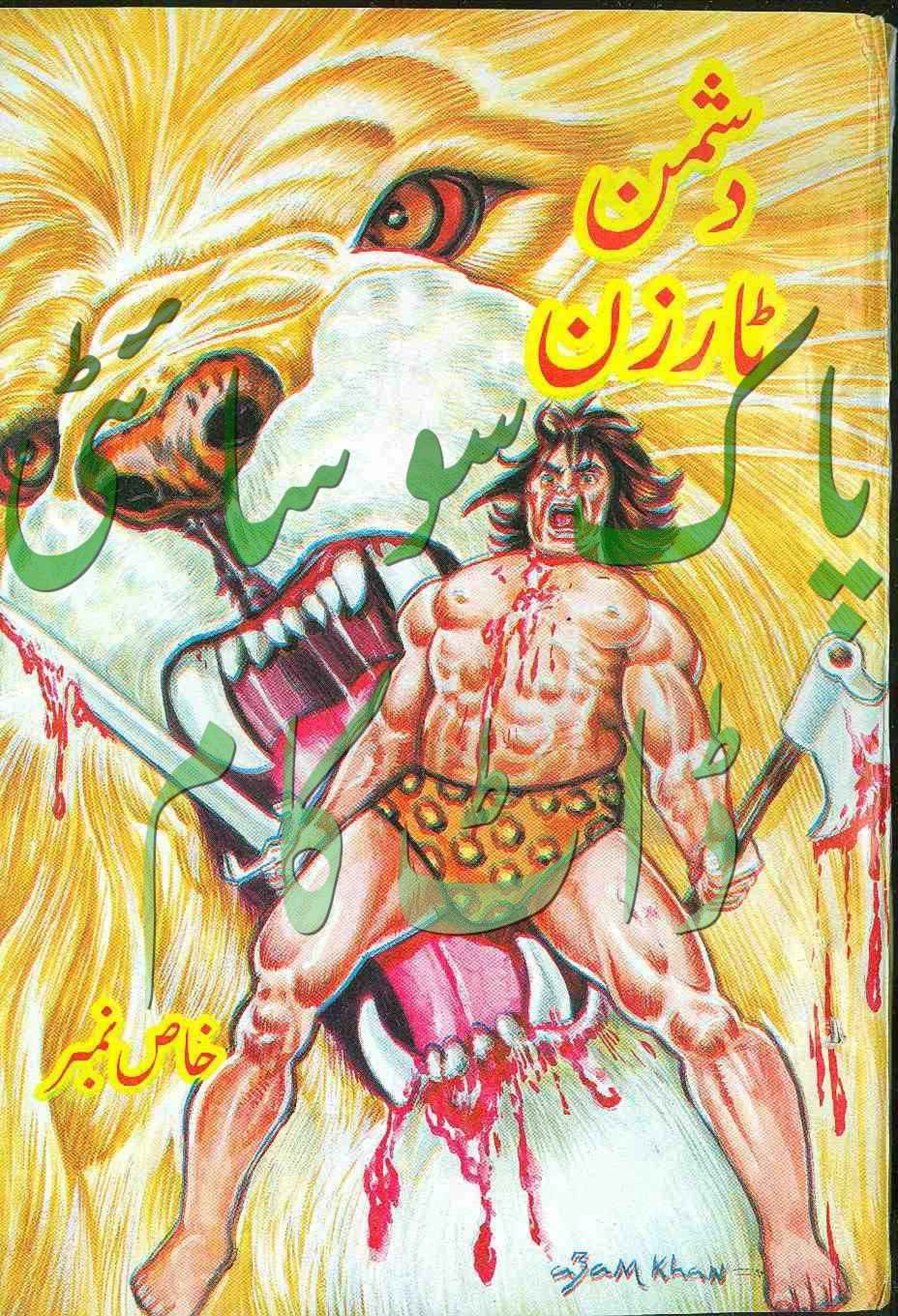

دشمن
ٹارزن
خاص نمبر
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

بچوں کیلئے ٹارزن کا انتہائی حیرت انگیز اور انوکھا کارنامہ

دشمن ٹارزن

خاص نمبر

ظہیر احمد

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

ٹارزن منکو کے ساتھ جنگل میں گھومتا پھر رہا تھا کہ اس کا دوست، بولنے والا مکاٹو طوطا اس کے سامنے پھڑپھڑاتا ہوا آیا اور ایک درخت کی شاخ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"سلام سردار"۔۔۔۔مکاٹو طوطے نے ٹارزن کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"ارے مکاٹو طوطے تم۔ کہاں تھے اتنے دن۔ بڑے دنوں بعد نظر آئے ہو۔ کیا پھر اپنے رشتہ داروں سے ملنے افریقہ کے جنگلوں میں گئے ہوئے تھے۔" ٹارزن نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں سردار۔ میں اپنے گھونسلے میں ہی تھا۔ طبیعت

خراب تھی اس لئے میں گھونسلے سے نہیں نکلا تھا۔" مکاٹو طوطے نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا تھا۔ اگر تمہاری طبیعت زیادہ خراب تھی تو کسی کے ہاتھ پیغام بھیج دیتے۔ میں خود تمہیں دیکھنے آجاتا۔"——ٹارزن نے کہا۔

"نہیں سردار۔ پچھلے دنوں میں اپنے دوستوں سے ملنے دوسرے جنگلوں میں گیا تھا۔ طویل سمندر کے سفر نے واپسی پر مجھے بے حد تھکا دیا تھا۔ میرے پروں میں شدید تکلیف تھی۔ اور اس تکلیف سے مجھے آرام سے ہی راحت مل سکتی تھی۔ اس لئے میں آرام ہی کر رہا تھا۔"——مکاٹو طوطے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب ٹھیک ہو۔"——ٹارزن نے پوچھا۔

"ہاں سردار۔ ایک ہفتہ آرام کرنے سے میری تھکاوٹ خاصی ختم ہو گئی ہے۔ البتہ کاندھوں میں اب بھی درد محسوس ہوتا ہے۔"——مکاٹو طوطے نے کہا۔

"تو پھر تمہیں ایک دو روز اور آرام کرنا چاہیے تھا۔ یہاں کیوں آگئے ہو۔ یہ جگہ تو تمہارے گھونسلے سے خاصی دور ہے۔"——ٹارزن نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"میں یہاں تمہیں ہی تلاش کرتا ہوا آیا ہوں سردار۔"——مکاٹو طوطے نے کہا۔

"کوئی خاص کام تھا مجھ سے۔"——ٹارزن نے اس سے پوچھا۔

"ہاں سردار۔ میں تمہیں کچھ بتانے آیا ہوں۔" مکاٹو طوطے نے کہا۔

"کیا۔"——ٹارزن نے کہا۔

"سردار۔ جب میں واپس اپنے جنگلوں کی طرف آرہا تھا تو تھکاوٹ کے باعث سمندر میں ایک جزیرے پر سانس لینے کے لئے اتر گیا۔ وہ جزیرہ زیادہ بڑا تو نہیں ہے مگر پھر بھی وہاں ایک انسانی بستی آباد ہے۔ اس بستی میں سیاہ فام انسان رہتے ہیں جنہوں نے جسم کے نچلے حصوں پر اونی پاجامے پہن رکھے ہیں۔ یہ سیاہ فام زیادہ لمبے تڑنگے تو نہیں ہیں مگر اس کے باوجود وہ خاصے طاقتور اور بہادر معلوم ہوتے ہیں۔ جزیرے کے وسط میں انہوں نے ایک چھوٹی سی بستی بنا رکھی ہے۔ جہاں لکڑی کے تختوں سے ان کی جھونپڑیاں بنی ہوئی ہیں۔ ان وحشیوں کے پاس نیزے، تلواریں اور

کلہاڑیاں ہیں۔ جزیرے کے شمال میں ایک گھنا جنگل ہے جہاں وہ جا کر اپنے لئے شکار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنی گزر بسر کے لئے انہوں نے جزیرے کے مختلف حصوں میں فصلیں بھی اگا رکھی ہیں اور سردار سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ وہاں جو جنگل ہے اس جنگل میں عام جانوروں کے ساتھ خطرناک اور طاقتور درندوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ مگر وہ درندے ان جنگلوں میں رہنے کے ساتھ ساتھ نہ صرف پورے جزیرے پر گھومتے رہتے ہیں بلکہ وہ اس انسانی بستی میں بھی یوں آتے جاتے رہتے ہیں جیسے انہیں نہ انسانوں سے کوئی خطرہ ہو اور نہ ہی بستی کے انسانوں کو ان سے کوئی ڈر۔ بلکہ میں نے ان سیاہ فام انسانوں کو ان خطرناک درندوں سے کام لیتے بھی دیکھا ہے۔ یہ سیاہ فام شیروں اور ہاتھیوں کی سواریاں بھی کرتے ہیں اور ان سے باقاعدہ کھیتی باڑی کا کام بھی لیتے ہیں۔ تمام جانور ان عام نظر آتے والے سیاہ فام انسانوں کی بات یوں مانتے ہیں جیسے وہ ان کے غلام ہوں۔“ ـــــ مکاٹو طوطا کہتا چلا گیا۔

”واقعی یہ تو حیرانی والی بات ہے۔ خونخوار درندوں اور انسانوں کا اس طرح ایک ساتھ رہنا۔ یہ تو ایسی بات ہو گئی جیسے آگ اور پانی یکجا ہو گئے ہوں۔“ ٹارزن نے کہا۔ وہ جنگلوں میں پلا بڑھا تھا۔ ان جنگلوں کا سردار بننے کے لئے اس نے سارا بچپن وہاں گزار دیا تھا اور بے شمار جانوروں اور درندوں سے باقاعدہ مقابلہ کرنے کے بعد اس نے خود کو منوایا تھا۔ اس کے حکم سے ہی جنگلوں میں رہنے والے وحشیوں پر جانور اور درندے حملے نہیں کرتے تھے اور نہ ہی قبیلے والے ناحق کسی جانور کو ستاتے تھے۔ ان جنگلوں میں سکون اور امن قائم کرنے کے لئے ٹارزن کو برسوں لگ گئے تھے۔ اس نے دور دراز کا سفر بھی کیا تھا۔ جنگلوں میں درندوں کے ساتھ ساتھ وہ ان علاقوں کی طرف بھی گیا تھا جہاں انسانی قبیلے اور بستیاں آباد تھیں۔ ان بستیوں کے اردگرد چھوٹے موٹے جانور تو عام گھومتے پھرتے دکھائی دیتے تھے مگر جنگل کے خطرناک درندوں سے بچنے کے لئے قبیلے والوں کو خصوصی انتظامات کر کے ہی وہاں رہنا پڑتا تھا اور بعض اوقات جب ان کا کسی درندے

Uploaded By Muhammad Nadeem

سے آمنا سامنا ہو جاتا تو انہیں اپنی جان بچانی مشکل ہو جاتی تھی۔ لیکن آج تک ٹارزن کو ایسا کوئی جنگل یا قبیلہ نظر نہیں آیا تھا جہاں انسان اور جانور ایک ساتھ رہتے ہوں اور مکاٹو طوطے کے کہنے کے مطابق انسان خطرناک درندوں سے اپنے مطلب کا کام لیتے ہوں۔

اور پھر مکاٹو طوطا کسی ایک خاص وحشی کی نہیں بلکہ بستی کے تمام سیاہ فام انسانوں کی بات کر رہا تھا۔ اس کے جنگل میں بھی کم از کم درندے اس طرح قبیلوں میں آزادی سے نہیں گھومتے پھرتے تھے۔ نہ ہی قبیلے کے وحشی درندوں کو اپنے کسی استعمال میں لاتے تھے۔

”یہ تو کچھ بھی نہیں سردار۔ ایک بات اور سنو گے تو تم اچھل پڑو گے۔“ ـــــ مکاٹو طوطے نے کہا۔

”اچھا۔ کیا بات ہے وہ۔“ ـــــ ٹارزن نے پوچھا۔

منکو اس دوران بالکل خاموش تھا۔ جیسے ان باتوں سے اسے کوئی دلچسپی نہ ہو۔

”اس قبیلے کا سردار جو بے حد لمبا تڑنگا، طاقتور اور انتہائی خوفناک ہے۔ اس کا نام جوگاما ہے۔ وہ جہاں سے گزرتا ہے اسے دیکھ کر تمام جانور اور درندے یوں

دبک جاتے ہیں جیسے وہ ان سے بھی بڑا درندہ ہو۔ اس کے چار ہاتھ، تین آنکھیں اور دو منہ ہیں۔ دوسرا منہ اس کے سر کے پیچھے ہے۔ اس کی ایک آنکھ ہے۔“ مکاٹو طوطے نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن کے ساتھ ساتھ منکو بھی چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا وہ انسان نہیں ہے۔“ ـــــ منکو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”دیکھنے میں تو وہ انسان لگتا ہے۔ مگر اس کا خوفناک روپ دیووں جیسا ہے۔ اس کی کھال سخت اور کٹی ہوئی ہے اور اس کا رنگ اس قدر سرخ ہے جیسے وہ خون کے تالاب سے نہا کر نکلا ہو۔ سر کے دوسری طرف اس کی جو آنکھ ہے وہ بے حد بڑی اور اس کے عین ماتھے پر ہے۔ اس آنکھ سے وہ جسے بھی ایک بار گھور کر دیکھتا ہے۔ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ چاہے وہ طاقتور ہاتھی یا شیر ہی کیوں نہ ہو۔ پھر سردار جوگاما اسے تلوار یا کلہاڑی سے فوراً ہلاک کر دیتا ہے۔ اور سردار وہ جزیرہ جدید دنیا کے ایک ملک یوٹان کے نزدیک ہی ہے۔ اکثر یوٹانی وہاں سیر اور شکار کے لئے

Uploaded By Muhammad Nadeem

آجاتے ہیں۔ جنہیں قبیلے والے پکڑ لیتے ہیں اور پھر سردار جوگاما کے حکم سے ان سفید فام انسانوں کو جزیرے کے ایک حصے میں رسیوں سے باندھ دیا جاتا ہے۔ ان بندھے ہوئے سفید فاموں کو یا تو ہاتھی اپنے پیروں تلے کچل دیتے ہیں یا پھر دوسرے درندے آ کر ان کے ٹکڑے اڑا دیتے ہیں۔ درندے سفید فام کی گردن اور سر چھوڑ دیتے ہیں۔ جنہیں اٹھا کر سردار جوگاما کی جھونپڑی میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ ان سروں کے ساتھ سردار جوگاما کیا کرتا ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ جو بھی سردار جوگاما کا یہ راز جاننے کی کوشش کرتا ہے سردار جوگاما کو فوراً اس کا علم ہو جاتا ہے اور وہ راز جاننے والے کو اسی وقت ہلاک کر دیتا ہے۔"_____مکاٹو طوطا کہتا چلا گیا۔

"اوہ۔ سفید فام انسانوں کو ہلاک کر کے تو سردار جوگاما اور اس کا قبیلہ بے حد ظلم کر رہے ہیں۔" ٹارزن نے کہا۔

"ہاں سردار۔ وہ آنے والے کسی سفید فام کو نہیں چھوڑتے۔ سفید فام بوڑھا ہو، جوان ہو۔ ان کے

ساتھ عورت ہو یا بچہ۔ وہ سب کو اسی طرح ہلاک کر دیتے ہیں۔"_____مکاٹو طوطے نے کہا۔

"اوہ۔ بچوں اور عورتوں کو ہلاک کرنا تو اور زیادہ ظلم ہے۔"_____منکو نے کہا۔

"ہاں۔ مگر سردار جوگاما ان انسانی سروں کا کرتا کیا ہے۔"_____ٹارزن نے کہا۔

"پتہ نہیں سردار۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ سفید فام انسانوں کے سر، سردار جوگاما کی جھونپڑی میں جا کر دوبارہ کبھی نہیں دیکھے جاتے۔"_____مکاٹو طوطے نے کہا۔

"تمہیں ان سب باتوں کا کیسے پتہ چلا۔ کیا تم نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔"_____منکو نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جس درخت پر میں آرام کر رہا تھا۔ وہاں دو وحشی بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ وہ اس بات پر پریشان تھے کہ پچھلے کئی روز سے ان کے جزیرے پر کوئی سفید فام نہیں آیا تھا۔ جس سے سردار جوگاما بے حد غصے میں آگیا تھا اور سب قبیلے والوں کی اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کے ہاتھوں شامت آئی ہوئی تھی۔ جیسے وہاں سفید فاموں کے نہ آنے میں ان سب کا قصور ہو۔" مکاٹو طوطے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے سردار جوگاما کو دیکھا تھا۔"____ ٹارزن نے اس سے پوچھا۔

"ہاں سردار۔ اس کا خوفناک اور بھیانک چہرہ دیکھ کر میں بھی ڈر گیا تھا۔ اس لئے میں فوراً ہی وہاں سے اڑ آیا تھا۔"____ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"یہ باتیں تم نے سردار کو پہلے کیوں نہیں بتائیں۔ تمہیں تو واپس آئے کئی روز ہو چکے ہیں۔"____ منکو نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ گھونسلے سے نکلنے کی مجھ میں ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی۔ اب جب طبیعت سنبھلی تو میں سردار کو یہ سب بتانے آ گیا۔"____ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"یوٹان تو یہاں سے بہت دور ہے۔ اگر ہم وہاں کسی مشینی کشتی میں بھی گئے تو وہاں پہنچتے پہنچتے ہمیں کئی روز لگ جائیں گے اور عام کشتی سے تو وہاں جانا

ناممکن ہی ہو گا۔"____ٹارزن نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا تم وہاں جانے کے بارے میں سوچ رہے ہو۔"____ٹارزن کی بات سن کر منکو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ جہاں اس قدر ظلم ہو رہا ہو اور جہاں جوگاما جیسے ظالم وحشی موجود ہوں۔ میں بھلا ان کے ظلم اور ان کی شیطانیت کیسے برداشت کر سکتا ہوں۔ جوگاما انسانی سروں کو اپنی جھونپڑی میں یقیناً کسی شیطانی مقصد کے لئے لے جاتا ہوگا۔ اور اس کا وہ شیطانی مقصد انسانیت کے لیے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے کسی شیطانی مقصد میں کامیاب ہو جائے میں اس جیسے شیطان کو ہر صورت ختم کر دینا چاہتا ہوں۔ یہی میری عادت ہے اور یہی میرا فرض۔" ٹارزن نے کہا۔

"لیکن اتنی دور تم جاؤ گے کیسے۔ خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ عام کشتی کا سفر ناممکن ہے۔ یہاں کوئی مشینی کشتی تو ہے نہیں جس سے تم وہاں پہنچ جاؤ۔"____منکو نے منہ بنا کر کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"مجھے اس سلسلے میں آکو بابا سے بات کرنی ہو گی۔ اگر وہاں کوئی شیطانی چکر چل رہا ہے تو اس کا آکو بابا کو یقیناً علم ہو گا۔ پھر وہ جو کہیں گے میں اس پر عمل کروں گا۔"____ٹارزن نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ آکو بابا سے مشورہ کرنا تمہارے لئے زیادہ فائدہ مند رہے گا۔"____منکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے مکاٹو طوطے۔ تم جا کر اپنے گھونسلے میں آرام کرو۔ میں ابھی آکو بابا کے پاس چلا جاتا ہوں۔ ان معاملات میں آکو بابا کے مشوروں کے بغیر میرے لئے مشکلات ہو جاتی ہیں۔"____ٹارزن نے کہا۔

"ٹھیک ہے سردار۔"____مکاٹو طوطے نے کہا اور پھر وہ ٹارزن کو سلام کر کے وہاں سے اڑتا چلا گیا۔

"چلیں آکو بابا سے ملنے۔"____منکو نے مکاٹو طوطے کے جانے کے بعد ٹارزن سے پوچھا۔

"ہاں چلو۔"____ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور پھر وہ دونوں مڑ کر ایک طرف روانہ ہو گئے۔

یوٹان سے سردار جوگاما کا جزیرہ سو ناٹیکل سے بھی زیادہ فاصلے پر تھا۔ مگر اس کے باوجود یوٹانی اس جزیرے کے جنگل میں سیروتفریح اور شکار کی غرض سے جاتے رہتے تھے۔ یوٹانیوں کی اکثریت کو اس بات کا بھی علم تھا کہ اس جزیرے میں جانے والا آج تک کبھی کوئی واپس نہیں آیا۔ مگر اس کے باوجود دوسرے ملکوں سے آنے والے شکاری یا سیروتفریح کے حامل افراد ان باتوں کو نہ مانتے تھے اور اپنی کشتیوں اور موٹر بوٹس میں اس طرف ضرور جاتے تھے۔ حالانکہ یوٹانی حکومت نے تمام یوٹانیوں پر اس جزیرے کی طرف جانے پر پابندی لگا رکھی تھی۔ مگر سیر کے شوقین لوگ

چوری چھپے وہاں سے نکل آتے تھے اور پھر اس جزیرے پر جانے والے واقعی کبھی واپس نہیں آتے تھے۔

جزیرے پر تقریباً سات سو وحشی آباد تھے۔ جن کا سردار جوگاما تھا۔ سردار جوگاما واقعی ان وحشیوں سے مختلف اہمیت کا حامل تھا۔ اس کے چار ہاتھ تھے۔ وہ لمبا تڑنگا اور دیوقامت جسم کا مالک تھا اور اس کے دو چہرے تھے۔ ایک آگے عام انسانوں جیسا جبکہ دوسرا چہرہ اس کے سر کی پچھلی طرف تھا۔ پچھلی طرف کے چہرے کی ایک آنکھ تھی جو بے حد بڑی اور گول تھی۔

دو چہروں اور چار ہاتھوں والا یہ انسان شیطان کا ہی پیروکار تھا۔ شیطان نے اسے منفرد حیثیت دینے کے ساتھ ساتھ بے پناہ جادوئی طاقتیں بھی دے رکھی تھیں۔ وہ جادوگروں کا جادوگر تھا جس کا نام سنتے ہی بڑے بڑے جادوگر بھی کانپ اٹھتے تھے۔

سردار جوگاما جتنا طاقتور تھا اس میں اتنا ہی غرور بھی تھا۔ وہ کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سختی اور کرختگی رہتی تھی اور وہ سب سے پچھاڑ کھانے والے انداز میں بات کرتا تھا۔ سفید فاموں

Uploaded By Muhammad Nadeem

کو جانوروں سے ہلاک کرانے کے بعد وہ ان کے سر اپنی جھونپڑی میں لے جاتا تھا۔ وہ ان سروں پر ایک شیطانی عمل کرتا تھا۔ اس شیطانی عمل سے وہ ان سروں کو زندہ کر کے ان سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ اس کی ہلاکت کب اور کیسے ہو گی۔ اس نے یہ بات شیطانی ذریتوں سے بھی پوچھی تھی جو اس کی غلام تھیں مگر کوئی بھی ذریت اس کی بات کا جواب نہیں دے سکی تھی۔

پھر سردار جوگاما کو شیطان کا پیغام آیا کہ وہ سفید فام انسانوں کو ہلاک کر کے ان کے سروں کو زندہ کر کے اس سے یہ سوال کرے گا تو اسے سب معلوم ہو جائے گا۔ وہ اب تک سینکڑوں سفید فام انسانوں کو ہلاک کر چکا تھا ان کے کٹے ہوئے سروں پر وہ انہیں زندہ کرنے کا عمل بھی کر چکا تھا۔ مگر آج تک ان میں سے کوئی بھی سر زندہ نہیں ہوا تھا جو اس کے سوالوں کے جواب دے سکے۔ شیطان نے پیغام میں سردار جوگاما سے کہا تھا کہ کوئی ایک سفید فام ایسا ہو گا جو اپنی مرضی سے اس جزیرے پر آئے گا اور اس کی ہلاکت کے بعد جب سردار جوگاما اس پر جادوئی عمل

Uploaded By Muhammad Nadeem

کرے گا تو وہ زندہ ہو جائے گا اور وہی زندہ ہونے والا سر اس کے سوالوں کے جواب دے سکے گا۔

شیطانی عمل پورا ہونے کے بعد جب سفید فام کا سر زندہ نہ ہوتا تھا تو سردار جوگاما غصے میں آ کر اس سر کو جادو سے فوراً جلا کر بھسم کر دیتا تھا اور پھر وہ نئے آنے والے سفید فام کا انتظار کرتا رہتا کہ شاید اگلی بار جزیرے پر جو سفید فام انسان آئے۔ وہی اس کے لئے کارآمد ہو۔ مگر ابھی تک ایسا نہیں ہوا تھا۔ جس سے سردار جوگاما کا غصہ اور پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔

سردار جوگاما اور اس کے قبیلے والوں نے اپنے رہنے کے لئے جدید دنیا کے طرز کی بڑی بڑی جھونپڑیاں بنا رکھی تھیں جو لکڑیوں کے تختے کاٹ کاٹ کر بنائی گئی تھیں اور ان کے باقاعدہ دروازے بھی بنائے گئے تھے۔ البتہ ان جھونپڑیوں کی چھتیں گھاس پھونس اور کیلے کے بڑے بڑے پتوں سے بنائی تھیں۔

جزیرے کے شمال میں ایک گھنا جنگل تھا جہاں پھل دار درختوں کی بہتات تھی۔ ان درختوں میں کچھ درخت ایسے بھی تھے جس کی شاخوں پر لمبی لمبی رسیوں جیسے

اونی دھاگے سے پیدا ہوتے تھے۔ قبیلے کے وحشی انہی اونی دھاگوں سے جسم کو ڈھانپتے تھے۔ ہتھیار کے طور پر وہ نیزے، تلواریں، کلہاڑیاں ، خنجر اور تیر کمان استعمال کرتے تھے۔ قبیلے کے وحشی دیکھنے میں چھوٹے قد کاٹھ کے دکھائی دیتے تھے مگر ان کے جسموں میں بے پناہ طاقت تھی۔ قد کاٹھ چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس قبیلے کو بونا قبیلہ کہا جاتا تھا۔ مگر اس بونے قبیلے کے سامنے دوسرے قبیلوں کے لمبے تڑنگے اور طاقتور وحشی ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتے تھے۔ دور دراز کے چند قبیلے والے اس قبیلے کے وحشیوں کو بونا سمجھ کر ان پر اپنی دھاک بٹھانے کے لئے کئی حملے کر چکے تھے۔ مگر بونے قبیلے کے وحشیوں نے ان قبیلے والوں کا ایسا بھیانک اور عبرتناک حشر کیا تھا کہ دوبارہ ان میں سے کسی کی اس قبیلے کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ ہوئی تھی۔

سردار جوگاما اس وقت قبیلے میں تھا۔ وہ ایک ہاتھ میں نیزہ اور دوسرے ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا لئے تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا شمالی جنگل کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

ڈنڈے کے سرے پر لکڑی کے بڑے بڑے نوکیلے کانٹے لگے ہوئے تھے۔ یہ ڈنڈا سردار جوگاما کا خاص ہتھیار تھا۔ وہ اس ڈنڈے سے لمحوں میں بڑے سے بڑے درندے کے ٹکڑے اڑا دیتا تھا۔ وہ جادو کا استعمال بھی عموماً اسی ڈنڈے سے ہی کرتا تھا۔ اس کے لئے کانٹوں والا ڈنڈا بے حد اہمیت رکھتا تھا۔ اس لئے وہ اسے خود سے کبھی الگ نہیں کرتا تھا۔ اپنی جھونپڑی میں وہ اکیلا ہی رہتا تھا مگر سوتے وقت بھی وہ کانٹوں والا ڈنڈا اسی طرح ایک ہاتھ میں پکڑے رہتا تھا۔ جنگل کی طرف بڑھتے ہوئے سردار جوگاما سر کے پیچھے والی اکلوتی آنکھ سے بھی دیکھ رہا تھا۔ اس آنکھ سے وہ آسانی سے پیچھے بھی نظر رکھ سکتا تھا۔ دونوں طرف آنکھیں ہونے کی وجہ سے اس پر نہ کوئی آگے سے حملہ کر سکتا تھا اور نہ پیچھے سے۔

وہ تیز تیز چلتا ہوا جنگل میں داخل ہوا اور درختوں کے درمیان زمین پر پھیلی ہوئی جھاڑیوں کے اردگرد سے ہوتا ہوا جنگل کے گھنے حصے میں آ گیا۔ پھر عین جنگل کے وسط میں آ کر وہ درختوں کے ایک ایسے جھنڈ میں

آ گیا جہاں گھنے درختوں نے ایک بڑا سا دائرہ بنا رکھا تھا۔ درمیانی زمین خالی تھی مگر دائرے میں موجود گھنے درختوں نے اوپر سے کسی چھتری کی طرح پھیل کر ایک بڑی سی چھت بنا رکھی تھی اور یہ چھت اس قدر گھنے درختوں سے ڈھکی ہوئی تھی کہ اس درمیانی حصے میں دن کے وقت بھی اندھیرا رہتا تھا۔ دائرے میں موجود درختوں کے تنے بھی تقریباً ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ ان درختوں میں ایک چھوٹا سا محرابی راستہ تھا جہاں سے اندر آیا اور باہر جایا جا سکتا تھا۔ سردار جوگاما اسی محرابی راستے سے گزر کر اس دائرے جیسی جگہ میں داخل ہوا اور دائرے کے عین درمیان میں آ کر کھڑا ہو گیا اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا نیزہ تیزی سے گھمایا اور پھر اس نے نیزہ پوری قوت سے اپنے سامنے زمین میں گاڑ دیا۔

"گلاشی۔ کہاں ہو تم۔ سامنے آؤ۔" ـــــ سردار جوگاما نے انتہائی گرجدار لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور دوسرے لمحے محرابی راستے سے روشنی سی اندر آئی اور نیم دائرے کی شکل میں گھومتی ہوئی اور تیز

چمک بناتی ہوا عین نیزے کے سامنے زمین پر اترتی چلی گئی۔ دوسرے لمحے جھماکا ہوا اور وہاں ایک سیاہ بڑھیا نمودار ہو گئی۔ اس بڑھیا نے لبادے جیسا سیاہ لباس پہن رکھا تھا اور اس کے سر پر ایک لمبوتری سی ٹوپی تھی۔ اس بڑھیا کی ناک لمبی اور خاصی نوکیلی تھی۔

"گلاشی حاضر ہے آقا۔ حکم۔" ـــــ بڑھیا نے تیز اور چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"گلاشی۔ نماشا کو بھی بلاؤ۔ مجھے تم دونوں سے بات کرنی ہے۔ ابھی۔" ـــــ سردار جوگاما نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"نماشا۔ اوہ۔ مگر وہ تو یہاں نہیں ہے۔" ـــــ گلاشی نے کہا۔

"یہاں نہیں ہے۔ مطلب۔ کہاں ہے وہ۔" ـــــ سردار جوگاما نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے سماترا نے کالے جنگلوں میں اپنے کسی کام کے لئے بھیج رکھا ہے آقا۔ کالے جنگلوں سے وہ سماترا کے لئے کوئی خاص بوٹی تلاش کرنے کے لئے گیا ہوا ہے۔ اسے وہاں جانے اور وہاں سے واپس آنے

Uploaded By Muhammad Nadeem

میں طویل وقت لگ جائے گا۔“ ـــــ گلاشی نے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ نماشا میرے ساتھ سماترا کا بھی غلام ہے۔ مجھ سے زیادہ اس پر سماترا کا حق ہے۔ بہرحال میں تم سے ہی بات کر لیتا ہوں۔ یہ بتاؤ پچھلے کئی روز سے یہاں مہذب دنیا سے کوئی سفید فام انسان کیوں نہیں آیا۔“ ـــــ سردار جوگاما نے کہا۔

”اوہ۔ تو آپ نماشا سے بھی یہی پوچھنا چاہتے تھے۔“ ـــــ گلاشی نے چونک کر کہا۔

”نہیں۔ نماشا کو میں سفید فاموں کی دنیا میں بھیجنا چاہتا تھا تاکہ وہ ان میں سے کسی نہ کسی کو ہر روز گھیر کر یہاں لا سکے۔ وہ جس انسان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے پھر وہ انسان وہی کرتا ہے جو نماشا چاہتا ہے۔“ ـــــ سردار جوگاما نے کہا۔

”ہاں واقعی۔ یہ کام صرف نماشا ہی کر سکتا ہے۔“ گلاشی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”جب وہ کالے جنگلوں سے آئے گا تو یہ کام میں اسے سونپ دوں گا۔ مگر تم یہ تو بتاؤ کہ آخر ان سفید فاموں نے اس طرف آنا کیوں بند کر دیا ہے۔“ سردار

Uploaded By Muhammad Nadeem

جوگاما نے کہا۔

”سفید فاموں کو اس طرف آنے سے اس ملک کے سپاہی روکتے ہیں۔ پہلے لوگ سپاہیوں سے چھپ کر اپنی کشتیوں میں اس طرف آجاتے تھے مگر اب اس ملک کے سپاہیوں نے سمندر میں ایسی جگہوں پر اپنی کشتیاں چھپا رکھی ہیں جو اس جزیرے کی طرف جانے والی کشتیوں کو بیچ سمندر میں ہی پکڑ لیتے ہیں۔“ــــــ گلاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو نماشا بھی وہاں سے کسی سفید فام کو یہاں نہیں لا سکے گا۔ وہ زیادہ سے زیادہ کسی انسان کے سر پر سوار ہو کر اسے اپنے ساتھ چلنے پر مجبور کر سکتا ہے مگر وہ اسے ان سپاہیوں کی نظروں سے تو بچا کر یہاں نہیں لا سکتا۔“ــــــ سردار جوگاما نے پریشان ہو کر کہا۔

”ہاں آقا۔ جو سفید فام زبردستی اس طرف آنے کی کوشش کرتے ہیں سپاہی انہیں فوراً پکڑ لیتے ہیں اور انہیں واپس لے جا کر قید کر دیتے ہیں۔“ــــــ گلاشی نے کہا۔

”پھر تو میرے لئے مسئلہ ہو جائے گا۔ میں تو ہر روز کسی نہ کسی کے آنے کا انتظار کرتا ہوں۔ اگر یہاں کوئی سفید فام نہ آیا تو۔“ــــــ سردار جوگاما نے کہا۔

”جس ملک سے لوگ پہلے یہاں آتے تھے۔ پابندی اس ملک کی ہے آقا۔ مگر دوسرے ممالک کے سفید فام تو یہاں آسکتے ہیں۔“ــــــ گلاشی نے کہا۔

”تم ٹھیک کہتی ہو۔ کیا تم مجھے یہ بتا سکتی ہو کہ وہ انسان کب آئے گا جو میرے سوالوں کے جواب دے سکے گا۔“ــــــ سردار جوگاما نے اس کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”وہ انسان کب آئے گا۔ میں آپ کو یہ تو نہیں بتا سکتی آقا۔ مگر میں آپ کو اس انسان کا نام ضرور بتا سکتی ہوں۔ جس کا سر نہ صرف آپ زندہ کر سکتے ہیں بلکہ اس سے آپ اپنے مستقبل کے بارے میں بھی جان سکیں گے۔“ــــــ گلاشی نے کہا۔

”اوہ۔ بہت خوب۔ اگر مجھے اس انسان کا نام معلوم ہوجائے تو میں اسے زبردستی نماشا کے ذریعے یہاں لانے کی کوشش کر سکتا ہوں۔ بتاؤ۔ کون ہے وہ انسان۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

کیا نام ہے اس کا اور وہ کہاں رہتا ہے۔'' ـــــــ سردار جوگاما نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''اس سفید فام انسان کا نام ٹارزن ہے سردار۔ اور وہ مہذب دنیا کا نہیں بلکہ جنگلوں کا رہنے والا ایک انسان ہے۔'' ـــــــ گلاشی نے کہا اور پھر وہ سردار جوگاما کو ٹارزن کے بارے میں تفصیل سے بتانے لگی۔

''وہ طاقتور انسان ہے یا جنگلوں کا سردار۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے نہ میں کسی سے ڈرتا ہوں۔ مجھے تو بس اس سے اپنے مستقبل کے بارے میں جاننا ہے کیونکہ میں نے چند ماہ پہلے نماشا سے ہی سنا تھا کہ ایک سال کے اندر اندر وہ مجھے ہلاک ہوتا دیکھ رہا ہے۔ اس نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ میری ہلاکت اسی جزیرے پر اور کسی سفید فام انسان کے ہاتھوں ہی ہو گی۔ اس نے ہی مجھے مشورہ دیا تھا کہ میں یہاں آنے والے ہر سفید فام انسان کو جنگل کے جانوروں کے ہاتھوں ہلاک کراؤں اور وہ بھی اس انداز میں کہ وہ جانور سفید فام انسان کی گردن تک اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں مگر اس کا سر سلامت رہے۔ پھر میں جادوئی

عمل سے اس انسان کے سر کو زندہ کروں اور وہ مجھے میری آئندہ زندگی کے بارے میں سب کچھ بتا دے گا۔'' ـــــــ سردار جوگاما نے کہا۔

''بس تو پھر آپ یہ جان لیں آقا کہ وہ انسان اور کوئی نہیں۔ ٹارزن ہے۔ اگر اس دنیا میں کوئی آپ کو ہلاک کر سکتا ہے تو وہ ٹارزن کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔'' ـــــــ گلاشی نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو میں اس ٹارزن کو کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ نماشا کو واپس آ لینے دو۔ اسے میں فوراً اس جگہ بھیج دوں گا جہاں ٹارزن رہتا ہے۔ وہ جا کر ٹارزن کے سر پر سوار ہو جائے گا اور پھر ٹارزن کو یہاں آنا ہی پڑے گا۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں۔'' ـــــــ سردار جوگاما نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ نماشا جیسے ہی کالے جنگلوں سے واپس آئے گا۔ میں اسے آپ کا پیغام دے دوں گی۔'' گلاشی نے کہا۔

''ہاں۔ اور اس سے کہنا کہ وہ سماترا کو بتا کر آئے

کہ میں اسے ایک ضروری کام کے لئے دور دراز کے جنگلوں میں بھیج رہا ہوں۔'' ——— سردار جوگاما نے کہا اور گلاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ لہرائے۔ فوراً ہی اس کا جسم تیز روشنی میں نہا گیا۔ روشنی گولہ سا بن کر گھومی اور پھر زائیں کی آواز کے ساتھ وہ اس محرابی راستے سے باہر نکل گئی جہاں سے وہ آئی تھی۔ اس کے جاتے ہی سردار جوگاما نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے زمین سے اپنا گڑا ہوا نیزہ نکالا اور پھر وہ بھی اس محرابی راستے سے نکل کر باہر آگیا اور واپس اپنے قبیلے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹارزن اور منکو آکو بابا کی جھونپڑی کے پاس پہنچے تو وہاں موجود جھونپڑی کے محافظ کاچار قبیلے کے ایک وحشی نے ٹارزن کو بتایا کہ آکو بابا جھونپڑی میں نہیں ہیں۔ وہ اپنے بڑے بھائی سے ملنے پہاڑیوں پر گئے ہوئے ہیں۔ پہاڑیوں پر موجود ان کے بھائی جو بڑے بابا کہلاتے تھے۔ وہ ان دنوں کچھ بیمار تھے۔ آکو بابا ان کی عیادت کے لئے گئے تھے اور ان کی واپسی میں کئی دن بھی لگ سکتے تھے اور کئی ہفتے بھی۔

''اب کیا کریں۔ آکو بابا تو یہاں نہیں ہیں۔ اب ہمیں سردار جوگاما کے بارے میں کیسے پتہ چلے گا''۔ ٹارزن نے منکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

”میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اب ہمیں آکو بابا کی واپسی کا انتظار کرنا ہی پڑے گا۔“ ______ منکو نے کہا۔

آکو بابا کی وہاں موجودگی کے نہ ہونے کا سن کر اسے بے حد خوشی ہو رہی تھی۔ وہ ان شیطانی معاملات میں پڑنے سے بے حد گھبراتا تھا۔ مکاٹو طوطے نے اسے سردار جوگاما کے دو چہروں، تین آنکھوں اور چار ہاتھوں کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا اسے سن کر منکو بے حد ڈر گیا تھا۔ اسے اس بات کا یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ دو چہروں، تین آنکھوں اور چار ہاتھوں والا کوئی انسان بھی ہو سکتا ہے۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ سردار جوگاما کا تعلق یقیناً جنات اور دیوؤں سے ہوگا۔ اور جنوں اور دیوؤں کا سن کر ویسے ہی منکو کا خون خشک ہو جاتا تھا۔ وہ نہ اس جزیرے پر خود جانا چاہتا تھا اور نہ ہی ٹارزن کو وہاں جانے دینا چاہتا تھا۔ اب آکو بابا کے وہاں نہ ہونے کا مطلب تھا کہ ٹارزن اس وقت تک وہاں نہیں جائے گا جب تک آکو بابا اس سے مل نہیں لیں گے۔ اور آکو بابا کو واپسی میں کئی دن اور کئی ہفتے بھی لگ سکتے تھے اور یہ بھی ممکن تھا کہ اس دوران

Uploaded By Muhammad Nadeem

ٹارزن سردار جوگاما کو بھول ہی جائے۔

”اس طرح تو بہت وقت لگ جائے گا۔ اگر آکو بابا کئی ہفتے واپس نہ آئے تو۔“ ______ ٹارزن نے کہا۔

”تو کیا ہوا۔ آنا تو انہوں نے یہاں ہی واپس ہے نا۔ جب واپس آئیں تو تب چلے آنا۔“ ______ منکو نے کہا۔

”تب تک وہ شیطان نہ جانے اور کتنے انسانوں کو ہلاک کرا چکا ہو گا۔“ ______ ٹارزن نے کہا۔

”تو تم کیا چاہتے ہو۔“ ______ منکو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں جلد سے جلد اس جزیرے میں جا کر اس شیطان سے نپٹنا چاہتا ہوں۔ میرے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ وہ انسانی سروں کا کیا کرتا ہے۔“ ______ ٹارزن نے کہا۔

”کیا تم آکو بابا سے ملے بغیر وہاں جاؤ گے۔“ منکو نے کہا۔

”نہیں۔ آکو بابا اگر مجھے مل جاتے تو زیادہ بہتر تھا۔ لیکن اب ان کی واپسی کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ میں

سوچ رہا ہوں کہ کسی کو آکو بابا کے پاس بھیج دوں۔ آکو بابا ساری بات جانتے ہوں گے۔ وہ بڑے بابا سے مشورہ لے کر مجھے کچھ نہ کچھ ضرور بتائیں گے۔'' ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ مگر ان کے پاس اتنی دور پہاڑیوں میں تم کسے بھیجو گے۔'' ـــــ منکو نے چونک کر کہا۔

''مکاٹو طوطے سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے۔ اس نے ساری تفصیل بتائی ہے۔ وہ زیادہ بہتر آکو بابا کو سب کچھ بتا سکتا ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔ اس کی بات سن کر منکو کا منہ بن گیا۔

''تو کیا تم وہاں جانے کا قطعی فیصلہ کر چکے ہو۔'' منکو نے پوچھا۔

''ہاں۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''مکاٹو طوطا پہلے ہی تھکا ہوا ہے۔ کیا وہ دوبارہ اتنا طویل سفر کر لے گا۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''میں اسے آج نہیں کل بھیجوں گا۔ کاچار قبیلے کا حکیم طلبوس بے حد دانا ہے۔ اس سے میں کوئی بوٹی لے کر مکاٹو طوطے کو دے دوں گا جسے کھا کر اس کی

توانائی بحال ہو جائے گی اور پہاڑیوں تک جانے اور وہاں سے واپس آنے سے اسے کوئی تھکاوٹ بھی نہیں ہو گی۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا اور منکو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے یہ فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میں بھلا کیا کہہ سکتا ہوں۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''تم گھبراؤ مت۔ اگر تم میرے ساتھ نہ جانا چاہو تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔ ان شیطانوں کو ہلاک کرنے کے لئے میں اکیلا ہی چلا جاؤں گا۔'' ـــــ منکو پریشانی دیکھ کر ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ تم اکیلے موت کے منہ میں جاؤ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم نے اگر جانے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میں بھی تمہارے ساتھ ہی چلوں گا۔ میں منکو بہادر ہوں اور منکو بہادر کسی سے نہیں ڈرتا۔'' ـــــ منکو نے فوراً اپنا سینہ پھلا کر کہا۔

''بالکل۔ تم جیسے بہادر کو ساتھ رکھ کر ہی تو میں بھی بہادر بن جاتا ہوں۔ ورنہ مجھ میں اتنی بہادری کہاں کہ میں اپنے کسی دشمن کا سامنا کر سکوں۔'' ـــــ ٹارزن

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے مسکرا کر کہا اور منکو نے دانت نکال دیئے۔ پھر ٹارزن اور منکو کاچار قبیلے میں گئے اور قبیلے کے بوڑھے حکیم طبلوس نے ٹارزن کو مکاٹو طوطے کے لئے مختلف جڑی بوٹیوں کی ایک گولی بنا کر دے دی۔ جس سے مکاٹو طوطے کے جسم میں واقعی بے پناہ توانائی آ سکتی تھی اور پھر وہ دونوں واپس اپنے جنگل کی طرف ہو لئے۔

جنگل میں جا کر ٹارزن نے مکاٹو طوطے کو وہ گولی دے دی۔ جسے کھا کر مکاٹو طوطا خوش ہو گیا اور پھر ٹارزن نے اسے پہاڑیوں پر موجود آکو بابا کی طرف بھیج دیا۔

شام کے سائے ڈھلنا شروع ہو گئے تھے۔ ٹارزن اور منکو نے درختوں سے کچھ پھل توڑ کر کھائے۔ ناریل کا پانی پیا اور واپس اپنی جھونپڑی کی طرف ہو لئے۔ جھونپڑی میں پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی تھی۔ وہ دونوں جھونپڑی میں آ کر لیٹ گئے۔ دونوں تھکے ہوئے تھے اس لئے لیٹتے ہی انہیں نیند آ گئی اور وہ سو گئے۔ مگر ابھی انہیں سوئے ہوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی ہو گی کہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

اچانک ایک کھٹکے کی آواز سن کر ٹارزن کی آنکھ کھل گئی۔

جھونپڑی میں اندھیرا تھا۔ لیکن ٹارزن چونکہ انہی جنگلوں میں پلا بڑھا تھا اس لئے اس کی آنکھوں میں چیتوں کی سی چمک تھی جس سے وہ رات کے اندھیرے میں بھی دیکھ سکتا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ مگر اسے جھونپڑی میں کوئی دکھائی نہ دیا۔ منکو اس کے قریب پڑا بے خبری سے سو رہا تھا۔

"یہ کیسی آواز تھی"۔۔۔۔۔ ٹارزن نے بڑبڑا کر کہا۔

وہ چند لمحے رکا رہا مگر دوبارہ اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ ٹارزن نے اس آواز کو اپنا وہم سمجھتے ہوئے سر جھٹکا اور دوبارہ لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں مگر دوسرے لمحے باہر سے ایسی آواز آئی جیسے کسی کے پیروں کے نیچے کوئی لکڑی ٹوٹی ہو۔ یہ آواز سن کر ٹارزن ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"باہر کوئی ہے۔ یہ آواز میرا وہم نہیں ہو سکتی"۔ ٹارزن نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے لپک کر دیوار کے ساتھ لگا ہوا اپنا مخصوص نیزہ پکڑا

اور تیزی سے جھونپڑی سے باہر آ گیا۔

باہر آکر اس نے تیز نظروں سے ادھر ادھر دیکھا مگر وہاں ہر طرف خاموشی طاری تھی۔ ٹارزن تیزی سے سامنے درختوں کی طرف بڑھا۔

"کون ہے۔ کون ہے یہاں۔" ـــــ ٹارزن نے پھر تیز نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ ٹارزن کی آواز سن کر درختوں پر سوئے ہوئے پرندوں کی آنکھ کھل گئی تھی۔

"کیا بات ہے سردار۔ اس وقت کسے آوازیں دے رہے ہو۔" ـــــ ایک گلہری نے درخت کے تنے پر آکر ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیا تم نے یہاں کسی کو دیکھا تھا۔" ـــــ ٹارزن نے اس سے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے تو نہیں دیکھا کسی کو۔ کیوں۔" گلہری نے کہا۔

"تم نے کوئی آواز بھی نہیں سنی تھی۔" ـــــ ٹارزن نے پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"کیسی آواز۔"۔۔۔۔ گلہری نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے جھونپڑی میں ایسی آوازیں سنائی دی تھیں جیسے جھونپڑی کے آس پاس کوئی چل رہا ہو۔ پھر اچانک کسی کا پیر خشک لکڑی پر پڑ گیا اور لکڑی ٹوٹنے کی آواز سنائی دی تھی۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"حیرت ہے۔ میں نے نہ یہاں کسی کو دیکھا ہے اور نہ ہی میں نے کسی لکڑی کے ٹوٹنے کی آواز سنی تھی۔"۔۔۔ گلہری نے کہا۔

"ہو سکتا ہے گہری نیند میں تمہیں کچھ پتہ نہ چلا ہو۔"۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا سردار۔ میرے پیٹ میں درد ہے۔ میں تو کب سے جاگ رہی ہوں۔ اور میرا دھیان ویسے بھی تمہاری جھونپڑی کی طرف ہی رہتا ہے۔ میں نے واقعی وہاں کسی کو نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی میں نے کوئی آواز سنی۔"۔۔۔ گلہری نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن حیران رہ گیا کیونکہ اس نے لکڑی کے ٹوٹنے کی آواز واضح طور پر سنی تھی جو اس کا وہم نہیں ہو سکتا تھا۔

"بہرحال۔ یہ میرا وہم نہیں ہو سکتا۔ میں جھونپڑی

کے اردگرد دیکھتا ہوں۔"۔۔۔ ٹارزن نے کہا اور پھر وہ گلہری کا جواب سنے بغیر تیزی سے جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جھونپڑی کے اردگرد اور چاروں طرف کا جائزہ لیا۔ مگر واقعی وہاں کوئی نہیں تھا۔

"یہاں تو کوئی نہیں ہے۔ حیرت ہے پھر وہ آواز مجھے کیوں سنائی دی تھی۔ کیا واقعی وہ میرا وہم تھا۔" ٹارزن نے حیرت زدہ انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ادھر ادھر دیکھ کر سر جھٹکتا ہوا جھونپڑی کے دروازے کے پاس آ گیا۔ جھونپڑی کے دروازے کے پاس آ کر اس نے کان لگا کر دوبارہ کوئی آواز سننے کی کوشش کی۔ مگر وہاں ہر طرف خاموشی تھی۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے۔ میرا وہم ہی تھا۔ خواہ مخواہ میں نے اپنی بھی نیند خراب کی اور پرندوں کی بھی۔" ٹارزن نے سر جھٹک کر کہا۔ پھر وہ جھونپڑی کے اندر جانے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے اپنے عقب میں ایک تیز غراہٹ کی آواز سنائی دی۔ غراہٹ کی آواز سن کر ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے پلٹا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

سردار جوگاما سونے کے لئے اپنے بستر پر لیٹا ہی تھا کہ اچانک اسے تیز غراہٹ کی آواز سنائی دی۔ غراہٹ کی آواز سن کر سردار جوگاما بے اختیار چونک پڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

جھونپڑی میں دو مشعلیں جل رہی تھیں۔ سردار جوگاما نے ادھر ادھر دیکھا مگر اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دیا۔

”تماشا۔ کیا یہ تم ہو۔“ ـــــ سردار جوگاما نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں آقا۔ مجھے سامنے آنے کی اجازت دیں۔“ غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آجاؤ سامنے۔“ ـــــ سردار جوگاما

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے کہا۔ دوسرے لمحے اس کے سامنے دھواں سا پھیلا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک سیاہ فام انسان میں تبدیل ہو گیا۔ سیاہ فام انسان کافی لمبا تڑنگا تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ اس کا سر گنجا اور ناک چہرے پر پھیلی ہوئی تھی اور اس کے ہونٹ بے حد موٹے اور سرخ تھے جیسے وہ کسی کا تازہ تازہ خون پی کر آرہا ہو۔

”میں حاضر ہوں آقا۔“ ـــــ اس نے سر جھکا کر بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”تم سماترا کا کام پورا کر آئے ہو۔“ ـــــ سردار جوگاما نے اس کی طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں آقا۔ واپسی پر مجھے گلاشی نے آپ کا پیغام دیا تھا۔ اس لئے میں فوراً یہاں آگیا ہوں۔“ ـــــ سیاہ فام تماشا نے کہا۔

”کیا گلاشی نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے۔“ ـــــ سردار جوگاما نے کہا۔

”بتا دیا تھا آقا۔ میں تو صرف آپ کا حکم سننے آیا ہوں۔ کیا ٹارزن کو مجھے یہاں لانا ہے یا اسے اس کے جنگلوں میں جا کر ہلاک کر دینا ہے۔“ ـــــ تماشا نے

انتہائی سنجیدہ اور ٹھوس لہجے میں کہا۔

”مجھے کسی سفید فام کے ہاتھوں ہلاک ہونے کے بارے میں تم نے ہی بتایا تھا نماشا اور اب تک میں تمہارے ہی مشوروں پر عمل کر رہا ہوں۔ تم بتاؤ کیا کرنا چاہیے۔ کیا ٹارزن کو یہاں لا کر ہلاک کیا جائے یا تم اسے اس کے جنگلوں میں ہی ہلاک کر سکتے ہو۔“ سردار جوگاما نے کہا۔

”میرے لئے دونوں ہی کام ممکن ہیں آقا۔ آپ جیسا حکم کریں گے میں اس پر عمل کروں گا۔“ ـــــ نماشا نے کہا۔

”ٹارزن کے ہلاک ہونے سے میری وقتی موت کا خطرہ تو ٹل جائے گا۔ مگر اس کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی تو جاننا ہے کہ میری مزید کتنی زندگی باقی ہے اور میں اپنے مستقبل کے بارے میں بھی جاننا چاہتا ہوں۔“ ـــــ سردار جوگاما نے کہا۔

”اس کے لئے آپ کو ٹارزن کا کٹا ہوا سر ہی درکار ہے آقا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ ٹارزن کو اس جزیرے پر لا کر ہلاک کیا جائے یا اس

کے جنگل میں ہی اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔“ ـــــ نماشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ جاؤ اور جا کر اسے وہیں ہلاک کر دو اور اس کا کٹا ہوا سر لے کر یہاں آجاؤ۔ اسے زندہ یہاں لانے میں بہت وقت لگے گا لیکن اس کا کٹا ہوا سر لانے میں تمہیں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔“ ـــــ سردار جوگاما نے کہا۔

”ہاں آقا۔ میں ایسا کر سکتا ہوں۔“ ـــــ نماشا نے کہا۔

”ٹھیک ہے تو جاؤ اور جا کر ٹارزن کو ہلاک کر دو۔ مجھے بس اس کا کٹا ہوا سر چاہیے۔“ ـــــ سردار جوگاما نے کہا۔ نماشا نے اثبات میں سر ہلایا اور جھک کر اسے سلام کیا اور دھواں بن کر یکلخت وہاں سے غائب ہو گیا۔ نماشا کو دھواں بن کر غائب ہوتے دیکھ کر سردار جوگاما کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ اسے یقین تھا کہ نماشا ایک ایسی طاقتور شیطانی ذریت ہے جو خطرناک اور طاقتور ٹارزن کو ہر صورت میں ہلاک کر سکتی ہے۔ وہ اطمینان بھرے انداز میں اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ مگر

Uploaded By Muhammad Nadeem

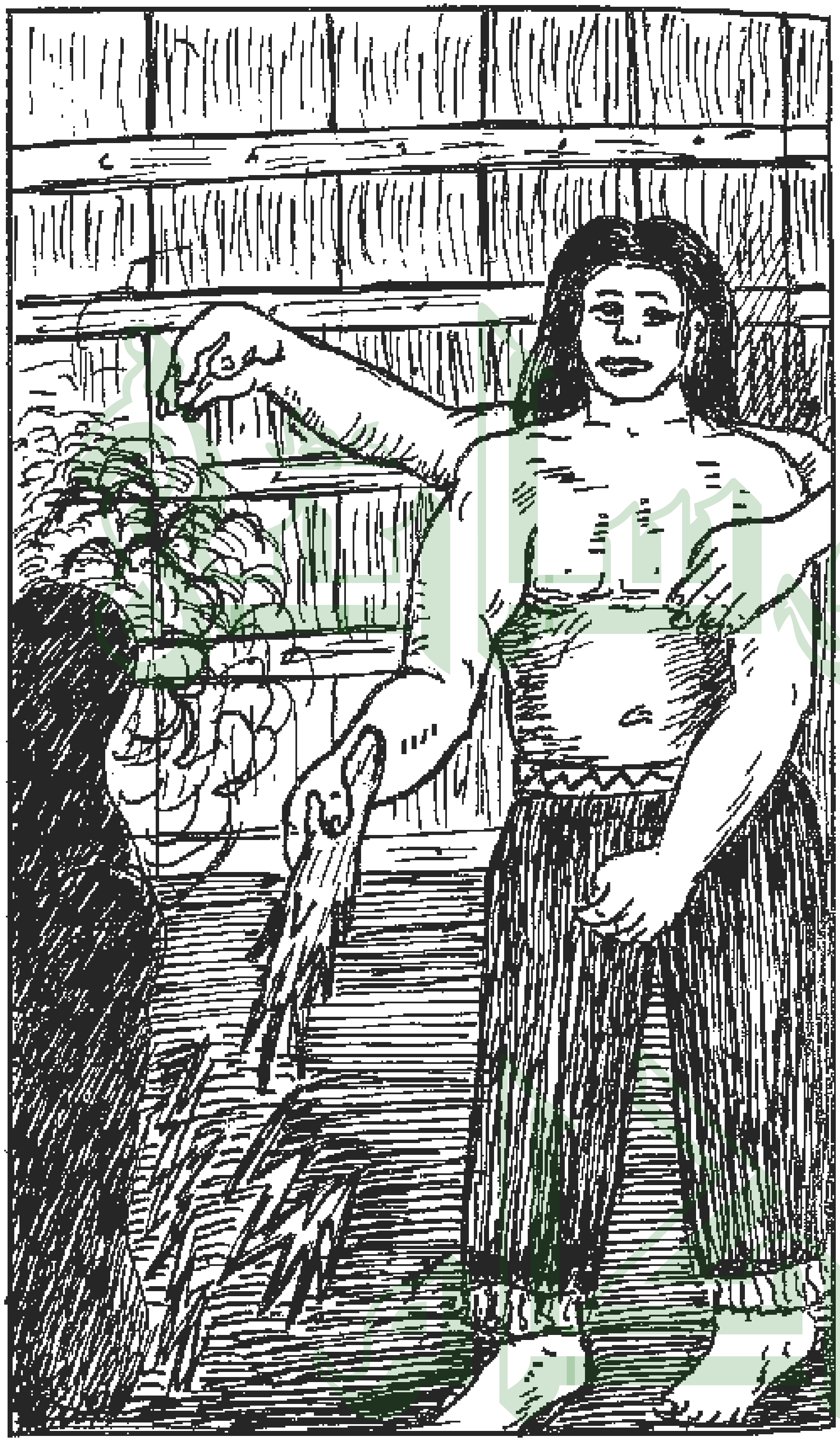

Uploaded By Muhammad Nadeem

پھر اچانک اسے جیسے کوئی خیال آیا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ میں نماشا کو ایک اہم بات بتانا تو بھول ہی گیا۔ رات دوبارہ میں جب گلاشی سے جا کر ملا تھا تو اس نے مجھ سے کہا تھا کہ نماشا کو جب بھی ٹارزن کے پاس اس کے جنگلوں میں بھیجوں اسے سختی سے اس بات کا پابند کروں کہ وہ کسی بھی صورت میں ٹارزن کے سامنے ظاہر نہ ہو۔ ورنہ ٹارزن آسانی سے اس ذریت کو فنا کر دے گا"۔۔۔۔۔۔سردار جوگاما نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے ہاتھ میں موجود کانٹوں والا ڈنڈا زمین کی طرف جھٹکا تو اچانک کانٹوں کے سروں پر تیز روشنی سی چمکی اور زمین پر پڑی۔ دوسرے لمحے وہاں ایک ہیولا سا نمودار ہو گیا۔ اس ہیولے کا نہ کوئی جسم تھا نہ کوئی سر منہ۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ صرف سیاہ رنگ کا ایک سایہ ہو۔

"متوگا حاضر ہے آقا۔ حکم"۔۔۔۔۔۔اس ہیولے نے جھک کر سردار جوگاما کو سلام کرتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”متوگا۔ میں نے ابھی نماشا کو ٹارزن کی ہلاکت کے لئے اس کے جنگلوں کی طرف بھیجا ہے۔ وہ ابھی دور نہیں گیا ہو گا۔ فوراً اس کے پیچھے جاؤ اور اسے واپس بلا لاؤ۔ مجھے اسے ایک ضروری بات بتانی ہے۔“ سردار جوگاما نے تیز لہجے میں کہا۔

”جو حکم آقا۔“ ــــــ ہیولے نے کہا اور فوراً غائب ہو گیا۔ ہیولے کے غائب ہوتے ہی سردار جوگاما اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور جھونپڑی میں نہایت بے چینی اور پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ اس کے دونوں چہروں پر شدید پریشانی دکھائی دے رہی تھی۔ کافی دیر گزر گئی لیکن نہ نماشا وہاں آیا اور نہ ہی متوگا واپس آیا۔ ان دونوں کی واپسی میں جوں جوں دیر ہو رہی تھی سردار جوگاما کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔

”یہ متوگا کہاں جا کر گم ہو گیا ہے۔ اب تک واپس کیوں نہیں آیا۔“ ــــــ سردار جوگاما نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ ابھی اس کے الفاظ ختم ہوئے ہی تھے کہ متوگا دوبارہ نمودار ہو گیا۔ اسے دیکھتے ہی سردار جوگاما غصے میں آ گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

”تم۔ اتنی دیر کیوں لگا دی تم نے۔ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔“ ــــــ سردار جوگاما نے اسے دیکھ کر دہاڑتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ معاف کرنا آقا۔ میں نماشا کو دیکھنے دور چلا گیا تھا۔ اس لئے آنے میں دیر ہو گئی۔“ ــــــ متوگا نے خوف بھری آواز میں کہا۔

”ہونہہ۔ کہاں ہے وہ۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ اسے ساتھ لے کر آنا۔“ ــــــ سردار جوگاما نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں اسے دور تک دیکھ آیا ہوں آقا۔ مگر نماشا مجھے نہیں ملا۔ وہ میری پہنچ سے کافی دور چلا گیا ہے۔“ متوگا نے کہا۔

”اوہ۔ اب تک تو وہ ٹارزن کے جنگلوں میں بھی پہنچ گیا ہو گا۔“ ــــــ سردار جوگاما نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

”ہاں آقا۔ اس کی رفتار آندھی اور طوفان سے بھی زیادہ تیز ہے۔ وہ لمحوں میں کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے۔“ ــــــ متوگا نے کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ مجھے ہر حال میں اسے ایک ضروری بات بتانی تھی۔ ورنہ وہ خطرے میں پڑ سکتا ہے۔" ——— سردار جوگاما نے کہا۔

"اگر اتنی ہی ضروری بات ہے تو آپ ارمیلا کو بھیج دیں آقا۔ ارمیلا چند ہی لمحوں میں نماشا کے پاس پہنچ جائے گی۔ اور وہ آسانی سے اس تک آپ کا پیغام پہنچا دے گی۔" ——— متوگا نے کہا۔

"ارمیلا۔ اوہ نہیں۔ ارمیلا نماشا کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ اگر میں نے اسے نماشا کے پاس بھیج دیا تو وہ خواہ مخواہ نماشا سے الجھ پڑے گی۔ اگر وہ دونوں آپس میں الجھ پڑے تو نہ مجھے ارمیلا کے بارے میں کچھ پتہ چلے گا اور نہ ہی نماشا کے بارے میں۔ دونوں ایک دوسرے کو فنا کر دینے کی حد تک لڑ سکتے ہیں۔ اسی لئے میں ان دونوں کو ایک دوسرے سے دور دور رکھتا ہوں۔" ——— سردار جوگاما نے کہا۔

"ارمیلا کے علاوہ آپ کے پاس ایسی اور کوئی طاقت نہیں ہے آقا جو اتنی دور آپ کا پیغام نماشا تک لے جا سکے۔ آپ اسے بلا کر سختی سے ہدایات دے

Uploaded By Muhammad Nadeem

دیں کہ وہ نماشا کو آپ کا پیغام دے کر جلد سے جلد واپس آ جائے اور کسی بھی حالت میں نماشا سے الجھنے کی کوشش نہ کرے۔ وہ آپ کی کنیز ہے۔ آپ کا حکم ماننا اس پر فرض ہے۔" ——— متوگا نے کہا۔

"اسے تو میں سمجھا دوں گا۔ مگر نماشا۔" ——— سردار جوگاما نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"جب ارمیلا آپ کا پیغام دے کر فوراً وہاں سے لوٹ آئے گی تو نماشا بھلا اس سے کیسے الجھ سکتا ہے آقا۔" ——— متوگا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میرے پاس وہاں ارمیلا کو بھیجنے کے سوا دوسرا کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ نماشا کسی بھی ذرا سی غلطی کی وجہ سے کوئی نقصان اٹھائے۔" ——— سردار جوگاما نے کہا۔

"تو کیا میں ارمیلا کو آپ کے پاس بھیج دوں۔" متوگا نے کہا۔

"ہاں۔ بھیجو اسے۔ ابھی۔ فوراً۔" ——— سردار جوگاما نے کہا اور متوگا نے اثبات میں سر جھکایا اور وہاں سے غائب ہو گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہاں ایک بدشکل اور

بھیانک شکل والی بڑھیا نمودار ہو گئی۔ اس بڑھیا کے سارے جسم پر سفید بال نظر آ رہے تھے۔ اس کی آنکھیں گول اور باہر کو ابلی ہوئی تھیں۔ اس کی ناک خاصی بڑی اور سرخ رنگ کی تھی۔ سفید بال اس کے منہ پر بھی تھے۔ جس سے اس کا چہرہ واضح طور پر بدنما دکھائی دے رہا تھا اور اس کے ہاتھ اور پاؤں برفانی ریچھوں جیسے تھے۔

"آپ نے مجھے بلایا تھا آقا۔" ——— سفید بالوں والی بڑھیا کے حلق سے زخمی ناگن جیسی پھنکارتی ہوئی آواز نکلی۔

"ہاں ارمیلا۔ میں نے تمہیں ایک ضروری کام کے لئے بلایا ہے۔" ——— سردار جوگاما نے اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

"حکم آقا۔" ——— ارمیلا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ مگر اس کے لہجے میں وہی زخمی ناگن کی سی پھنکار تھی۔

"میں نے ٹارزن کی ہلاکت کے لئے نماشا کو ٹارزن کے جنگلوں میں بھیجا ہے۔ تم فوراً اس کے پیچھے جاؤ۔ ابھی وہ ٹارزن کے پاس نہیں پہنچا ہو گا۔ اس

سے پہلے کہ وہ ٹارزن کے پاس پہنچے تم اسے جا کر میرا پیغام دو کہ وہ ٹارزن کے سامنے ظاہری حالت میں کوئی وار نہ کرے۔ بلکہ اسے کسی بھی حالت میں ٹارزن کے سامنے ظاہر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ غیبی حالت میں اس پر جیسے چاہے حملے کر سکتا ہے۔ تم اس تک میرا یہ پیغام پہنچا کر فوراً میرے پاس واپس آ جاؤ۔ مجھے تم سے ایک اور ضروری کام لینا ہے۔ اور میری ایک بات اور کان کھول کر سن لو۔ تمہیں نماشا تک صرف میرا پیغام پہنچانا ہے۔ اگر تم نے نماشا سے الجھنے اور لڑنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا اور کوئی نہیں ہوگا۔ میں تمہارا انتہائی خوفناک اور بھیانک حشر کروں گا۔" سردار جوگاما نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اور اگر نماشا نے مجھ سے الجھنے کی کوشش کی تو۔" ارمیلا نے غرا کر کہا۔

"تم اس کے سامنے ظاہر نہ ہونا۔ غیبی حالت میں اس تک میرا پیغام پہنچانا اور فوراً واپس آ جانا۔" سردار جوگاما نے کہا۔

"ٹھیک ہے آقا۔ میں کوشش کروں گی کہ میرا اور

Uploaded By Muhammad Nadeem

تماشا کا کسی طرح ٹکراؤ نہ ہو۔ لیکن اگر اس نے زبردستی مجھ سے ٹکرانے یا میرے راستے میں آنے کی کوشش کی تو میں اس کا کوئی لحاظ نہیں کروں گی۔“ ارمیلا نے کہا۔

”نہیں ارمیلا۔ میں تم سے کہہ رہا ہوں نا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے تم اس کے سامنے نہیں جاؤ گی۔ ورنہ اس بار میں تم دونوں کو فنا کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگاؤں گا سمجھیں تم۔“ ——— سردار جوگاما نے گرج کر کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے آقا۔ میں تماشا کو آپ کا پیغام دے کر ابھی واپس آجاتی ہوں۔ اگر تماشا نے میرا راستہ روکنے کی کوشش کی تب بھی میں اسے غچہ دے کر نکل آؤں گی۔“ ——— ارمیلا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یہی تمہارے اور تماشا کے حق میں بہتر رہے گا۔“ سردار جوگاما نے غرا کر کہا تو ارمیلا نے اثبات میں سر ہلایا اور اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

وہ ایک سیاہ فام انسان تھا جو بے حد لمبا تڑنگا اور سر سے گنجا تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ ہونٹ موٹے اور سرخ رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں ایک بھاری تلوار تھی۔ وہ دانتوں پر دانت جمائے، تلوار دونوں ہاتھوں میں لئے ٹارزن کی طرف دیکھتا ہوا غرا رہا تھا۔

”تم۔ کون ہو تم۔ اور یہاں کیسے آگئے۔ میں نے تو چاروں طرف دیکھ لیا تھا۔ تم مجھے کہیں دکھائی نہیں دیئے تھے۔ پھر اچانک تم یہاں کیسے آگئے۔“ ——— ٹارزن نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرا نام تماشا ہے ٹارزن۔ میں جادو سے یہاں آیا

ہوں۔"——سیاہ فام نے ٹارزن کو غضبناک نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں خونخوار بھیڑیئے کی سی کاٹ تھی۔

"جادو سے۔ کیا مطلب۔ کیا تم جادوگر ہو۔" ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ میں سردار جوگاما کا غلام ہوں۔ ایک شیطانی طاقت۔"——نماشا نے کہا۔ اور اس کے منہ سے سردار جوگاما کا نام سن کر ٹارزن اچھل پڑا۔

"سردار جوگاما ۔ یہ وہی سردار جوگاما ہے نا جس کے چار ہاتھ، دو چہرے اور تین آنکھیں ہیں۔"——ٹارزن نے کہا۔

"ہاں۔ وہی۔ وہ بہت بڑا جادوگر ہے۔"——نماشا نے کہا۔

"اوہ۔ مگر اس نے تمہیں کیوں بھیجا ہے۔ کیا چاہتے ہو تم۔"——ٹارزن نے اسے جواباً غصیلی اور سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں تمہاری موت بن کر آیا ہوں ٹارزن۔ سردار جوگاما نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ہلاک کر

Uploaded By Muhammad Nadeem

دوں اور تمہارا کٹا ہوا سر لے جا کر اس کے قدموں میں رکھ دوں۔"——نماشا نے کہا۔

"اوہ۔ مگر سردار جوگاما مجھے کیوں ہلاک کرانا چاہتا ہے۔ میری بھلا اس سے کیا دشمنی ہے۔"——ٹارزن نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ سب میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ مجھے ہر حال میں تمہیں ہلاک کرنا ہے۔" نماشا نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے ہلاک کرنے کی تمہارے پاس کوئی وجہ تو ہونی چاہیے۔ بغیر کسی وجہ کے تم مجھے کیسے ہلاک کر سکتے ہو۔"——ٹارزن نے کہا۔

"سردار جوگاما کے حکم سے بڑھ کر میرے لئے اور وجہ کوئی نہیں ہے۔"——نماشا نے غرا کر کہا اور تلوار دائیں بائیں لہراتے ہوئے ٹارزن کی طرف بڑھا۔

ٹارزن نے بھی ہاتھ میں پکڑا ہوا نیزہ سیدھا کیا اور چھلانگ مار کر اس کے سامنے آ گیا۔

"تو تم اتنی دور سے یہاں جادو سے آئے ہو۔" ٹارزن نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے

کہا۔

''ہاں۔ میں شیطانی طاقت ہوں۔ کچھ بھی کر سکتا ہوں''۔۔۔۔۔ نماشا نے کہا۔

''کیسے ہلاک کرو گے مجھے۔ جادو سے یا اس تلوار سے''۔۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

''میں تم پر جادو نہیں کروں گا۔ تمہارے لئے میری یہ تلوار ہی کافی ہے ٹارزن۔ اگر میں نے تم پر جادو کیا تو تم ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاؤ گے۔ جبکہ مجھے تمہارا سر کاٹ کر آقا کے پاس لے جانا ہے۔ اس لئے میں اس تلوار سے تمہارا مقابلہ کروں گا اور اسی تلوار سے تمہارا سر کاٹوں گا''۔۔۔۔۔ نماشا نے کہا۔

''مقابلہ ہی کرنا ہے تو مجھے جھونپڑی سے اپنی تلوار لانے کا موقع دو۔ دیکھوں تو سہی تمہاری تلوار میں کتنی کاٹ ہے اور تمہارے بازوؤں میں کتنی طاقت موجود ہے''۔۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لے آؤ تلوار۔ میں مقابلے کے لئے تمہیں ایک موقع ضرور دوں گا''۔۔۔۔۔ نماشا نے کہا۔

''بہت خوب۔ یہ ہوئی نا بہادروں والی بات۔ رکو۔

میں ابھی آتا ہوں''۔۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا جھونپڑی میں چلا گیا۔ اس نے جھونپڑی میں جاتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ اس کو غافل سمجھ کر نماشا عقب سے اس پر حملہ نہ کر دے۔ مگر نماشا اپنی جگہ تنا کھڑا تھا۔ اس نے عقب سے ٹارزن پر حملہ کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔

جھونپڑی میں جا کر ٹارزن نے دیوار میں اڑسا ہوا خنجر نکال کر اپنے زیرِ جامے کے ساتھ لگی ہوئی چمڑے کی پیٹی میں اڑس لیا اور ایک طرف رکھی ہوئی تلوار اٹھا لی اور پھر وہ تلوار لے کر جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ منکو بدستور بے خبر سو رہا تھا۔

نماشا اسی طرح اپنی جگہ جما ہوا تھا۔ اسے شاید اپنی طاقت پر ضرورت سے زیادہ ہی اعتماد تھا۔ اسی لئے اس نے ٹارزن کو جھونپڑی سے تلوار لانے کی اجازت بھی دے دی تھی اور عقب سے اس پر وار بھی نہیں کیا تھا۔ اس کی اصول پرستی پر ٹارزن دل ہی دل میں اسے داد دے رہا تھا۔ ورنہ عموماً شیطانی طاقتیں چھپ کر اور دوسرے کی غفلت کا فائدہ اٹھا کر ہی وار کرتی تھیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

یہ پہلی شیطانی طاقت تھی جو نہ صرف اس کے سامنے ظاہر ہو گئی تھی بلکہ وہ ٹارزن کو مقابلے کی دعوت دے رہی تھی۔

"لے آئے اپنی تلوار۔" ـــــ نماشا نے ٹارزن کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب تم مجھ پر وار کر سکتے ہو۔" ـــــ ٹارزن نے کہا۔

"پہلے تم مجھ پر وار کرو۔ میں نے وار کیا تو تم فوراً ہلاک ہو جاؤ گے۔ میں نہیں چاہتا کہ مرنے کے بعد تمہیں اس بات کا افسوس رہے کہ میں نے تمہیں وار کرنے کا موقع نہیں دیا تھا۔" ـــــ نماشا نے کہا۔

"بہت بڑی بڑی باتیں کر رہے ہو۔ کیا واقعی تمہارا تعلق شیطان سے ہے۔" ـــــ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

"کیوں۔ تمہیں یقین نہیں ہے۔" ـــــ نماشا نے غراہٹ بھرے انداز میں ہنس کر کہا۔

"تمہاری باتیں بے حد سلجھی ہوئی ہیں اور شیطان سے کسی اچھی بات کی توقع نہیں کی جا سکتی۔" ـــــ ٹارزن

نے کہا۔

"مجھے اپنی طاقتوں پر ناز ہے ٹارزن۔ میں جانتا ہوں کہ میں ایک ہی وار سے تمہارے دو ٹکڑے کر دوں گا۔ تمہیں وار کرنے کا موقع دینے کا تو میرا ایک بہانہ ہے۔" ـــــ نماشا نے ہنس کر کہا۔

"کیسا بہانہ۔" ـــــ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔" ـــــ نماشا نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ میرے وار کی پہل سے تم کیا فائدہ اٹھا سکتے ہو۔" ـــــ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ۔ تو تم سمجھ گئے ہو کہ میں تمہارے پہل کرنے کا کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہوں۔" ـــــ نماشا نے چونک کر کہا۔

"تمہاری باتوں سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے۔" ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

"بہرحال۔ وار کرو۔ دکھاؤ اپنی طاقت، سنا ہے تم خالی ہاتھوں شیروں اور چیتوں کے بھی جبڑے چیر دیتے ہو۔ مجھ پر حملہ کر کے دکھاؤ اپنی طاقت۔ دیکھتا ہوں تمہارے بازوؤں میں کتنی طاقت ہے۔" ـــــ نماشا نے

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہنس کر کہا۔

"میں ظالموں کے خلاف لڑتا ہوں۔ میں نے اپنے مفاد کے لئے آج تک کوئی لڑائی نہیں لڑی۔ تمہارا کوئی اصول ہو یا نہ ہو مگر میں اپنے اصولوں کا پابند ہوں۔ میرا کوئی بھی دشمن جب تک مجھ پر پہلا وار نہ کرے میں اس پر وار نہیں کرتا۔ مجھ سے مقابلہ کرنے کا تمہیں اتنا ہی شوق ہے تو اس مقابلے کو شروع کرنے کے لئے تمہیں ہی مجھ پر پہلا وار کرنا پڑے گا۔"___ٹارزن نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم مجھ پر پہلا وار نہیں کرو گے۔" نماشا نے غرا کر کہا۔

"نہیں۔ قطعی نہیں۔"___ٹارزن نے اسی انداز میں کہا۔

"تو تم چاہتے ہو کہ میں ایک ہی وار میں تمہیں ہلاک کردوں۔"___نماشا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وار تو کرو۔ پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔"___ٹارزن نے مسکرا کر طنز بھرے لہجے میں کہا اور اس کی مسکراہٹ دیکھ کر نماشا کی آنکھوں سے جیسے چنگاریاں سی پھوٹ

Uploaded By Muhammad Nadeem

پڑیں۔ اس نے اپنے دونوں پیر پھیلائے۔ دونوں ہاتھوں سے تلوار ادھر ادھر گھمائی اور پھر اس نے حلق سے ایک زوردار آواز نکالتے ہوئے تلوار پوری قوت سے ٹارزن پر ماری۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی تلوار کے ایک ہی وار سے ٹارزن کے دو ٹکڑے کر دے گا۔ مگر ٹارزن نے اس کی تلوار فوراً اپنی تلوار پر روک لی۔ تلوار، تلوار سے ٹکرائی تو تیز گھن گرج کی آواز سے یکبارگی ماحول گونج اٹھا۔ ٹارزن کو اس طرح تلوار کا وار روکتے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے نماشا کی آنکھوں میں حیرت ابھری اور پھر وہ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے نہایت تیزی سے اور پوری قوت سے تلوار چلانی شروع کر دی۔ ٹارزن بڑی مہارت سے اس کی تلوار کے وار اپنی تلوار پر روک رہا تھا۔ اس نے ابھی تک نماشا پر ایک بھی جوابی وار نہیں کیا تھا۔ اپنے حملے ناکام ہوتے دیکھ کر نماشا کا چہرہ غیض و غضب سے اور زیادہ سیاہ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھوں میں جیسے شعلے سے بھر گئے تھے۔ اس نے نیم دائرے کے انداز میں ہاتھ گھما کر ٹارزن کے پہلو میں تلوار مارنے کی

کوشش کی تو ٹارزن فوراً اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ نماشا کی تلوار ٹارزن کے قریب سے گزر کر دائرے کی شکل میں گھوم گئی تھی اور نماشا نے چونکہ پوری قوت سے وار کیا تھا اس لئے تلوار کے ساتھ ساتھ اس کا جسم بھی گھوم گیا تھا۔ اسی لمحے ٹارزن اچھلا اور اس کی ایک بھرپور ٹانگ نماشا کے پہلو پر پڑی۔ نماشا کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ وہ اچھلا اور ہوا میں ہاتھ پیر مارتا ہوا دور جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹارزن نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور اس کے قریب آ گیا۔ نماشا نے اپنے جسم کو گھماتے ہوئے تلوار ٹارزن کی ٹانگوں پر مارنی چاہی۔ مگر ٹارزن فوراً اچھل پڑا۔ نماشا کی تلوار اس کے پیروں کے نیچے سے نکل گئی۔ پھر جیسے ہی ٹارزن کے پیر زمین سے لگے۔ اس نے اپنے جسم کو بجلی کی سی تیزی سے گھماتے ہوئے تلوار نماشا کے اس ہاتھ کی کلائی پر مار دی جس میں اس نے تلوار تھام رکھی تھی۔ نماشا کا ہاتھ یکلخت کٹ کر دور جا گرا اور ماحول اچانک نماشا کی انتہائی دردناک اور تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کے کٹے ہوئے بازو سے خون تو نہیں نکلا تھا

Uploaded By Muhammad Nadeem

مگر وہ دوسرے ہاتھ سے کٹے ہوئے بازو کو پکڑ کو یوں تڑپ رہا تھا جیسے وہ شیطانی ذریت نہ ہو بلکہ انسان ہو اور انسانوں کی طرح بازو کٹنے کی اذیت سے دوچار ہو رہا ہو۔ اس کی ہولناک چیخوں سے درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندے بھی اڑ گئے تھے اور وہاں ارد گرد موجود جانور بھی گھبرا کر اٹھ بھاگے تھے۔

”ارے۔ ابھی تو میں نے تمہارا صرف ایک ہاتھ ہی کاٹا ہے اور تم اس بری طرح سے تڑپ رہے ہو جیسے میں نے تلوار تمہاری گردن پر چلا دی ہو“ ـــــ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹ ٹ۔ ٹارزن۔ اپنی تلوار سے مجھ پر ایک اور وار کرو۔ مم۔ مم۔ میری گردن اڑا دو۔ مم۔میں۔ یہ تکلیف برداشت نہیں کر سکتا“ ـــــ نماشا نے بری طرح سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ تم شیطانی طاقت ہو اور شیطانی طاقت ایک ہاتھ کٹنے سے اس قدر اذیت میں مبتلا ہو سکتی ہے۔ یہ مجھے آج ہی معلوم ہو رہا ہے“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”ہلاک کر دو۔ ہلاک کردو مجھے۔ مم۔ میں یہ تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔ ہلاک کر دو“ ـــــ نماشا نے اسی طرح اذیت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”میں نے تمہیں نہتا کر دیا ہے نماشا۔ اور میں نہتوں پر وار نہیں کرتا“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”وار تو تمہیں کرنا پڑے گا ٹارزن۔ اگر تم نے مجھ پر وار نہ کیا تو میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گا۔ تم میری طاقتوں سے واقف نہیں ہو۔ میں نماشا ہوں۔ نماشا“ ـــــ نماشا نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے زور سے زمین پر دوسرا ہاتھ مار دیا۔ جیسے ہی اس نے زمین پر ہاتھ مارا ٹارزن کے عقب میں یکلخت آگ بھڑک اٹھی۔ ٹارزن نے چونک کر دیکھا اس کے کچھ فاصلے پر آگ کا ایک شعلہ سا نمودار ہوا تھا اور وہ تیزی سے ایک دائرے کی شکل میں پھیلتا جا رہا تھا اور پھر آگ نے وہاں ایک بڑا سا دائرہ بنا دیا۔ ٹارزن اور نماشا آگ کے اس دائرے میں تھے۔ آگ کے شعلے کافی بلند تھے۔

”یہ تم نے کیا جادو کیا ہے“ ـــــ ٹارزن نے

حیرت سے اچھل کر کہا۔

"مجھ پر وار کرو ٹارزن۔ نہیں تو آگ کا یہ دائرہ سکڑ جائے گا اور تم اس آگ میں جل کر بھسم ہو جاؤ گے۔"ـــــ نماشا نے کہا۔ اب اس کا جسم یوں لرز رہا تھا جیسے اس کے جسم سے جان نکل رہی ہو۔

"تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھ پر کوئی جادوئی وار نہیں کرو گے۔ پھر یہ آگ۔"ـــــ ٹارزن نے کہا۔ نماشا نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ اچانک اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بدستور کھلی ہوئی تھیں مگر اب اس کے جسم میں کوئی حرکت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

"اسے کیا ہوا ہے۔ کیا یہ ہلاک ہو گیا ہے۔ مگر کیسے۔ صرف ایک ہاتھ کے کٹنے سے بھلا کوئی کیسے ہلاک ہو سکتا ہے۔"ـــــ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے احتیاط سے نماشا کو تلوار کی نوک چھبونا چاہی جیسے وہ یہ دیکھنا چاہتا ہو کہ نماشا سچ مچ ہلاک ہو گیا ہے یا مکر کر رہا ہے۔ جیسے ہی اس نے تلوار کی نوک نماشا کو چھبونا چاہی۔ اچانک اس کے

ہاتھ سے تلوار غائب ہو گئی۔ تلوار اس طرح اچانک ہاتھ سے غائب ہوتے دیکھ کر ٹارزن یکلخت اچھل پڑا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ میرے ہاتھ سے تلوار کہاں غائب ہو گئی ہے۔"ـــــ ٹارزن نے بوکھلا کر کہا۔ اس نے نماشا کی طرف دیکھا مگر نماشا کا جسم اسی طرح ساکت پڑا تھا۔

"تمہاری تلوار میں نے غائب کی ہے ٹارزن۔" اچانک ٹارزن نے کسی لڑکی کی کھنکتی ہوئی آواز سنی اور وہ ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر وہاں کوئی لڑکی نہیں تھی۔

"کون ہو تم۔ یہ کس کی آواز ہے۔"ـــــ ٹارزن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں ارمیلا ہوں۔ ذرا رک جاؤ۔ نماشا کا آخری جادو ختم ہو جانے دو۔ بس تھوڑی دیر۔ پھر میں تمہارے سامنے آجاؤں گی۔"ـــــ آواز آئی۔

"آخری جادو۔"ـــــ ٹارزن کے منہ سے نکلا۔

"ہاں۔ نماشا فنا ہونے والا ہے۔ اس نے یہاں آگ لگا کر اپنا آخری جادو کیا ہے۔ جیسے ہی یہ فنا ہو

گا۔ یہ آگ بجھ جائے گی اور نماشا ہمیشہ کے لئے اندھیروں میں گم ہو جائے گا۔" ____ اس آواز نے کہا۔

"اوہ۔ مگر۔" ____ ٹارزن نے کہنا چاہا۔

"رک جاؤ ٹارزن۔ بس تھوڑی دیر اور رک جاؤ۔ نماشا بس اب فنا ہونے والا ہے۔ اسے فنا ہو لینے دو۔ پھر سامنے آ کر میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی۔" ارمیلا نے کہا۔ ٹارزن نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا اور پھر سر جھٹک کر اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے آگ کے دائرے کے باہر سے جانوروں اور پرندوں کی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو اسے آگ میں گھرا دیکھ کر چیخ رہے تھے۔ پھر ان کی آوازیں آنا بند ہو گئیں جیسے اچانک کسی نے انہیں خاموش کرا دیا ہو۔

"یہ کیا۔ یہ جانوروں اور پرندوں کی آوازیں کیوں خاموش ہو گئی ہیں۔" ____ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں میں نے خاموش کرایا ہے۔ ان کی آوازیں مجھے بری لگ رہی تھیں۔ اس لئے میں نے انہیں چپ

کرا دیا ہے۔" ____ ارمیلا نے درشت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو تم اس شیطانی طاقت نماشا کی ساتھی ہو اور تم نے جانوروں پر جادو کیا ہے۔" ____ ٹارزن نے چونک کر اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"نماشا فنا ہو رہا ہے۔" ____ ارمیلا نے ٹارزن کی بات کا جواب دینے کی بجائے اچانک انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر ٹارزن نے نماشا کی طرف دیکھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ نماشا کا وجود سیاہ دھوئیں میں بدلتا جا رہا تھا۔ ایسا سیاہ دھواں جیسے جلتی ہوئی لکڑیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ چند ہی لمحوں میں نماشا مکمل طور پر سیاہ دھوئیں میں بدل گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دھواں بھی وہاں سے غائب ہوتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں نہ وہاں نماشا تھا اور نہ سیاہ دھواں اور سیاہ دھوئیں کے غائب ہوتے ہی دائرے میں لگی ہوئی آگ بھی بجھتی چلی گئی۔

"نماشا فنا ہو گیا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ نماشا فنا ہو گیا۔ ٹارزن نے نماشا کو فنا کر دیا۔ ہا ہا ہا۔ ہا ہا ہا۔" اچانک ارمیلا کی قہقہے لگاتی ہوئی تیز آواز سنائی دی۔ اس کے

Uploaded By Muhammad Nadeem

قہقہوں کی آواز چاروں طرف سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔ جس سے ٹارزن کو یہ اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ آخر وہ عورت ہے کہاں۔ اسے درختوں کے پاس بے شمار جانور پتھر کے بت بنے دکھائی دیئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے آگ دیکھ کر وہ سب وہاں جمع ہو گئے ہوں اور چیخ پکار کر رہے ہوں اور کسی نے جادو سے انہیں پتھروں کے بت بنا دیا ہو۔ منکو بھی جھونپڑی کے دروازے پر موجود تھا۔ اس کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ چھلانگ لگانے والے انداز میں بت بنا نظر آرہا تھا۔ اسی طرح درختوں پر جو پرندے موجود تھے وہ بھی اپنی اپنی جگہوں پر مختلف انداز میں پتھروں کے بتوں میں بدلے ہوئے تھے۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ۔ یہ" ـــــ ٹارزن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے سامنے روشنی سی چمکی اور اس چمک سے اچانک ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی نکل کر باہر آگئی۔ اس لڑکی کا رنگ دودھ کی طرح سفید تھا۔ اس نے لباس بھی سفید رنگ کا ہی پہن رکھا تھا۔ جس پر سفید موتی جگمگا رہے تھے۔ اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

کے سر پر سفید رنگ کا ایک تاج تھا جس میں سفید روشنی بکھیرنے والے ہیرے چمک رہے تھے۔ لڑکی کی آنکھیں بڑی بڑی اور سبز تھیں جبکہ اس کے بال سنہری تھے۔ سونے کے تاروں جیسے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پرستان سے کوئی حسین و جمیل پری وہاں آگئی ہو۔ اس کا روپ اور اس کا حسن دیکھ کر ٹارزن جیسے مبہوت سا ہو کر رہ گیا۔

"ان سب کو خاموش کرانے کے لئے میں نے جادو سے انہیں پتھروں کے بتوں میں بدل دیا ہے ٹارزن۔" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر ٹارزن یکلخت چونک پڑا۔ یہ وہی آواز تھی جو اس نے آگ کے دائرے میں سنی تھی۔ اس لڑکی نے اپنا نام ارمیلا بتایا تھا۔

"تت۔تت۔ تم ۔ارمیلا۔ تم ارمیلا ہو نا۔"——ٹارزن نے اس کی طرف حیرت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں ارمیلا ہوں۔"——لڑکی نے نہایت دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مگر تم تو کہہ رہی تھی کہ تمہارا تعلق اس شیطان نماشا سے ہے مگر شکل و صورت سے تو تم ایسی دکھائی نہیں دے رہی۔"——ٹارزن نے کہا۔

"یہ بات تم نے کہی تھی۔ میں نے تو تمہاری اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔"——ارمیلا نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ ہاں۔ مگر۔"——ٹارزن نے سر جھٹک کر کہا۔

"میں پرستان سے آئی ہوں ٹارزن۔ میں پرستان کی ریاست روپ نگر کی شہزادی ہوں۔ میرا تعلق اس شیطانی طاقت نماشا سے نہیں ہے۔ میں تو یہاں تمہاری مدد کے لئے آئی تھی۔"——ارمیلا نے اپنے مخصوص دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"مدد"——ٹارزن نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں۔ نماشا کو شیطانوں کے شیطان جوگاما نے یہاں تمہاری ہلاکت کے لئے بھیجا تھا۔ کیا تم جانتے ہو نماشا بار بار تم سے پہلا وار کرنے کے لئے کیوں کہہ رہا تھا"——ارمیلا نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"نہیں۔ میں نہیں جانتا۔"——ٹارزن نے انکار میں سر ہلا کر کہا۔

"تم جنگلوں کے سردار ہو۔ تم نے شیرنی اور مادہ گوریلا کا دودھ پی رکھا ہے۔ تمہارے جسم میں بے پناہ طاقت ہے۔ نماشا ایک شیطانی طاقت تھا۔ مگر وہ اور زیادہ طاقتور بننا چاہتا تھا۔ شیطان نے اسے یہ اختیار دے رکھا تھا کہ وہ اگر خود کو طاقتور سے طاقتور بنانا چاہے تو وہ انسانوں کے ساتھ مقابلہ کرے اور مقابلے کے لئے اس انسان کو خود پر پہلا وار کرنے پر مجبور کرے جو انسان نماشا پر پہلا وار کرتا ہے۔ اس کی ساری جسمانی طاقتیں اس کے جسم سے نکل کر نماشا کے جسم میں منتقل ہو جاتی ہیں۔ تمہاری طاقت اور جسامت نماشا کو بے حد پسند آئی تھی۔ وہ یہی چاہتا تھا کہ تم اس پر پہلا وار کرو تاکہ تمہاری ساری طاقت اسے مل جائے اور وہ تمہاری طرح جسیم ہو جائے۔ تمہاری ساری طاقتیں چونکہ پہلا وار کرتے ہی اس میں منتقل ہو جاتی تھیں اس لئے نماشا تمہیں ایک ہی وار سے ہلاک کر سکتا تھا۔ مگر تم نے اس پر پہلا وار نہیں کیا۔ نماشا کو

مجبوراً تم پر وار کرنا پڑا۔ اور تم نے اس کا شاندار مقابلہ کرتے ہوئے ایک ہاتھ کاٹ دیا۔ یہاں میں تمہیں ایک اہم بات بتا دوں۔ نماشا جس نسل کی ذریت سے تھا۔ اس کے جسم پر اگر کوئی انسان ایک زخم بھی لگا دے تو وہ فوراً فنا ہو جاتا اور اگر وہی انسان اس کے جسم پر دوسرا زخم لگا دے تو نہ صرف اس کا پہلا زخم ٹھیک ہو جاتا بلکہ وہ پہلے سے زیادہ طاقتور ہو سکتا تھا۔ تم نے نماشا کا ہاتھ کاٹ کر اسے بے بس کر دیا تھا۔ وہ بار بار تمہیں دوسرا وار کرنے کے لئے کہہ رہا تھا اگر تم اس پر دوسرا وار کر دیتے تو اس کا کٹا ہوا ہاتھ خود بخود جڑ جاتا اور اس کی طاقتوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو جاتا اور تم اس سے کبھی مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔ پھر وہ تمہیں لمحوں میں ہلاک کر دیتا۔ جب وہ ساکت ہو گیا اور تم اسے تلوار کی نوک چبھونے لگے تو میں نے تمہارے ہاتھ سے تلوار غائب کر دی۔ تلوار کی نوک چبھتے ہی نماشا دوبارہ اصل حالت میں آ سکتا تھا۔ اس کے جسم پر چونکہ دوسرا زخم نہیں لگا تھا اس لئے اسے فنا ہونا ہی تھا اور وہ دھواں بن کر ہمیشہ کے لئے

اندھیروں میں گم ہو گیا۔"______ ارمیلا کہتی چلی گئی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے یہ سب کر کے تم نے میری جان بچائی ہے۔"______ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں تم سے کہہ رہی تھی کہ تھوڑا انتظار کر لو۔ نماشا کا فنا ہونا بے حد ضروری تھا۔ ورنہ اس کے ہاتھوں تمہاری ہلاکت یقینی تھی۔"______ ارمیلا نے کہا۔

"مگر تم یہاں کیسے آ گئی۔ کیا تم جانتی تھی کہ نماشا مجھے یہاں ہلاک کرنے کے لئے آ رہا ہے۔"______ ٹارزن نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں تمہیں اس شیطان سے بچانے کے لئے ہی آئی تھی۔ مگر تمہیں میری مدد کی ضرورت ہی نہیں پڑی اور تم نے جس بہادری سے اس کا مقابلہ کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیا تھا اسے دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی تھی۔"______ ارمیلا نے کہا۔

"پھر بھی تم نے عین وقت پر میری تلوار غائب کر کے میری مدد ہی تو کی تھی۔ ورنہ وہ شیطان دوبارہ ٹھیک ہو جاتا اور پھر مجھے اس کا دوبارہ مقابلہ کرنا پڑ

Uploaded By Muhammad Nadeem

جاتا۔"______ ٹارزن نے کہا۔

"تم نہیں جانتے ٹارزن۔ تم نے اس نماشا کو فنا کر کے کتنا بڑا کام کیا ہے۔ یہ انسانوں کے ساتھ ساتھ پرستان کا بھی بہت بڑا دشمن تھا۔ اس نے ہمارے روپ نگر کی کئی بے گناہ پریوں کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ اپنی جادوئی طاقتوں کے بل بوتے پر وہ سب کو ڈراتا رہتا تھا۔"______ ارمیلا نے کہا۔

"چلو۔ جو ہوا اچھا ہوا۔ اس کے فنا ہونے سے میری بھی جان بچ گئی اور تمہارے روپ نگر کی پریوں کی بھی۔"______ ٹارزن نے مسکرا کر کہا تو ارمیلا بھی جواباً مسکرا دی۔

"اچھا۔ اب ان جانوروں کو تو اصل حالت میں لاؤ۔ کہیں پتھر کے بنے بنے یہ ہلاک ہی نہ ہو جائیں۔" ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی لو۔"______ ارمیلا نے کہا۔ اس نے زور سے تالی بجائی۔ تالی بجتے ہی پرندوں اور جانوروں میں جیسے پھر سے نئی جان آ گئی۔ ان سب جانوروں اور پرندوں نے پھر سے چیخنا چلانا شروع کر دیا تھا۔ ہوا

میں اچھلا نظر آنے والا منکو اچانک دھب سے نیچے آ گرا۔ پھر وہ سب ٹارزن کو صحیح سلامت دیکھ کر خاموش ہو گئے۔ منکو ٹارزن کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا ٹارزن کے قریب آ گیا۔

”یہ لڑکی کون ہے سردار۔“ ـــــ منکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کا نام ارمیلا ہے۔ یہ پرستان کی شہزادی ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا اور پھر اس نے منکو اور دوسرے جانوروں کو ساری باتیں بتا دیں جسے سن کر وہ سب حیران رہ گئے۔

”منکو تم تو اندر جھونپڑی میں سو رہے تھے۔ باہر کیسے آئے۔“ ـــــ ٹارزن نے پوچھا۔

”میں تیز اور خوفناک چیخوں کی آوازوں سے جاگ گیا تھا۔ تم مجھے جھونپڑی میں دکھائی نہ دیئے تو میں گھبرا گیا اور میں فوراً باہر آ گیا۔ اور باہر آگ دیکھ کر میں چھلانگ لگا کر اس طرف آنے ہی لگا تھا کہ اچانک مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرا جسم پتھر کا ہو گیا ہو۔“

Uploaded By Muhammad Nadeem

منکو نے کہا۔

”تم سب شور مچا رہے تھے اور میں تماشا کو ہر حال میں فنا ہوتے دیکھنا چاہتی تھی۔ جانوروں اور پرندوں کے شور سے میری توجہ بار بار ان کی طرف جا رہی تھی اس لئے میں نے وقتی طور پر ان سب کو پتھروں کے بت بنا کر خاموش کر دیا تھا۔“ ـــــ ارمیلا نے ٹارزن سے کہا۔

”خیر جو ہونا تھا ہو گیا۔ یہ بتاؤ تم سردار جوگاما کے بارے میں کیا جانتی ہو۔ وہ مجھے کیوں ہلاک کرانا چاہتا ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”سردار۔ کیا یہیں کھڑے کھڑے باتیں کرنے کا ارادہ ہے۔ اسے جھونپڑی میں لے چلو۔ وہاں آرام سے بیٹھ کر باتیں کرتے رہنا۔“ ـــــ منکو نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ مجھے اس کا تو خیال ہی نہیں رہا تھا۔ آؤ ارمیلا جھونپڑی میں چلتے ہیں۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا تو ارمیلا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹارزن اسے جھونپڑی میں لے آیا۔

”اب بتاؤ۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا تو ارمیلا اسے سردار

جوگاما اور اس کے خوفناک ارادوں کے بارے میں تفصیل سے بتانے لگی۔

''اوہ ۔ تو سردار جوگاما سفید فاموں میں صرف اس انسان کو اب تک تلاش کرتا رہا تھا جس سے اس کی جان کو خطرہ تھا اور وہ اس انسان کو ہلاک کر کے اس کے سر کو جادو کے زور سے زندہ کر کے اپنے مستقبل کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔''۔۔۔۔۔سارى بات سن کر ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ اور جب اسے معلوم ہوا کہ وہ انسان تم ہو جس سے اس کی زندگی کو خطرہ ہو سکتا ہے تو اس نے اپنی شیطانی ذریت تماشا کو یہاں تمہاری ہلاکت کے لئے بھیج دیا۔''۔۔۔۔۔ارمیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تماشا تو فنا ہو چکا ہے۔ کیا سردار جوگاما کو اس کے فنا ہونے کا علم ہو گیا ہو گا۔''۔۔۔۔۔ٹارزن نے پوچھا۔

''نہیں۔ تماشا کے فنا ہونے کے بارے میں سردار جوگاما کو پتہ نہیں چل سکتا۔ اس کے فنا ہونے کے بارے میں اسے ایک اور شیطانی ذریت ہی بتا سکتی

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے۔ مگر اب اس شیطانی ذریت نے بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ وہ اس کے پاس واپس نہیں جائے گی۔ اس لئے سردار جوگاما یہ کبھی نہیں جان سکے گا کہ نماشا اور اس کی دوسری شیطانی ذریت کہاں ہے۔“۔۔۔ارمیلا نے کہا۔

”دوسری شیطانی ذریت سے تمہاری کیا مراد ہے۔ کیا وہ بھی انہی جنگلوں میں ہے۔“۔۔۔ٹارزن نے چونک کر کہا۔

”نہیں۔ میں اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے کہ اس نے سردار جوگاما کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔“۔۔۔ارمیلا نے اس بار ٹارزن سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

”پھر تو مجھے اب سردار جوگاما سے کوئی خطرہ نہیں۔ ظاہر ہے جب تک اسے اس بات کا علم ہی نہیں ہو گا کہ اس کی شیطانی طاقتیں کہاں ہیں وہ میری ہلاکت کے لئے کسی اور کو نہیں بھیجے گا۔“۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

”نہیں۔ سردار جوگاما طاقتور شیطان ہے۔ وہ اپنی جادوئی طاقتوں سے کام لے کر اور شیطانی طاقتیں

Uploaded By Muhammad Nadeem

حاصل کر لے گا اور وہ ان طاقتوں کو تمہاری ہلاکت کے لئے ضرور بھیجے گا۔ مگر اب تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اب کوئی شیطانی طاقت تمہارے نزدیک نہیں آ سکے گی۔ سردار جوگاما نے اگر یہاں کسی شیطانی ذریت کو بھیجا تو میں اسے اپنی طاقتوں سے فوراً ختم کر دوں گی۔“۔۔۔ارمیلا نے کہا۔

”سردار جوگاما کی شیطانی طاقتوں سے میں اس وقت تک محفوظ رہوں گا جب تک تم یہاں رہو گی۔ تمہارے جانے کے بعد اگر اس کی کوئی شیطانی طاقت یہاں آ گئی تو۔“۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

”میں نے کب کہا ہے کہ میں یہاں سے جا رہی ہوں۔ اب میں یہاں رہوں گی تمہارے ساتھ ہمیشہ کے لئے۔“۔۔۔ارمیلا نے مسکرا کر کہا۔

”ہمیشہ کے لئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تم میرے لئے پرستان، اپنا روپ نگر، اپنے ماں باپ سب چھوڑ دو گی۔“۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

”چھوڑ دوں گی نہیں۔ میں نے سب چھوڑ دیئے

ہیں۔ میں نے اب ہمیشہ کے لئے تمہارے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔“ ــــــ ارمیلا نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن بے اختیار اچھل پڑا اور وہ ارمیلا کی طرف اس طرح حیرت زدہ نظروں سے دیکھنے لگا جیسے ارمیلا نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

”**کیا** کہا۔ تماشا کو ٹارزن نے فنا کر دیا ہے اور ارمیلا نے ہمیشہ کے لئے ٹارزن کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو کلاشی۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ٹارزن تماشا جیسی طاقتور اور خوفناک شیطانی ذریت کو کیسے فنا کر سکتا ہے اور ارمیلا۔ ارمیلا کو بھلا کیا ضرورت ہے کہ وہ میرا ساتھ چھوڑ کر ٹارزن کے ساتھ اس کے جنگلوں میں رہنا پسند کرے۔“ ــــــ سردار جوگاما نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت اور غصہ تھا۔

وہ دائرے جیسے درختوں کے اندر تھا۔ اس کے سامنے زمین میں نیزہ گڑا ہوا تھا اور کلاشی اس کے

Uploaded By Muhammad Nadeem
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

سامنے بڑے مؤدب انداز میں کھڑی تھی۔ تماشا کو ٹارزن کے جنگلوں میں گئے دو دن اور دو راتیں گزر چکی تھیں۔ اس کے پیچھے سردار جوگاما نے جس ارمیلا کو بھیجا تھا وہ بھی پلٹ کر واپس نہیں آئی تھی۔ جس سے سردار جوگاما کو یہی خدشہ لاحق ہو گیا تھا کہ دونوں شیطانی ذریتیں اس کے منع کرنے کا باوجود یقیناً آپس میں ٹکرا گئی ہوں گی۔

دونوں ایک سے بڑھ کر ایک تھیں اور دونوں کے آپس میں ٹکرانے کا مطلب تھا کہ ایک دوسرے کو فنا کرنے کے لئے وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گی۔ ان کا خوفناک ٹکراؤ اس قدر ہولناک اور بھیانک ہو سکتا تھا کہ دونوں ہی ایک دوسرے کے ہاتھوں فنا ہو سکتی تھیں اور دونوں شیطانی طاقتیں سردار جوگاما کی بڑی طاقتیں تھیں۔ جن کے چلے جانے یا فنا ہونے سے سردار جوگاما کی طاقتوں میں نمایاں کمی آ سکتی تھی۔ جب ان دونوں کو گئے دو دن اور دو راتیں گزر گئیں تو سردار جوگاما سے رہا نہ گیا اور وہ ان دونوں کے بارے میں کلاشی سے پوچھنے کے لئے یہاں چلا آیا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

کلاشی نے نمودار ہوتے ہی سردار جوگاما کو تماشا کے فنا ہونے کے بارے میں اور ارمیلا کے ٹارزن کے جنگل میں رہنے کا بتا دیا تھا جسے سن کر سردار جوگاما حیرت زدہ ہو رہا تھا۔

”یہ سچ ہے آقا۔ ان دونوں طاقتور ذریتوں کے بارے میں شاید مجھے بھی کبھی پتہ نہ چلتا۔ لیکن چونکہ ارمیلا زندہ ہے اور اس نے اپنی مرضی سے ٹارزن کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس نے تماشا کو فنا کرنے میں ٹارزن کا ساتھ دیا ہے۔ اس لئے سماترا نے مجھے ارمیلا جیسی ساری طاقتیں دے دی ہیں۔ انہی طاقتوں سے مجھے یہ سب معلوم ہوا ہے۔“ ـــــ کلاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تماشا اور ارمیلا شیطان کی ان نسلوں سے تعلق رکھتی ہیں جن کی آپس میں زبردست دشمنی چلی آ رہی ہے۔ ان دونوں کا جب بھی آمنا سامنا ہوتا ان میں سے یقیناً کسی نہ کسی کو فنا ہونا ہی پڑتا تھا۔ اسی لئے ان دونوں کو میں الگ الگ اور ایک دوسرے سے دور رکھتا تھا۔ ارمیلا کو میں نے اپنے محافظ سائے متوگا کے

مشورے سے ٹارزن کے جنگلوں میں بھیجا تھا۔ میرا خیال تھا کہ ارمیلا میرا پیغام نماشا تک پہنچا کر فوراً واپس آجائے گی اور ان دونوں کا ٹکراؤ نہیں ہو گا مگر افسوس ایسا نہیں ہوا۔ ارمیلا نے ٹارزن کی مدد کرتے ہوئے نماشا کو آخرکار اپنی دشمنی کی بھینٹ چڑھا ہی دیا۔ مگر میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ ارمیلا نے میرا ساتھ کیوں چھوڑ دیا ہے اور وہ ٹارزن کے ساتھ کیوں رہنا چاہتی ہے۔"۔۔۔۔ سردار جوگاما نے کہا۔

"اس نے ٹارزن کو اپنے لئے پسند کر لیا ہے آقا۔" کلاشی نے کہا۔

"اپنے لئے پسند کر لیا ہے۔ میں سمجھا نہیں۔" سردار جوگاما نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ارمیلا جس شیطانی ذریت کی نسل سے ہے۔ وہ طویل عرصہ تک اپنا وجود برقرار رکھنے کے لئے روپ بدل کر انسانوں سے شادیاں کرتی ہیں۔ اس نسل کی ذریتیں عیاری اور مکاری سے خوبصورت اور حسین ترین لڑکیوں کا روپ دھار لیتی ہیں جنہیں دیکھ کر کوئی بھی انسان آسانی سے اس کے حسن کے جال میں پھنس جاتا

ہے اور اس سے شادی کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ ارمیلا نے بھی یہی کیا ہے آقا۔ وہ ٹارزن کے سامنے ایک حسین لڑکی کا روپ دھار کر گئی ہے۔ ٹارزن سے شادی کر کے وہ دو بڑے مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے۔ ایک تو ٹارزن سے شادی کر کے اس کی طاقتوں میں ہزاروں گنا اضافہ ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ وہ ان تمام جنگلوں کی ملکہ بن جائے گی جن پر ٹارزن کی حکمرانی ہے۔ ارمیلا جب تک دل چاہے گا ٹارزن کے ساتھ رہے گی اور پھر جب اس کا دل بھر جائے گا تو وہ ٹارزن کو ہلاک کر دے گی اور اکیلی ہی ان سارے جنگلوں کی ملکہ بن جائے گی۔ ان جنگلوں کے تمام جانور، پرندے اور انسان اس کے غلام بن جائیں گے۔" کلاشی نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میں نے ارمیلا کو وہاں بھیج کر غلطی کی تھی۔"۔۔۔۔ سردار جوگاما نے غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ آپ نے اسے محض اپنے سائے متوگا کے کہنے پر بھیج دیا تھا۔ اسے بھیجنا ہی تھا تو آپ مجھ

Uploaded By Muhammad Nadeem

سے مشورہ کر لیتے ہیں اور کچھ نہیں تو ارمیلا کی نیت سے آپ کو ضرور آگاہ کر سکتی تھی۔“ ـــــ کلاشی نے کہا۔

”اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ ارمیلا تو اب ٹارزن سے شادی کر کے ان جنگلوں کی ملکہ بن جائے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ اب وہ میرے پاس کبھی واپس نہیں آئے گی۔“ ـــــ سردار جوگاما نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”بالکل۔ ارمیلا کا یہی ارادہ ہے۔“ ـــــ کلاشی نے کہا۔

”یہ تو غداری ہے۔ سرا سر غداری۔ ارمیلا میری کنیز ہے۔ وہ میری اجازت کے بغیر ایسا کیسے کر سکتی ہے۔ میں نے اسے بڑے کٹھن عمل کرنے کے بعد اپنے قابو میں کیا تھا۔ اسے اتنا اختیار کیسے مل گیا کہ وہ مجھ سے غداری کرے اور مجھے چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے کہیں اور چلی جائے۔“ ـــــ سردار جوگاما تے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ارمیلا سمجھتی ہے کہ وہ آپ سے ہزاروں میلی دور چلی گئی ہے۔ وہاں تک آپ نہیں جا سکتے اور اگر آپ

Uploaded By Muhammad Nadeem

وہاں کسی دوسری شیطانی طاقت کو بھیجیں گے تو وہ اس شیطانی طاقت کو فوراً فنا کر دے گی۔ اس طرح نہ کبھی اس کا اور آپ کا سامنا ہو گا اور نہ ہی آپ اسے کوئی سزا دے سکیں گے۔“ ـــــ کلاشی نے کہا۔

”غدار ارمیلا۔ تم نے سردار جوگاما کو دھوکہ دے کر اچھا نہیں کیا۔ تم اگر یہ سمجھتی ہو کہ تم مجھے چھوڑ کر ٹارزن کے ساتھ شادی کر کے اس کے جنگلوں میں رہ لو گی تو یہ تمہاری بھول ہے۔ سردار جوگاما میں ابھی اتنی طاقتیں موجود ہیں کہ وہ تم جیسی غدار بدروح سے ٹکر لے سکے۔ میرے غضب سے نہ تم بچ سکو گی اور نہ ٹارزن کو بچا پاؤ گی۔ میں خود وہاں جاؤں گا اور تمہاری گردن دبوچ کر نہ صرف تمہیں خوفناک اذیتوں میں مبتلا کر دوں گا جبکہ تمہیں فنا کر کے میں ٹارزن کے بھی ٹکڑے اڑا دوں گا۔“ ـــــ سردار جوگاما نے غضبناک ہوتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ ٹارزن کے جنگلوں میں خود جائیں گے آقا۔“ ـــــ کلاشی نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ ان دونوں کے اب میں اپنے ہاتھوں سے

ٹکڑے اڑاؤں گا"۔——سردار جوگاما نے اسی طرح غضب بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے آقا۔ لیکن آپ کا ٹارزن کے جنگلوں میں جانا خود آپ کے لئے نقصان کا باعث بن جائے گا"——کلاشی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"میرے نقصان کا باعث۔ کیا مطلب"——سردار جوگاما نے چونک کر کہا۔

"ان جنگلوں میں ایک تو خود ٹارزن موجود ہے۔ اس کی طاقتوں کے بارے میں آپ کو میں نے پہلے ہی سب کچھ بتا دیا تھا۔ دوسرے وہاں ہزاروں جانور موجود ہیں جن میں خوفناک درندے بھی موجود ہیں۔ ٹارزن کی ایک آواز پر وہ سب کے سب آپ کو اپنے گھیرے میں لے سکتے ہیں۔ اس جزیرے کے جانوروں پر تو آپ نے عمل کر رکھا ہے جس سے وہ سب آپ کے تابع ہیں مگر ٹارزن کے جنگل کے جانوروں کو تابع کرنے کے لئے آپ کو طویل عمل کرنا پڑے گا۔ اور بھلا وہ جانور آپ کو وہاں کسی عمل کا موقع کیسے دیں گے۔ آپ اپنی طاقتوں سے چند جانوروں کو تو ہلاک کر

Uploaded By Muhammad Nadeem

سکتے ہیں مگر جب ہر طرف سے سینکڑوں ہزاروں جانور اور درندے اُمڈ پڑیں گے تو آپ کس کس سے اپنا بچاؤ کریں گے اور پھر ان کے ساتھ ارمیلا بھی موجود ہے۔ ارمیلا کی موجودگی میں آپ ان جانوروں پر کوئی جادوئی عمل بھی نہیں کر سکیں گے"——کلاشی کہتی چلی گئی۔

"اوہ۔ تو تم چاہتی ہو کہ میں ان کے ڈر سے خاموش ہو جاؤں۔ ٹارزن اور غدار ارمیلا کو بھول جاؤں"۔ سردار جوگاما نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"نہیں آقا۔ میں بھلا آپ کو ایسا غلط مشورہ کیسے دے سکتی ہوں"——کلاشی نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر تم اور کیا چاہتی ہو"——سردار جوگاما نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں بس آپ سے یہی کہنا چاہتی ہوں کہ آپ وہاں جانے کے بجائے کسی اور کو وہاں بھیج دیں جو ٹارزن کے ساتھ ساتھ غدار ارمیلا کو بھی لا کر آپ کے قدموں میں ڈال دے۔ پھر آپ ان دونوں کو سزائیں دیں۔ ٹارزن کو آپ اسی طریقے سے ہلاک کریں جیسا آپ سے تماشا نے کہا تھا اور ارمیلا۔ ارمیلا کی غداری

کی کیا سزا ہونی چاہیے یہ مجھ سے بہتر آپ جانتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ کلاشی نے کہا۔

"مگر کلاشی، میرے پاس صرف دو ہی طاقتیں تھیں۔ ایک نماشا اور ایک ارمیلا۔ ان دونوں سے زیادہ طاقتور ذریت میرے پاس اور کوئی نہیں ہے۔ نماشا تو فنا ہو چکا ہے اور ارمیلا۔ اسے ان جنگلوں سے پکڑ کر یہاں لانے کے لئے میرے پاس اس سے بھی بڑی اور طاقتور ذریت ہونی چاہیے جس کے سامنے ارمیلا کچھ نہ کر سکے۔"۔۔۔۔۔ سردار جوگاما نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میں جانتی ہوں آقا۔ اب آپ کے پاس کوئی بڑی طاقت نہیں ہے۔ مگر آپ چاہیں تو آپ اپنے لئے ایک بڑی طاقت بنا سکتے ہیں۔ اتنی بڑی طاقت جو ٹارزن اور ارمیلا کو آپ کے قدموں میں پھینک سکتی ہے۔" کلاشی نے کہا۔

"اوہ۔ اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا۔ کیا پھر مجھے کسی بند غار میں جا کر مہا شیطان کی طویل پوجا کرنی پڑے گی۔"۔۔۔۔۔ سردار جوگاما نے چونک کر کہا۔

"نہیں آقا۔ اگر آپ مہا شیطان کی پوجا کرنے جائیں گے تو اس سے بڑی طاقت حاصل کرنے کے لئے آپ کو کئی سال لگ جائیں گے۔ جبکہ آپ اپنی ایک طاقت کو صرف چند ہی دنوں میں ارمیلا اور نماشا سے زیادہ طاقتور بنا سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ کلاشی نے کہا۔

"اوہ۔ تم کس طاقت کی بات کر رہی ہو۔ میرے پاس ایسی کون سی طاقت ہے جسے میں نماشا اور ارمیلا سے بھی بڑی طاقت بنا سکتا ہوں اور کیسے۔"۔۔۔۔۔ سردار جوگاما نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"وہ طاقت آپ کا سایہ متوگا ہے آقا۔"۔۔۔۔۔ کلاشی نے کہا اور سردار جوگاما اچھل پڑا۔

"متوگا۔"۔۔۔۔۔ سردار جوگاما کے منہ سے حیرت زدہ انداز میں نکلا۔

"ہاں آقا۔ متوگا آپ کا اپنا سایہ ہے جسے آپ نے اپنی حفاظت کے لئے اپنے جسم سے الگ کر رکھا ہے۔ آپ چاہیں تو اسے اور زیادہ طاقتور اور خوفناک طاقت بنا سکتے ہیں۔ اس کے طاقتور بننے سے آپ کی بھی جسمانی طاقتوں میں بے پناہ اضافہ ہو جائے گا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

کلاشی نے کہا۔

''اوہ۔ ایسا اگر ہو سکتا ہے تو یہ بات تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی۔'' ـــــ سردار جوگاما نے کہا۔

''پہلے آپ کے پاس نماشا اور ارمیلا جیسی طاقتیں تھیں۔ ان کی موجودگی میں آپ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔'' ـــــ کلاشی نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ اپنے سائے کو طاقتور بنانے کے لیے مجھے کیا کرنا ہوگا۔'' ـــــ سردار جوگاما نے کہا اور کلاشی اسے وہ طریقہ بتانے لگی۔ اس کی باتیں سن کر سردار جوگاما اور زیادہ پریشان ہو گیا۔

''اوہ۔ اس طریقے پر عمل کر کے تو میرا سارا قبیلہ ہی ختم ہو جائے گا۔ جب قبیلہ ہی نہیں رہے گا تو میں حکمرانی کس پر کروں گا۔'' ـــــ سردار جوگاما نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اس طرح آپ کا صرف یہ قبیلہ ہی ختم ہو گا آقا۔ مگر متوگا کی طاقتوں سے آپ آسانی سے کسی بھی قبیلے پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ اگر متوگا چاہے تو وہ آپ کو سینکڑوں قبیلوں کا بڑا سردار بنا سکتا ہے۔'' ـــــ کلاشی

Uploaded By Muhammad Nadeem

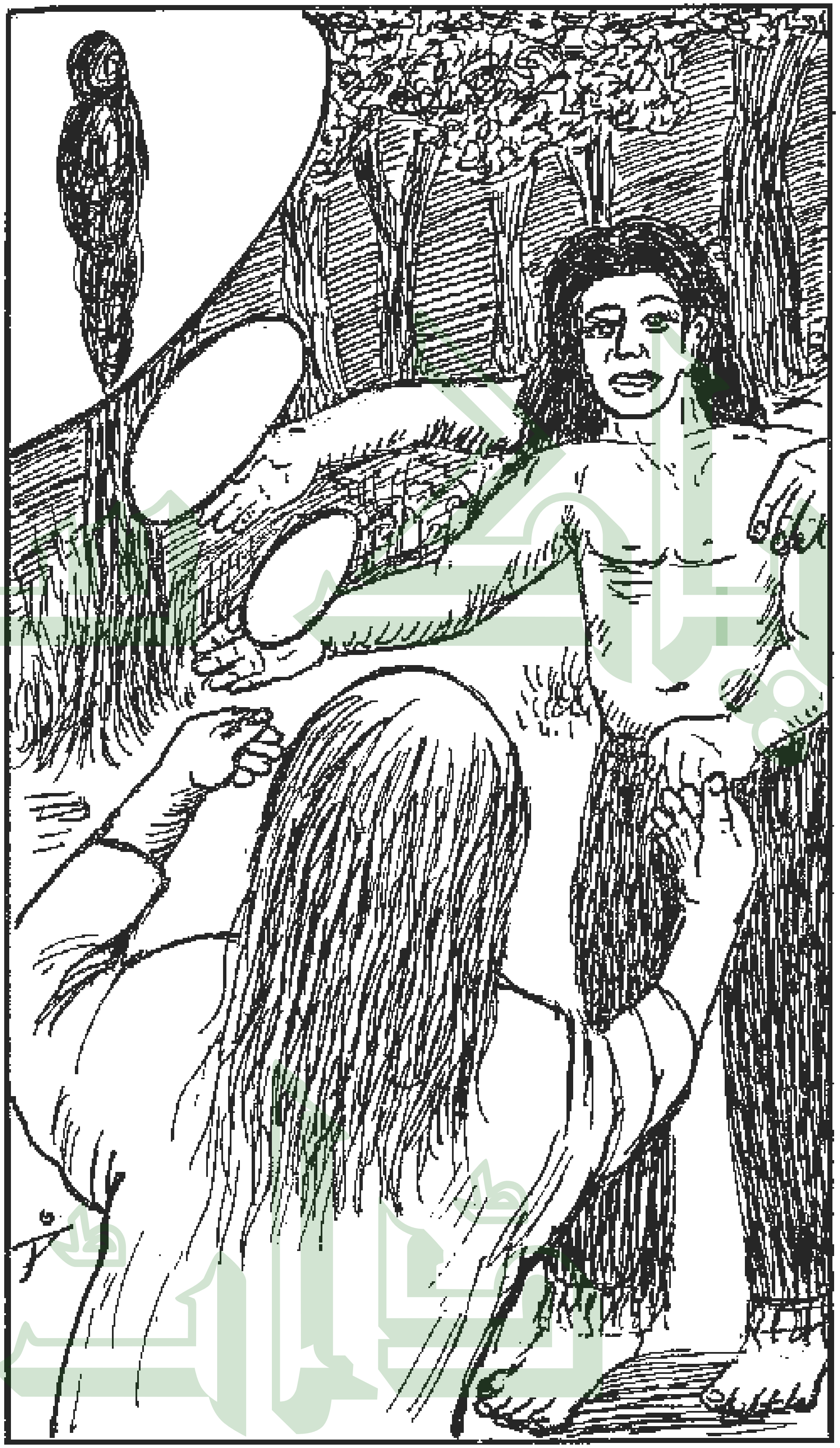

نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ تو ہے۔ متوگا کی طاقتیں میری طاقتیں ہوں گی۔ پھر تو میں واقعی کچھ بھی کر سکتا ہوں اور متوگا چونکہ میرا اپنا سایہ ہے اس لئے وہ مجھ سے غداری کرنے کا بھی کبھی نہیں سوچ سکے گا۔"___ سردار جوگاما نے کہا۔

"بس تو پھر آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ آپ وہی کریں جو میں نے آپ سے کہا ہے۔" کلاشی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اپنی طاقتیں بڑھانے کے لئے اپنے سارے قبیلے کی بھینٹ دینے کے لئے تیار ہوں۔ ان کے بھینٹ دینے سے میرا فائدہ ہی فائدہ ہے اور میں ہمیشہ اپنے فائدے کا ہی کام کرتا ہوں۔ مجھے متوگا کو طاقتور بنانے میں کچھ دن ضرور لگ جائیں گے۔ مگر ان چند دنوں میں میں عظیم طاقتوں کا مالک بن جاؤں گا۔"___ سردار جوگاما نے کہا۔

"تو اب میں جاؤں۔"___ کلاشی نے کہا۔

"ہاں جاؤ۔ میں آج سے بلکہ ابھی سے متوگا پر عمل

شروع کر دیتا ہوں۔ میں اسے یہیں بلا لوں گا۔ اس کے بعد وہ وہی کرے گا جس کا میں اسے حکم دوں گا۔"___ سردار جوگاما نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ آپ متوگا کو بلا لیں۔ میں جا رہی ہوں۔"___ کلاشی نے کہا اور پھر وہ دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گئی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

ٹارزن ارمیلا کی وجہ سے بے حد پریشان تھا۔ ارمیلا نے جیسے سچ مچ اس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

وہ ہر وقت ٹارزن کے ساتھ رہنے لگی تھی۔ ٹارزن جہاں بھی جاتا وہ اس کے ساتھ چل پڑتی۔ جیسے وہ ٹارزن کو ایک لمحے کے لئے بھی خود سے الگ نہ کرنا چاہتی ہو۔

البتہ رات کے وقت ٹارزن اسے جھونپڑی میں اکیلا چھوڑ کر منکو کے ساتھ باہر سونے کے لئے آجاتا تھا۔ جس پر ارمیلا کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا۔ لیکن دن ہوتے ہی وہ ٹارزن کے سر پر سوار ہو جاتی تھی اور ٹارزن کو سچ مچ اس سے جان چھڑانی مشکل ہو جاتی۔

ارمیلا نے ٹارزن سے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ وہ

اس سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ اور اس سے شادی کی بات سن کر ٹارزن بھڑک اٹھا تھا۔ اس نے ارمیلا کو سمجھانے کی لاکھ کوشش کی مگر ارمیلا نے جیسے اس سے شادی کرنے کی ضد سی پکڑ لی تھی۔ اور اس کی ضد کی وجہ سے ٹارزن نے اس سے دور دور رہنا شروع کر دیا تھا۔ اب تو اسے ارمیلا سے چڑ سی ہونے لگی تھی۔

منکو ٹارزن کے اس چڑچڑے پن پر بے حد ہنستا تھا۔ ٹارزن نے اسے ارمیلا کے خیالات کے بارے میں بتا دیا تھا۔ منکو کو بھی ارمیلا پسند تھی۔ وہ اس سے اور دوسرے جانوروں سے بے حد پیار کرتی تھی۔ وہ ان کی زبانیں تو نہیں جانتی تھی مگر اس کا جانوروں کی طرف لگاؤ دیکھ کر منکو کو بے حد خوشی محسوس ہوتی تھی۔ ویسے بھی ارمیلا پریوں کی شہزادی تھی اور وہ اتنی خوبصورت تھی کہ منکو بھی ٹارزن کو اس سے شادی کرنے کے لئے آمادہ کرتا رہتا تھا۔ مگر ٹارزن کو ارمیلا کی خوبصورتی اور اس کے پریوں کی شہزادی ہونے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ منکو جب بھی ارمیلا کے بارے میں بات کرتا ٹارزن اسے غصے سے ڈانٹ دیتا تھا اور اس کا

Uploaded By Muhammad Nadeem

غصہ دیکھ کر منکو وہیں دبک جاتا تھا۔

اس وقت ٹارزن وسطی جھیل کے کنارے پر بیٹھا تھا۔ اس کے قریب چھوٹی کنکریوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ وہ ایک ایک کنکری اٹھا کر جھیل میں پھینک رہا تھا۔ وہ بڑی مشکل سے ارمیلا سے جان چھڑا کر یہاں آیا تھا جو اسے بار بار شادی پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ منکو بھی ٹارزن کے ساتھ ہی آیا تھا۔ ٹارزن کا چہرہ شدید پریشانی اور الجھن سے بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس لئے منکو میں اس سے کوئی بھی بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

”اس سے تو یہی بہتر تھا کہ شیطانی طاقت تماشا مجھے ہلاک کر دیتا۔ کم از کم مجھے اس ارمیلا کا عذاب تو نہ بھگتنا پڑتا۔“ —— ٹارزن نے غصے سے جھیل میں کنکری پھینک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”آخر تم اس سے اتنی نفرت کیوں کرنے لگ گئے ہو۔“ —— منکو نے اسے بولتے دیکھ کر جلدی سے کہا۔

”نفرت۔ میں اس سے نہیں۔ اس کی باتوں سے کرتا ہوں۔ اسے میں یہاں لے کر نہیں آیا۔ وہ تو

ایسے میرے سر پر سوار ہو گئی ہے جیسے ساری دنیا میں شادی کرنے کے لئے میں ایک اکیلا ہی انسان رہ گیا ہوں۔“ —— ٹارزن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”وہ تمہیں پسند کرتی ہے۔“ —— منکو نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

”کیوں پسند کرتی ہے۔ جب میں اسے پسند نہیں کرتا تو وہ کیوں کرتی ہے۔“ —— ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تمہیں دیکھ کر شاید اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔“ منکو نے کہا۔

”لگتا تو ایسا ہی ہے۔“ —— ٹارزن نے کہا۔

”ایک بات پوچھوں۔“ —— منکو نے کہا۔

”کیا۔“ —— ٹارزن نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

”کیا ارمیلا بدصورت ہے۔“ —— منکو نے کہا۔

”بدصورت۔ میں نے کب کہا ہے کہ وہ بدصورت ہے۔“ —— ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

”اس کا رنگ کالا ہے۔“ —— منکو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"نہیں۔"___ ٹارزن نے انکار میں سر ہلا کر کہا۔

"اس کے ہاتھ پاؤں، آنکھیں، کان، ناک سب کچھ ہیں۔"___ منکو نے اسی انداز میں کہا۔

"ہاں بالکل۔ مگر تم یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو۔"___ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا جیسے وہ منکو کی باتیں سمجھ نہ پا رہا ہو۔

"بتاتا ہوں۔ صرف ایک بات اور بتا دو۔ کیا ارمیلا سے تم سچ مچ نفرت کرتے ہو۔"___ منکو نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ مجھے اس سے نہیں اس کی باتوں سے کوفت ہوتی ہے اور اس کوفت کو تم نفرت کا نام نہیں دے سکتے۔"___ ٹارزن نے کہا۔

"تو پھر تمہیں اس سے شادی کر لینے میں کس بات کا اعتراض ہے۔"___ منکو نے گھما پھرا کر بات واپس شادی کی طرف لاتے ہوئے کہا۔

"بس میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔"___ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

"ابھی نہیں تو کبھی تو شادی کرو گے ہی نا۔ جو کام

کل ہونا ہے اگر وہ آج ہی ہو جائے تو اس میں کیا برا ہے۔"___ منکو نے کہا۔

"کیا تم یہاں ارمیلا کی وکالت کرنے کے لئے آئے ہو۔"___ ٹارزن نے اسے گھور کر کہا۔

"نہیں۔ میں اس کی کوئی وکالت نہیں کر رہا۔ میں تو بس یہ جانتا ہوں کہ ارمیلا بے انتہا خوبصورت ہے۔ تمہاری طرح وہ ہم سب جانوروں سے بھی بے حد پیار کرتی ہے۔ ہم سب کا وہ بے حد خیال رکھتی ہے اور اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ہنس مکھ ہے۔ جانوروں کے ساتھ یوں ہنستی کھیلتی رہتی ہے جیسے وہ برسوں سے یہاں رہ رہی ہو۔ اور سب سے مانوس ہو۔ تم اس جنگل کے بادشاہ ہو۔ میری ہی نہیں اس جنگل کے تمام جانوروں کی بھی یہی خواہش ہے کہ ہماری جو ملکہ ہو وہ بھی تمہاری طرح بہادر، جانوروں سے محبت کرنے والی اور ہنس مکھ ہو۔ اور ارمیلا میں یہ تمام خوبیاں موجود ہیں۔"___ منکو نے کہا۔

"تو تم اسے ملکہ بنانے کا خواب دیکھ رہے ہو۔" ٹارزن نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"صرف میں ہی نہیں سارا جنگل یہ خواب دیکھ رہا ہے۔"——منکو نے مسکرا کر کہا۔

"سارا جنگل۔ کیا مطلب۔ کیا یہ بات سب کو معلوم ہے۔"——ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ سبھی ارمیلا کو بے حد پسند کرتے ہیں۔ بلکہ جنگل کے جانوروں نے تو ارمیلا کو دل سے اپنی ملکہ تسلیم بھی کر لیا ہے۔ وہ سب تمہاری طرح اس کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ سب کے سب تمہاری اس سے شادی کرانا چاہتے ہیں۔"——منکو نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹارزن اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"اور ان سب تک یہ ساری باتیں یقیناً تم نے ہی پہنچائی ہوں گی۔"——ٹارزن نے غرا کر کہا۔

"غغ۔ غغ۔ غلطی ہو گئی سردار۔"——منکو نے سہم جانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"منکو کے بچے۔ میں تمہارا سر توڑ دوں گا۔" ٹارزن نے غرا کر کہا۔ اس نے جھپٹ کر منکو کو پکڑنا چاہا مگر منکو بھلا اس کے ہاتھ کہاں آنے والا تھا۔ اس نے فوراً

چھلانگ لگائی اور چٹان کے دوسری طرف چلا گیا۔

"جب میرے بچے ہوں گے تو ان کے سر توڑنا۔ میں تو خود ابھی بچہ ہوں۔"——منکو نے دوسری طرف بھاگتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا۔ وہ اٹھا ہی تھا کہ اسے ایک طرف سے ارمیلا آتی دکھائی دی۔ ارمیلا کو دیکھ کر ٹارزن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"لو آ گئی ہیں ملکہ عالیہ۔ ٹارزن بڑبڑایا۔ ارمیلا قدم بڑھاتی ہوئی اس کے نزدیک آ گئی۔ اس کے ہونٹوں پر بڑی پیاری سی مسکراہٹ تھی۔

"تم یہاں ہو۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم کاچار قبیلے میں کسی آکو بابا سے ملنے جا رہے ہو۔"——ارمیلا نے کہا اور ٹارزن اس کی شکل دیکھنے لگا۔ وہ واقعی ارمیلا کو یہی کہہ کر آیا تھا کہ اسے کاچار قبیلے میں جانا ہے۔ وہاں ایک نیک بزرگ آکو بابا رہتے ہیں۔ ان سے وہ کسی ضروری کام سے ملنے جانا چاہتا ہے۔ کاچار قبیلہ دور تھا اور وہ ارمیلا کو وہاں نہیں لے جا سکتا تھا اس لئے وہ اسے جھونپڑی میں ہی چھوڑ آیا تھا۔ لیکن

Uploaded By Muhammad Nadeem

ارمیلا کو نہ جانے اب کیسے پتہ چل گیا تھا کہ ٹارزن کاچار قبیلے کی طرف نہیں گیا بلکہ وسطی جھیل کے کنارے پر موجود ہے۔

''وہ ایک طوطے نے مجھے بتایا تھا کہ آکو بابا کسی کام کے سلسلے میں کہیں گئے ہوئے ہیں۔ ان کی واپسی کا کوئی وقت نہیں ہے۔ میں نے طوطے کو وہیں بھیج دیا ہے تاکہ جب آکو بابا آئیں تو پھر میں ان کے پاس چلا جاؤں گا'' ـــــ ٹارزن نے بات بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ ٹھیک ہے'' ـــــ ارمیلا نے کہا اور ٹارزن کے پاس آ کر چٹان پر بیٹھ گئی۔

منکو دور سے دوسری چٹان پر ان دونوں کی طرف دیکھ کر شرارت بھرے انداز میں مسکرا رہا تھا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں ہوں'' ٹارزن نے اس سے پوچھا۔

''ایک جانور سے ہی پتہ چلا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ اس نے تمہیں وسطی جھیل کے کنارے پر بیٹھا دیکھا ہے'' ارمیلا نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ جانور بھی اب میرا کوئی راز راز نہیں

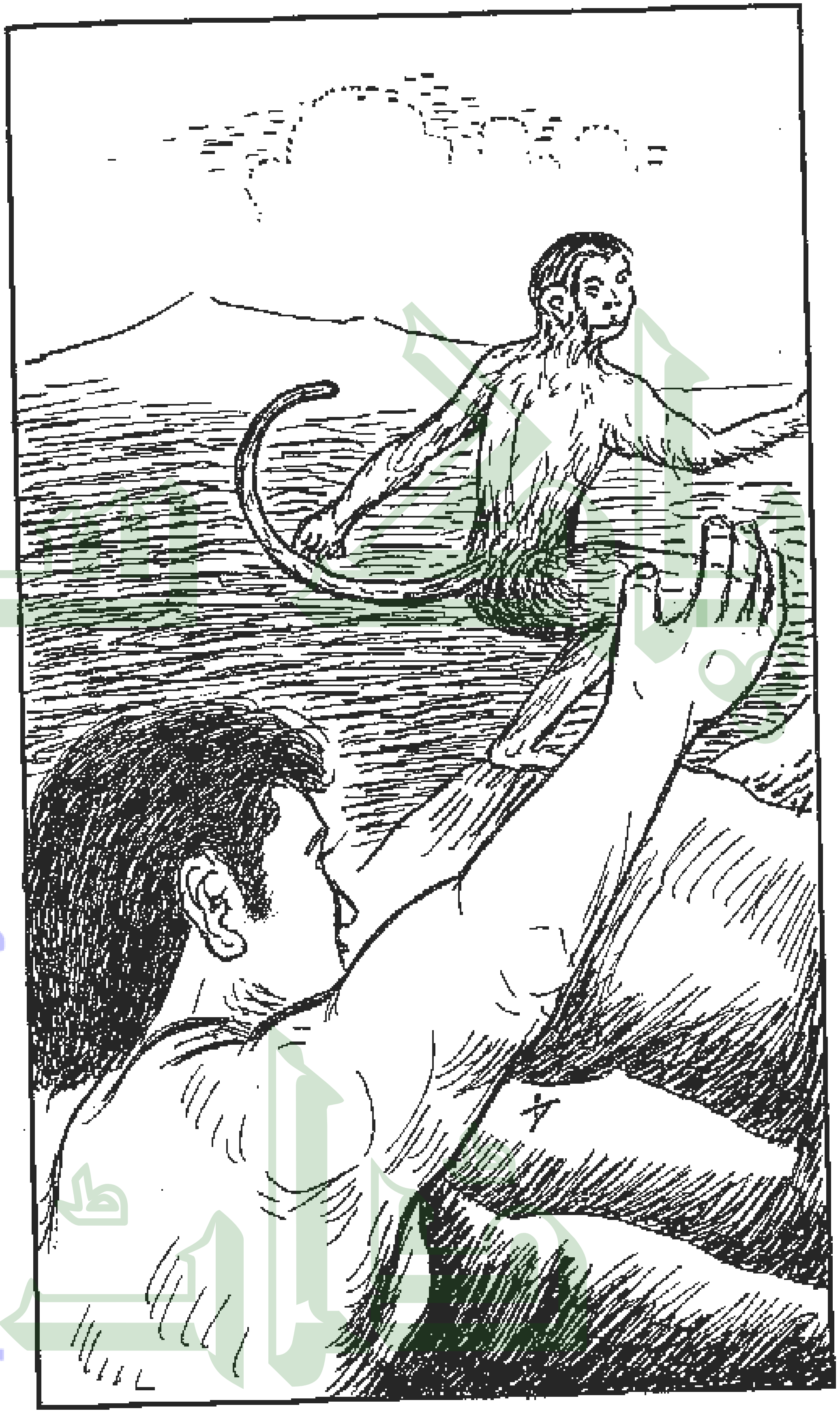

Uploaded By Muhammad Nadeem

رہنے دیتے۔'' ـــــ ٹارزن نے بڑبڑا کر کہا۔

''تم نے مجھ سے کچھ کہا ہے۔'' ـــــ ارمیلا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ میں نے کچھ نہیں کہا۔'' ـــــ ٹارزن نے سر جھٹک کر کہا۔

''اچھا۔ پھر کیا سوچا ہے تم نے۔'' ـــــ ارمیلا نے کہا۔

''کس بارے میں۔'' ـــــ ٹارزن نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹارزن۔ میں نے تمہارے لئے اپنا ملک اپنے بہن بھائی اور اپنا سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ تم مجھے پسند آ گئے ہو۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ میری تم سے شادی ہو جائے تاکہ ساری زندگی میں یہاں تمہارے ساتھ رہ سکوں۔'' ـــــ ارمیلا نے کہا۔

''آخر تم پر مجھ سے ہی شادی کرنے کا خبط کیوں سوار ہو گیا ہے۔ میں تم سے کئی بار کہہ چکا ہوں کہ میں شادی نہیں کر سکتا۔ میں ان جنگلوں کا بادشاہ ہوں۔ مجھ پر ان جنگلوں اور جانوروں کی بہت سی ذمہ داریاں

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہیں۔ اگر میں نے شادی کر لی تو میری توجہ ان جانوروں اور جنگل سے ہٹ جائے گی۔ جو میں نہیں چاہتا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ میں نے اپنی ساری زندگی ان جانوروں کے لئے وقف کر رکھی ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے صاف لفظوں میں اسے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جنگل اور جانوروں کی ذمہ داریاں ہم دونوں بھی تو مل کر پوری کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی ایک سے دو بھلے ہوتے ہیں۔ اتنے بڑے جنگل کی آدھی ذمہ داریاں تم سنبھال لینا آدھی میں سنبھال لوں گی۔ اس طرح ہم دونوں مل کر اور زیادہ توجہ سے ان کا خیال رکھ سکیں گے۔'' ـــــ ارمیلا نے کہا۔

''تم خوامخواہ ضد کر رہی ہو ارمیلا۔ ویسے بھی یہ مت بھولو کہ میں انسان ہوں اور تم پری زاد۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ پری زاد اگر لڑکیوں سے شادیاں کر سکتے ہیں تو کیا پریاں انسانوں سے شادیاں نہیں کر سکتیں۔'' ـــــ ارمیلا نے فوراً کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ میری تم سے ہی شادی ہو۔" ٹارزن نے کہا۔

"ہاں بہت ضروری ہے۔"ـــــ ارمیلا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کیوں ضروری ہے۔ اس دنیا میں اور بھی تو انسان ہیں۔ تم ان میں سے کسی سے شادی کر لو۔"ـــــ ٹارزن نے کہا۔

"میں صرف تمہیں پسند کرتی ہوں ٹارزن۔ ہم پری زادوں کا ایک اصول ہے کہ ہم جسے ایک بار پسند کر لیں شادی بھی اسی سے ہی کرتے ہیں۔ ورنہ ساری زندگی یونہی گزار دیتے ہیں۔"ـــــ ارمیلا نے سنجیدگی سے کہا۔

"یعنی اگر میں تم سے شادی نہیں کروں گا تو تم ساری عمر کنواری رہو گی۔"ـــــ ٹارزن نے کہا۔

"بالکل۔ بلکہ ہمارا ایک اور اصول بھی ہے جو بے حد سخت اور مضبوط ہوتا ہے۔"ـــــ ارمیلا نے کہا۔

"کون سا اصول۔"ـــــ ٹارزن نے پوچھا۔

"اگر کوئی پری کسی پری زاد یا انسان سے خود شادی

Uploaded By Muhammad Nadeem

کرنے کے لئے کہے تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ دس دن کے اندر اندر اس کی شادی ہو جائے۔ اگر دس دنوں کے اندر اندر شادی نہ ہوئی تو وہ پری خود بخود جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔"ـــــ ارمیلا نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔ ارمیلا کے چہرے پر بے حد سنجیدگی تھی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔"ـــــ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ کہ میں پچھلے سات دنوں سے تم سے کہہ رہی ہوں کہ تم مجھ سے شادی کر لو۔ مگر تم ٹال مٹول سے کام لے رہے ہو۔ میں اگلے تین روز تک مزید تم سے اسی طرح شادی کی درخواست کروں گی اور اگر تم انکار یا اسی طرح ٹال مٹول سے کام لیتے رہے تو پھر تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا میں خود بخود جل کر ہلاک ہو جاؤں گی۔"ـــــ ارمیلا نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں ایسا نہیں ہوگا" ٹارزن نے پریشان ہو کر کہا۔

"کسی کا انکار ہمارے لئے توہین ہوتا ہے ٹارزن اور

ہم سب کچھ برداشت کر سکتی ہیں مگر اپنی توہین برداشت کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ تم دیکھ لینا ایسا ہی ہو گا۔'' ـــــ ارمیلا نے کہا۔

''تم یہ سب کہہ کر مجھے پریشان کر رہی ہو ارمیلا۔'' ٹارزن نے کہا۔

''تو پھر مان جاؤ۔ مجھ سے شادی کر کے تم نقصان میں نہیں رہو گے۔ میں پری بھی ہوں اور جادوگرنی بھی۔ تمہارے جنگلوں اور ان جنگلی جانوروں کے لئے بہت کچھ کر سکتی ہوں۔'' ـــــ ارمیلا نے کہا۔

''مثلاً کیا کر سکتی ہو تم ان کے لئے۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''یہ میں تمہیں ابھی نہیں بتاؤں گی۔ جب تمہاری اور میری شادی ہو جائے گی تو پھر میں تمہیں سب کچھ عملی طور پر کر کے دکھاؤں گی۔ البتہ تمہیں میں اتنا بتا دیتی ہوں کہ اس جنگل کا کوئی جانور کبھی بیمار نہیں ہو گا۔ دوسرے علاقوں کے لوگ چھپ کر یہاں آ کر ان جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ وہ یہاں کسی جانور کا شکار نہیں کر سکیں گے اور ان جنگلوں کے تمام جانور بے حد

Uploaded By Muhammad Nadeem

صحت مند ہو جائیں گے۔'' ـــــ ارمیلا نے کہا

''اور یہ سب تم جادو کے زور سے کرو گی۔'' ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔'' ـــــ ارمیلا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''مگر میں جادو پسند نہیں کرتا۔ جادوگر اور جادوگرنیاں شیطانی عمل کرتے ہیں اور میں کسی شیطانی عمل کرنے والے کا ساتھ نہیں دیتا۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ تمہارے کہنے پر میں جادو بھی ترک کر دوں گی۔'' ـــــ ارمیلا نے فوراً کہا اور ٹارزن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اس کا مطلب ہے تم مجھ سے شادی کئے بغیر نہیں مانو گی۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''نہیں۔ بالکل بھی نہیں۔ یا تو میری تم سے شادی ہو گی یا پھر اب مجھے جل کر ہلاک ہی ہونا پڑے گا۔ میں وہی کروں گی جو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔'' ـــــ ارمیلا نے کہا۔

''کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔'' ـــــ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’ہاں بالکل۔‘‘ ——— ارمیلا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

’’میری اور تمہاری شادی پر تمہارے ماں باپ یا پرستان والوں کو اگر کوئی اعتراض ہوا تو۔‘‘ ——— ٹارزن نے پریشانی سے کہا۔

’’میں انہیں چھوڑ چکی ہوں۔ میں پریوں کی شہزادی ہوں۔ مجھے یہ اختیار حاصل ہے کہ میں کبھی بھی اور کسی سے بھی شادی کر سکتی ہوں۔‘‘ ——— ارمیلا نے کہا۔

’’اچھا ٹھیک ہے۔ تم مجھے بس آج کا دن اور دے دو۔ میں کل صبح تمہیں بتا دوں گا کہ میں تم سے شادی کر سکتا ہوں یا نہیں۔‘‘ ——— ٹارزن نے اس سے جان چھڑانے کے لئے کہا۔

’’کل کیوں۔ آج کیوں نہیں۔‘‘ ——— ارمیلا نے کہا۔

’’میں نے تمہیں جس آکو بابا کے بارے میں بتایا ہے۔ وہ واقعی میرے بزرگ ہیں۔ میں کوئی بھی کام ان کی اجازت اور ان کے مشورے کے بغیر نہیں کرتا۔ میں انہیں جا کر تمہارے بارے میں بتاؤں گا۔ اگر انہوں نے حامی بھر لی تو پھر مجھے تم سے شادی کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔‘‘ ——— ٹارزن نے کہا۔

’’اور اگر انہوں نے انکار کر دیا تو۔‘‘ ——— ارمیلا نے کہا۔

’’تب پھر تمہیں جل کر ہلاک ہونا ہی پڑے گا۔ پھر بھلا میں کیا کر سکتا ہوں۔‘‘ ——— ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

’’اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اگر میرے نصیب میں ہلاک ہونا ہی لکھا ہے تو پھر میں اور کر بھی کیا سکتی ہوں۔‘‘ ارمیلا نے مایوسی سے کہا۔

’’مایوس مت ہو۔ مجھے یقین ہے آکو بابا مجھے تم سے شادی کرنے سے منع نہیں کریں گے۔‘‘ ——— ٹارزن نے کہا۔

’’اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔‘‘ ——— ارمیلا نے یکلخت مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ اب تم جاؤ اور جا کر جھونپڑی میں آرام کرو۔ میں آج لازماً آکو بابا سے ملنے جاؤں گا۔‘‘ ٹارزن نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ میں تمہارا انتظار کروں گی۔‘‘ ——— ارمیلا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن

Uploaded By Muhammad Nadeem

اس سے کچھ کہتا وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔ اسے اس طرح غائب ہوتے دیکھ کر ٹارزن کا ایک بار پھر منہ بن گیا۔ اس نے ارمیلا کو بتایا بھی تھا کہ وہ جادو پسند نہیں کرتا۔ اس کے باوجود ارمیلا جادو سے وہاں سے غائب ہو گئی تھی۔

''تو آخر کار تم نے اس سے شادی کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا''۔۔۔۔۔ اچانک منکو کی آواز سن کر ٹارزن چونک پڑا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو منکو ساتھ والی چٹان پر بیٹھا مسکرا رہا تھا جو نہ جانے ان کی باتوں کے دوران کب وہاں آ گیا تھا۔

''تو تم یہاں چھپ کر ہماری باتیں سن رہے تھے''۔ ٹارزن نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''چھپ کر تو نہیں۔ میں تو تمہارے سامنے ہی بیٹھا تھا۔ تم باتوں میں ایسے مگن تھے کہ تمہاری مجھ پر نظر ہی نہیں پڑی تو میں کیا کہہ سکتا ہوں''۔۔۔۔۔ منکو نے کہا اور ٹارزن اس کی طرف سرک آیا۔

''تم نے ارمیلا کی باتیں سن ہی لی ہیں۔ اگر میں نے اس سے شادی نہیں کی تو وہ جل کر ہلاک ہو

Uploaded By Muhammad Nadeem

جائے گی۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اور کچھ نہیں تو اسے مرنے سے ہی بچا لوں۔"______ٹارزن نے کہا۔

"بہت اچھا فیصلہ کیا ہے سردار تم نے۔ میں بہت خوش ہوں۔ تمہارے اس فیصلے سے جنگل کے دوسرے جانور بھی بے حد خوش ہوں گے۔"______منکو نے کہا۔

"ارے ارے۔ ابھی یہ بات کسی اور کو نہ بتانا۔ میں اس کے لئے واقعی پہلے آکو بابا سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ اجازت دیں گے تب ہی میں ارمیلا سے شادی کروں گا ورنہ نہیں۔"______ٹارزن نے کہا۔

"لیکن آکو بابا تو یہاں ہیں نہیں۔ تم مشورہ کس سے کرو گے۔"______منکو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آکو بابا تو اپنے بڑے بھائی کے پاس پہاڑیوں پر گئے ہوئے ہیں۔"______ٹارزن نے چونک کر کہا جیسے یہ بات اچانک اسے یاد آ گئی ہو۔ اسے فوراً یہ بھی یاد آ گیا تھا کہ جوگاما سردار کے بارے میں بتانے کے لئے اس نے مکاٹو طوطے کو بھی ان کے پاس بھیجا تھا مگر اب تک نہ مکاٹو طوطا واپس آیا تھا

Uploaded By Muhammad Nadeem

اور نہ ہی آکو بابا خود واپس آئے تھے۔

"مکاٹو طوطا بھی واپس نہیں آیا ہے اب تک۔"منکو نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ مکاٹو طوطے نے واقعی کافی دن لگا دیئے ہیں۔ اسے اب تک آ جانا چاہیے تھا۔"______ٹارزن نے کہا۔

"ہو سکتا ہے آکو بابا نے اسے کسی کام کے لئے اپنے پاس روک لیا ہو۔"______منکو نے کہا۔

"تب تو مسئلہ ہو جائے گا۔ میں نے تو ارمیلا سے کہا ہے کہ میں صبح اسے لازماً بتا دوں گا کہ میں اس سے شادی کر سکتا ہوں یا نہیں۔"______ٹارزن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"آکو بابا کا تو کچھ پتہ نہیں وہ کب لوٹیں۔ اب جو بھی فیصلہ ہے تمہیں خود ہی کرنا پڑے گا۔"______منکو نے کہا۔

"ایسا ہی لگ رہا ہے۔ آکو بابا ہوتے تو زیادہ بہتر تھا۔ مگر اب میری مجبوری ہے۔ مجھے ارمیلا کو کوئی نہ کوئی جواب تو دینا ہی پڑے گا۔"______ٹارزن نے پریشانی

سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے یقین ہے کہ اس بار تمہارا جواب انکار میں نہیں ہوگا۔"____ منکو نے مسکرا کر کہا۔ ٹارزن نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ سر جھکا کر گہری سوچ میں کھو گیا تھا۔ جیسے سوچ رہا ہو کہ وہ ارمیلا کو کیا جواب دے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

تیز گونج کی آواز سن کر سردار جوگاما بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے اپنے سامنے ایک سایہ سا لہراتا دکھائی دیا۔ وہ اس وقت اپنی جھونپڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔

"متوگا۔"____ سائے کو دیکھ کر سردار جوگاما نے کہا۔

"ہاں آقا۔ میں ہی ہوں۔"____ سائے کی آواز سنائی دی۔

"سامنے آجاؤ۔"____ سردار جوگاما نے کہا۔ اسی لمحے سائے میں روشنی سی چمکی اور دوسرے لمحے سردار جوگاما کے سامنے ایک اور سردار جوگاما نمودار ہو گیا۔ اس کے بھی چار ہاتھ تھے، دو چہرے ، اس کا قد کاٹھ اور اس

کے سر میں کوئی فرق نہیں تھا۔ یہاں تک کہ اس کا لباس بھی سردار جوگاما جیسا ہی تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے سردار جوگاما کے سامنے اس کا اپنا ہی عکس آ گیا ہو۔

"اوہ۔ تمہارا رنگ روپ، تمہاری جسامت اور تمہارا وجود بالکل میرے جیسا ہی ہے۔"____سردار جوگاما نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں آپ ہی کا عکس ہوں آقا۔ آپ نے ہی مجھے اس قدر طاقتیں دی ہیں کہ میں مجسم حالت میں آپ کے سامنے آسکوں۔"____متوگا نے کہا اور اس کی بات سن کر سردار جوگاما کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"کیا تم نے قبیلے کے تمام وحشیوں کو ہلاک کر کے ان کا خون پی لیا ہے۔"____سردار جوگاما نے پوچھا۔

"ہاں آقا۔ مجھے طاقتور بننے اور مجسم ہونے کے لئے سات سو انسانوں کا خون پینا تھا۔ میں نے ہر روز کے حساب سے سو سو انسانوں کو ہلاک کر کے ان کا خون پیا تھا۔ آج ساتواں دن ہے اور میں نے سات سو انسانوں کا خون پی کر ساری طاقت اور توانائی حاصل کر لی ہے۔ اسی لئے تو میں مکمل طور پر آپ کے سامنے

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوں۔"____متوگا نے کہا۔

"اب باقی کتنے افراد زندہ ہیں۔"____سردار جوگاما نے سر ہلا کر کہا۔

"تیس چالیس وحشی زندہ ہیں۔ سب ڈرے ہوئے ہیں۔ وہ یہی سمجھ رہے ہیں کہ انہیں ہلاک کر کے ان کا خون آپ ہی پی رہے ہیں۔"____متوگا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تیس چالیس وحشی بھی بہت ہیں۔ اب میں تمہارے ذریعے ایک تو کیا سینکڑوں قبیلوں پر قبضہ کر سکتا ہوں۔ یہاں ہزاروں وحشیوں کو لا کر انہیں اپنا غلام بنا سکتا ہوں۔"____سردار جوگاما نے کہا۔

"ہاں آقا۔ آپ حکم دیں تو میں یہاں ابھی کچھ ہی دیر میں دوسرے قبیلوں کے وحشیوں کو اٹھا کر لا سکتا ہوں۔ وہ آپ کا حکم بھی مانیں گے اور آپ کے سامنے سر بھی جھکائیں گے۔"____متوگا نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی نہیں۔ میں نے تمہیں جس مقصد کے لئے اس قدر طاقتور بنایا ہے۔ سب سے پہلے میں اپنا وہ کام پورا کروں گا۔ اس کے بعد ہی میں یہاں

دوسرے قبیلے کے وحشیوں کو بلا کر اپنا غلام بناؤں گا۔ تم بے پناہ طاقتوں کے مالک بن چکے ہو متوگا یہ بتاؤ۔ کیا تم ٹارزن کے جنگلوں میں بھی جھانک کر دیکھ سکتے ہو۔" سردار جوگاما نے کہا۔

"بالکل آقا۔ میں یہاں کھڑے کھڑے ٹارزن کے جنگلوں میں دیکھ سکتا ہوں۔"۔۔۔ متوگا نے کہا۔

"بہت خوب۔ تو پھر مجھے سب سے پہلے یہ بتاؤ کہ ان جنگلوں میں ٹارزن اور ارمیلا کہاں ہیں اور وہ دونوں کیا کر رہے ہیں۔"۔۔۔ سردار جوگاما نے خوش ہو کر کہا۔

"جو حکم آقا۔"۔۔۔ متوگا نے کہا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحے وہ اسی طرح آنکھیں بند کئے کھڑا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ سردار جوگاما اسی کی طرف متوجہ تھا۔

"کچھ معلوم ہوا۔"۔۔۔ سردار جوگاما نے اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر کہا۔

"ہاں آقا۔ ارمیلا ایک خوبصورت لڑکی کے روپ میں گھاس پھونس کی بنی ہوئی ایک جھونپڑی میں موجود

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے اور ٹارزن جنگل کے جانوروں کے ساتھ اپنی شادی کے لئے جنگل کی سجاوٹ کر رہا ہے۔"۔۔۔ متوگا نے کہا اور اس کی بات سن کر سردار جوگاما ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"شادی۔ تو کیا وہ ارمیلا سے شادی کرنے کے لئے مان گیا ہے۔"۔۔۔ سردار جوگاما نے غرا کر کہا۔

"ہاں آقا۔ ارمیلا نے ٹارزن کو مکمل طور پر اپنی عیاری کے جال میں جکڑ لیا ہے۔ ٹارزن اور جنگل کے جانوروں کو احمق بنانے کے لئے وہ پرستان کی پریوں کی شہزادی بنی ہوئی ہے۔ اس نے ٹارزن کو اپنے جال میں پھنساتے ہوئے کہا تھا کہ اگر ٹارزن نے دس دنوں تک اس سے شادی نہیں کی تو وہ جل کر راکھ ہو جائے گی۔ ٹارزن ایک رحمدل انسان ہے وہ بھلا یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ کوئی بے گناہ اس کی وجہ سے ہلاک ہو جائے۔ اس نے اسی ڈر سے ارمیلا سے شادی کرنے کی حامی بھری ہے۔ ارمیلا نے بڑی چالاکی سے جنگل کے جانوروں کو بھی اپنے اعتماد میں لے لیا ہے۔ وہ جنگل کے جانوروں سے بے حد پیار کرتی ہے اور

ان کے ہر دکھ درد کا خیال رکھتی ہے۔ اس لئے جانور اس سے بے حد خوش ہیں۔ اور انہیں اس بات کی بھی خوشی ہے کہ ان کے سردار نے ارمیلا کو اپنی ملکہ بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ بڑے جوش و خروش سے اپنے سردار اور ارمیلا کی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔" متوگا نے بتایا۔

"کب شادی ہے ان کی۔"۔۔۔سردار جوگاما نے متوگا کی بات سن کر غصے اور نفرت سے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آج شام کو۔"۔۔۔متوگا نے کہا اور سردار جوگاما کا چہرہ بگڑ گیا۔

"آج شام ارمیلا کی شادی ٹارزن سے ضرور ہو گی متوگا۔ آج کی شادی نہ صرف ارمیلا کو ہمیشہ یاد رہے گی بلکہ ٹارزن کے جنگل کے جانور بھی اس شادی کو کبھی نہیں بھول سکیں گے۔ ان کے لئے یہ شادی ایک یادگار بن جائے گی۔ ایسی یادگار جس کا خوف ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان پر طاری رہے گا۔"۔۔۔سردار جوگاما نے زہریلے انداز میں کہا۔

"آپ حکم دیں آقا۔ میں ارمیلا کو ابھی اور اسی وقت جا کر ختم کر سکتا ہوں اور ٹارزن کو بھی اٹھا کر یہاں لا کر آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں۔"۔۔۔متوگا نے کہا۔

"ابھی نہیں متوگا۔ ابھی نہیں۔ ابھی تو ان کی شادی ہونی ہے۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں ارمیلا کی شادی یادگار بنانا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد ہوگا تو وہی جو میں چاہتا ہوں۔"۔۔۔سردار جوگاما نے کہا۔

"جو حکم آقا۔ میں آپ کا غلام ہوں۔ آپ جو کہیں گے میں وہی کروں گا۔"۔۔۔متوگا نے سر جھکا کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں متوگا۔ جو میں چاہوں گا تم وہی کرو گے۔ تم میرے جسم کا ہی ایک حصہ ہو جسے میں نے خود سے الگ کر کے ایک نیا جسم اور نئی طاقت دی ہے۔ تم میرے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ تم مجھے اس غدار ارمیلا کی طرح دھوکہ نہیں دے سکتے۔ نہ ہی تم کوئی کام اپنی مرضی سے کر سکتے ہو۔ اگر تم نے ایسا کچھ کیا تو تم اسی وقت بلکہ اسی لمحے ہمیشہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاؤ گے۔"۔۔۔۔۔سردار جوگاما نے کہا۔

"بالکل آقا۔ میں یہ سب جانتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں بھول کر بھی آپ کو دھوکہ دینے اور آپ سے غداری کرنے کا خیال تک اپنے ذہن میں نہیں لاؤں گا۔"۔۔۔۔۔اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم ٹارزن کے جنگلوں میں جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"۔۔۔۔۔سردار جوگاما نے کہا تو متوگا نے اس کے سامنے سر جھکا دیا۔

"حکم دیں آقا۔ میں آپ کے حکم کا منتظر ہوں۔" متوگا نے کہا اور سردار جوگاما اسے بتانے لگا کہ اسے ٹارزن کے جنگلوں میں جا کر کیا کرنا ہے۔

"میں سمجھ گیا آقا۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا۔"۔۔۔۔۔متوگا نے کہا۔

"ایک بات کا خیال رکھنا متوگا۔ ٹارزن کے جنگلوں میں جا کر تم اس وقت تک کچھ نہیں کرو گے جب تک ٹارزن اور ارمیلا ایک ساتھ نہیں بیٹھ جاتے۔ تم وہاں جس روپ میں مرضی جاؤ مگر تمہارے بارے میں ارمیلا

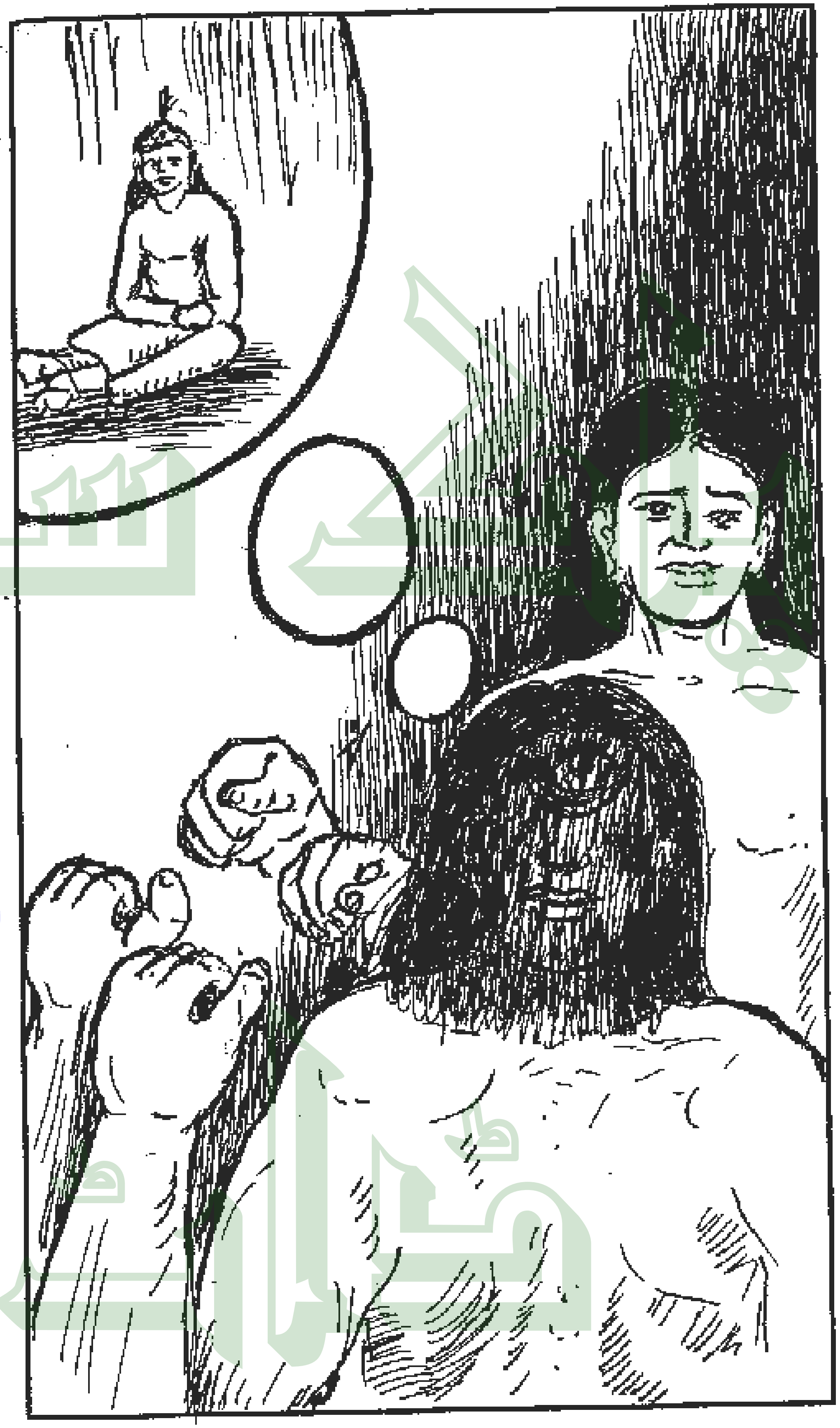

Uploaded By Muhammad Nadeem

کو پتہ نہیں چلنا چاہیے۔ اگر اسے وہاں تمہاری آمد کا پتہ چل گیا تو وہ وہاں ایک لمحے کے لئے بھی نہیں رکے گی اور بھاگ جائے گی۔ میں اسے وہاں سے بھاگنے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا۔''۔۔۔۔ سردار جوگاما نے کہا۔

''اسے میرے بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں چلے گا آقا۔ اور میں اسے بھاگنے نہیں دوں گا۔''۔۔۔۔ متوگا نے کہا۔

''پھر بھی شادی ہونے تک تم اسے اپنی کوئی خبر نہیں ہونے دو گے۔ سمجھے تم۔''۔۔۔۔ سردار جوگاما نے غرا کر کہا۔

''جو حکم آقا۔''۔۔۔۔ متوگا نے سر جھکا کر کہا۔

''اب تم جاؤ۔''۔۔۔۔ سردار جوگاما نے کہا اور متوگا نے اثبات میں سر ہلایا اور اچانک وہاں سے غائب ہو گیا۔

''ہونہہ۔ ارمیلا تم نے مجھ سے غداری کر کے بہت برا کیا تھا۔ میں تمہاری اس غداری کی تمہیں اس قدر بھیانک سزائیں دوں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر

Uploaded By Muhammad Nadeem

سکتی۔ اگر تم یہ سمجھتی ہو کہ تم ٹارزن کو مجھ سے بچا لو گی تو یہ تمہاری بھول ہے۔ ٹارزن کو ہر صورت ہلاک ہونا پڑے گا۔ اب تم تو کیا اسے ہلاک ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی۔ میں اسے اسی طریقے سے ہلاک کروں گا جیسا تماشا چاہتا تھا۔ تمہاری وجہ سے ہی ٹارزن تماشا کو فنا کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔ اگر تم ٹارزن کی مدد نہ کرتیں تو ٹارزن تماشا کو کبھی فنا نہیں کر سکتا تھا۔ تم نے تماشا کو فنا کر کے مجھے بہت اذیت دی ہے ارمیلا۔ میں تمہیں تماشا کو فنا کرنے اور غداری کے جرم میں اس قدر بھیانک اور خوفناک سزائیں دوں گا کہ ان بھیانک اور خوفناک سزاؤں سے بچنا تمہارے لئے ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن۔''۔۔۔۔ سردار جوگاما نے غراتے ہوئے کہا اور دوبارہ اپنے مخصوص تخت پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر سفاکی اور درندگی چھائی ہوئی تھی۔ جس سے وہ اور زیادہ بھیانک اور خوفناک ہو گیا تھا۔

منکو اور جنگل کے سارے جانور بے حد خوش تھے۔ ٹارزن نے آخرکار ان کی بات مان ہی لی تھی۔ اس نے ارمیلا سے شادی کرنے کی حامی بھر لی تھی۔ ٹارزن نے یہ بات ارمیلا کو بھی بتا دی تھی۔ اس کا فیصلہ سن کر ارمیلا بھی بے حد خوش ہوئی تھی۔

ٹارزن کے کہنے پر فی الحال ارمیلا اس کی جھونپڑی میں ہی رکی ہوئی تھی جبکہ ٹارزن جنگل کے جانوروں کے ساتھ اپنی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہو گیا تھا۔ اس نے آج شام کو ہی شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

ٹارزن کی شادی کی خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر

طرف پھیل گئی تھی۔ ٹارزن نے اپنی شادی پر جنگل کے تمام قبیلے والوں کو بھی بلا لیا تھا۔ قبیلے والوں کو بھی ٹارزن کی شادی کا سن کر بے حد خوشی ہوئی تھی اور انہوں نے ٹارزن سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کی شادی میں بھرپور انداز میں نہ صرف شرکت کریں گے بلکہ خوشیاں بھی منائیں گے۔

ٹارزن نے ارمیلا کو دلہن بنانے کا کام قریب رہنے والے ایک قبیلے تالار کے سپرد کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ تالار قبیلے کی لڑکیاں ارمیلا کو اپنے ساتھ لے جائیں گی اور اسے دلہن بنائیں گی جو اس کام میں بے پناہ مہارت رکھتی تھیں۔ ٹارزن نے تالار قبیلے کو ارمیلا کے لئے مخصوص کر دیا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ ارمیلا دلہن کے روپ میں تالار قبیلے میں رہے گی اور وہ اپنی بارات جو وحشیوں اور جانوروں پر مشتمل ہو گی اس قبیلے میں لے جائے گا اور وہیں اس کی ارمیلا سے شادی ہو گی۔ پھر وہ ارمیلا کو اپنی دلہن بنا کر اپنے ساتھ لے آئے گا۔ جانوروں میں ٹارزن کی شادی کے لئے بے حد جوش و خروش نظر آرہا تھا۔ جانور تالار قبیلے

Uploaded By Muhammad Nadeem
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

والے راستوں کو صاف کر کے انہیں پھول پتیوں سے سجا رہے تھے۔ ٹارزن کی جھونپڑی بھی بڑے خوبصورت انداز میں سجائی جا رہی تھی۔ جبکہ قبیلے والے ان تمام راستوں پر موجود درختوں پر مشعلیں لگا رہے تھے تاکہ وہ تالار قبیلے کی طرف جانے والے راستوں کو روشن کر سکیں۔ سارے کے سارے جنگل میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔ سارے جانور اپنے اپنے طور پر ٹارزن کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ ٹارزن سے اجازت لے کر بہت سے جانور تالار قبیلے میں بھی چلے گئے تھے تاکہ وہ اس قبیلے کو بھی پھولوں سے سجا سکیں۔

ٹارزن ان کا جوش دیکھ کر بے حد خوش ہو رہا تھا۔ جنگل کے بہت سے راستے خوبصورت اور رنگ برنگے پھولوں سے سج گئے تھے۔ منکو اور اس کے ساتھی بندروں نے تو ٹارزن کی جھونپڑی سے لے کر تالار قبیلے تک زمین پر پھولوں کی پتیاں بچھانی شروع کر دی تھیں۔ بہت سے بندر اور جانور دور دور سے جا کر گلاب کے پھول لا رہے تھے۔ جن کی پتیوں کو منکو اور اس کے ساتھی زمین پر بچھاتے جا رہے تھے۔ سارا

جنگل ان پھولوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ منکو نے تو ایک طرف گلاب کے پھولوں کی پتیوں کا ڈھیر بھی لگانا شروع کر دیا تھا۔ ٹارزن کے پوچھنے پر منکو نے بتایا کہ جب بارات روانہ ہو گی تو سارے راستے درختوں پر موجود بندر ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرتے رہیں گے۔ اسی طرح جب ٹارزن اپنی دلہن کو لے کر واپس آئے گا تو تب بھی اوپر سے ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور ہوتی رہیں گی۔ وہ ٹارزن کی شادی یادگار شادی کے طور پر منانا چاہتا تھا۔ جنگل کے جانور اور پرندے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کر رہے تھے۔ درختوں پر موجود پرندوں نے تو ابھی سے اپنی خوبصورت آوازوں میں لہک لہک کر گیت گانے شروع کر دیئے تھے۔

پھر تالار قبیلے کے وحشی اور ان کی لڑکیاں ارمیلا کو دلہن بنانے کے لئے اپنے ساتھ اپنے قبیلے میں لے گئیں۔ جنگل کو اس قدر خوبصورت انداز میں سجتا دیکھ کر ارمیلا بھی بے حد خوش ہو رہی تھی۔

ٹارزن نے جانوروں اور وحشیوں کا ہاتھ بٹانے کی

Uploaded By Muhammad Nadeem

کوشش کی تھی مگر منکو نے اسے سختی سے کوئی بھی کام کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ دولہا ہے اور دولہا خود اپنی شادی کی تیاری کا کوئی کام نہیں کرتا۔ وہ آرام سے ایک جگہ بیٹھ جائے۔ آج اس کی شادی ہے۔ اس لئے نہ وہ آج کوئی کام کرے گا اور نہ ہی سردار بن کر ان میں سے کسی پر کوئی حکم دے گا۔ اس کی بات سن کر ٹارزن مسکرا کر کاندھے اچکاتا ہوا مکھنا ہاتھی کی گردن پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھا جو اسے لئے جنگل میں گھومتا پھر رہا تھا۔ اس کے ساتھ ببلون بن مانس اور کالو شیر بھی تھے۔ وہ جنگل کو سجتا دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

''تمہاری شادی کی سب سے زیادہ خوشی منکو کو ہے سردار۔''۔۔۔۔۔ مکھنا ہاتھی نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''صرف منکو کو۔ کیا تمہیں میری شادی کی خوشی نہیں ہے۔''۔۔۔۔۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''اوہ نہیں سردار۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں بھلا تمہاری شادی سے خوش نہیں ہوں گا یہ کیسے ہو سکتا

ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔ میں تو کیا جنگل کے جانوروں کے ساتھ ساتھ پرندے بھی بے حد خوش ہیں۔ میں تو صرف یہ کہہ رہا تھا کہ منکو کی خوشی ہم سب سے زیادہ ہے۔ وہ جس جوش و خروش سے تمہاری جھونپڑی اور جنگل کو سجا رہا ہے اس سے اس کی خوشی کا ہمیں بخوبی اندازہ ہو رہا ہے۔“ ——— مکھنا ہاتھی نے کہا۔

”منکو کا بس چلے تو وہ سارے جنگل کو جنت کی طرح سجا کر رکھ دے۔“ ——— کالو شیر نے جلدی سے کہا۔

”ہاں۔ یہ تو ہے۔ اس شادی کے لئے ارمیلا سے زیادہ مجھے منکو نے ہی مجبور کیا تھا۔ ارمیلا اس سے بہت پیار کرتی ہے اور منکو بھی اسے بے حد پسند کرتا ہے۔ اس نے مجھ سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اگر میں نے ارمیلا سے شادی نہ کی تو وہ مجھے ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلا جائے گا۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ ارمیلا کے علاوہ میں نے کسی اور سے شادی کی تو وہ میری ہونے والی دلہن کا منہ نوچ لے گا اور اس کا چہرہ

اس قدر خوفناک اور بھیانک بنا دے گا کہ اس سے زیادہ بدصورت دلہن اور کوئی نہیں ہوگی۔“ ——— ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر مکھنا ہاتھی کے ساتھ ساتھ ببلون بن مانس اور کالو شیر بھی ہنس پڑے۔

”اور تم منکو کی یہ بات سن کر ڈر گئے تھے سردار۔ کیا اسی لئے تم نے ارمیلا سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔“ ——— ببلون بن مانس نے ہنستے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ارمیلا بہت اچھی ہے۔ میں نے دیکھا ہے وہ واقعی جنگل کے جانوروں کا بہت خیال رکھتی ہے۔ ان کے ساتھ ہنستی کھیلتی ہے اور ان کی ذرا ذرا سی تکلیف پر وہ یوں تڑپ اٹھتی ہے جیسے جانوروں کی تکلیف اس کی تکلیف ہو۔“ ——— ٹارزن نے کہا۔

”بہت خوب۔ پھر تو واقعی ارمیلا کو ہی ہماری ملکہ ہونا چاہیے۔ جیسا ہمارا بادشاہ ویسی ہی ہماری ملکہ۔“ کالو شیر نے کہا۔

”سردار۔ تم بتا رہے تھے کہ ارمیلا نے تمہاری کسی شیطان سے جان بھی بچائی تھی۔ کون تھا وہ شیطان اور

Uploaded By Muhammad Nadeem

وہ تمہیں کیوں مارنا چاہتا تھا۔" ـــــ کالو شیر نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اس شیطان کا نام نماشا تھا۔ اسے یہاں سے ہزاروں میل دور ایک قبیلے کے سردار نے میری ہلاکت کے لئے بھیجا تھا۔ اس کا نام سردار جوگاما ہے۔" ٹارزن نے کہا اور پھر اس نے ان تینوں کو سردار جوگاما اور نماشا کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا۔

"حیرت ہے۔ ادھر مکاٹو طوطے نے بھی تمہیں سردار جوگاما کے بارے میں بتا دیا تھا اور سردار جوگاما نے ہی تمہاری ہلاکت کے لئے نماشا کو بھیج دیا تھا۔ کیا یہ عجیب اتفاق نہیں ہے۔" ـــــ مکھنا ہاتھی نے کہا۔

"عجیب تو ہے۔ مگر ارمیلا نے مجھے سردار جوگاما اور اس کے ارادوں کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے۔ میں بس آکو بابا کی واپسی کا انتظار کر رہا ہوں۔ وہ آئیں گے تو میں ان سے مشورہ کر کے سردار جوگاما جیسے شیطان کو ہلاک کرنے ضرور جاؤں گا۔ اپنے ایک چھوٹے سے مقصد کے لئے وہ اب تک بے شمار معصوم اور بے گناہ انسانوں کو ہلاک کر چکا ہے۔" ـــــ ٹارزن

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے کہا۔

"اس کا مقصد کیا واقعی صرف اتنا ہی ہے کہ وہ تمہیں ہلاک کر کے اور پھر تمہارے سر کو زندہ کر کے اس سے اپنے مستقبل کے بارے میں جان سکے۔" بیلون بن مانس نے کہا۔

"ارمیلا نے تو مجھے یہی بتایا تھا۔" ـــــ ٹارزن نے کہا۔

"یہ سب باتیں ارمیلا کو کیسے معلوم ہوئیں۔ وہ یہ سب کیسے جانتی ہے۔" ـــــ مکھنا ہاتھی نے کہا۔

"وہ پرستان کی شہزادی ہے۔ ہو سکتا ہے اسے اس کی کسی جادوئی طاقت نے یہ سب بتا دیا ہو۔" ـــــ بیلون بن مانس نے کہا۔

"بہرحال جو بھی ہے۔ ارمیلا نے سردار کی جان بچا کر نہ صرف سردار پر بلکہ ہم پر بھی بے حد احسان کیا ہے۔ سردار اگر غلطی سے بھی تلوار کی نوک نماشا کو چھو دیتا تو مرتا ہوا نماشا پھر سے زندہ ہو جاتا۔ اس کی طاقتوں میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا اور وہ واقعی سردار کو نقصان پہنچا سکتا تھا۔ یہ تو ارمیلا نے بے حد عقلمندی کی

تھی کہ فوراً سردار کے ہاتھ سے اس کی تلوار غائب کر دی تھی۔“ ـــــ کالو شیر نے کہا تو اس کی تائید میں مکھنا ہاتھی اور بلبلون بن مانس نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”میں تو مکاٹو طوطے کے لئے پریشان ہوں۔ میں نے اسے آکو بابا کے پاس بھیجا تھا اور اسے وہاں گئے ہوئے کئی روز ہو چکے ہیں۔ نہ وہ خود آیا ہے اور نہ ہی آکو بابا نے کسی اور کے ہاتھ میرے لئے کوئی پیغام بھیجا۔ آخر مکاٹو طوطا کہاں رہ گیا ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بات بھی عجیب ہے۔ آکو بابا جن پہاڑیوں پر گئے ہیں مکاٹو طوطا وہاں دن میں دس بار بھی آ جا سکتا ہے۔ اگر آکو بابا نے اسے کسی کام کے لئے روکا بھی ہے تو اسے آکر تمہیں تو بتا دینا چاہئے تھا۔“ ـــــ مکھنا ہاتھی نے کہا۔

”صرف مکاٹو طوطا نہیں۔ میں نے آکو بابا کے پاس سنہرے عقاب، سرخ چڑیا اور سرخ ہد ہد کو بھی بھیجا تھا۔ مگر اب تک ان میں سے بھی کوئی واپس نہیں آیا

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”اوہ۔ کیا ان سب کو آکو بابا نے اپنے پاس روک لیا ہے۔“ ـــــ کالو شیر نے کہا۔

”مگر کیوں۔ آکو بابا کو بھلا ان پرندوں کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔“ ـــــ بلبلون بن مانس نے کہا۔

”یہی تو سمجھ میں نہیں آرہا۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”کہیں آکو بابا کسی بات سے تم سے ناراض تو نہیں ہیں۔“ ـــــ مکھنا ہاتھی نے ٹارزن سے کہا اور ٹارزن بے اختیار چونک پڑا۔

”ناراض۔ میں نے بھلا ایسا کیا کیا ہے جو آکو بابا مجھ سے ناراض ہوں گے۔“ ـــــ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

”کہیں ایسا تو نہیں آکو بابا ارمیلا سے تمہاری شادی کے حق میں نہ ہوں اور انہوں نے ان پرندوں کو وہیں روک لیا ہو۔“ ـــــ کالو شیر نے کہا۔

”مجھے ایسا نہیں لگتا۔ ان پرندوں کو میں نے ارمیلا سے شادی کی حامی بھرنے سے پہلے آکو بابا کے پاس بھیجا تھا۔ اور سرخ ہد ہد کو تو میں نے بھیجا ہی اس لئے

تھا کہ اگر میں ارمیلا سے شادی کر لوں تو انہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”پھر ان پرندوں کے واپس نہ آنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔“ ـــــ بلون بن مانس نے کہا۔

”یہ تو وہی بتا سکتے ہیں۔“ ـــــ کالوشیر نے کہا۔

”سردار۔ کیا تم نے جھونپڑی میں پتہ کرایا تھا۔ ہو سکتا ہے آکو بابا واپس آچکے ہوں۔ اور پرندے انہیں پہاڑیوں میں ہی ڈھونڈتے پھر رہے ہوں۔“ ـــــ مکھنا ہاتھی نے کہا۔

”نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ جن پرندوں کو میں نے بھیجا تھا انہیں اس پہاڑی کی کھوہ کا علم ہے جہاں آکو بابا کے بڑے بھائی رہتے ہیں۔ اگر آکو بابا وہاں نہیں ہیں تو ان کے بارے میں پرندوں کو بڑے بابا ضرور بتا دیتے اور اگر آکو بابا واپس آگئے ہوتے تو ان کی واپسی کے بارے میں کاچار قبیلے کا کوئی نہ کوئی وحشی مجھے آکر ضرور بتا دیتا۔ میں خاص طور پر انہیں ہدایات دے کر آیا تھا کہ جیسے ہی آکو بابا واپس اپنی جھونپڑی میں آئیں وہ مجھے فوراً خبر کر دیں۔“ ـــــ ٹارزن نے

کہا۔

”نہ جانے کیوں مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ان چاروں پرندوں کو کسی نے ہوا میں ہی غائب کر دیا ہے۔“ ـــــ چند لمحے توقف کے بعد مکھنا ہاتھی نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن کے ساتھ ساتھ کالو شیر اور بلون بن مانس بھی چونک اٹھے۔

”غائب کر دیا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ہوا میں کون غائب کر سکتا ہے انہیں اور کیوں۔“ ـــــ کالو شیر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارے کیوں کا جواب تو میرے پاس نہیں ہے مگر مجھے ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے یا تو وہ پرندے آکو بابا کے پاس پہنچے ہی نہیں یا پھر واپسی پر انہیں جان بوجھ کر کسی نے غائب کر دیا ہے تاکہ آکو بابا کا کوئی پیغام سردار تک نہ پہنچ سکے۔“ ـــــ مکھنا ہاتھی نے کہا۔

”یہ بات تمہارے ذہن میں کیوں آئی کہ کوئی مجھ تک آکو بابا کا پیغام پہنچنے نہیں دینا چاہتا۔“ ـــــ ٹارزن نے مکھنا ہاتھی کی بات سن کر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے سردار۔ یہاں اس سردار جوگاما نے کسی

Uploaded By Muhammad Nadeem

اور شیطانی طاقت کو بھیج دیا ہو۔ تم اس کے بارے میں آ کو بابا سے کچھ معلوم کرنا چاہ رہے ہو اور سردار جوگاما یہ چاہتا ہو کہ تمہیں اس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہو سکے۔ اس کے کہنے پر شیطانی طاقت ان پرندوں کو غائب کر رہی ہو یا پھر۔"۔۔۔۔ مکھنا ہاتھی کہتے کہتے رک گیا۔

"اوہ۔ کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ اس غیبی شیطانی طاقت نے ان پرندوں کو ہلاک کر دیا ہو گا۔" ببلون بن مانس نے جیسے مکھنا ہاتھی کی بات پوری کرتے ہوئے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر یہاں کوئی شیطانی طاقت آئی ہوتی تو اس کا ارمیلا کو ضرور پتہ چل گیا ہوتا۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ اگر سردار جوگاما نے اپنی کسی اور طاقت کو یہاں بھیجا تو اسے فوراً اس کا پتہ چل جائے گا اور وہ خود ہی اس سے نپٹ لے گی اور ارمیلا نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ سردار جوگاما کے پاس دو ہی بڑی طاقتیں تھیں۔ ایک نماشا اور دوسری طاقت کا نام مجھے معلوم نہیں ہے۔ نماشا تو فنا ہو چکا ہے۔ اور ارمیلا کے

کہنے کے مطابق دوسری طاقت بھی سردار جوگاما کا ساتھ چھوڑ چکی ہے۔ اس کے علاوہ سردار جوگاما کے پاس ایسی کوئی شیطانی طاقت نہیں ہے جسے وہ یہاں اتنی دور تک بھیج سکے۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"تب پھر تم ہی بتاؤ۔ یہ سارے پرندے کہاں رہ گئے ہیں۔ اور ابھی تک واپس کیوں نہیں آئے۔"۔۔۔ مکھنا ہاتھی نے کہا۔

"میں نہیں جانتا۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"سردار۔ میں تو کہتا ہوں کہ ایک کوشش اور کر کے دیکھ لو۔ کسی اور پرندے کو اس طرف بھیج دو۔ ہو سکتا ہے وہ آ کو بابا کا پیغام بھی لے آئے اور اس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہو جائے کہ باقی چار پرندے کہاں ہیں۔" کالو شیر نے کہا۔

"شادی کا ماحول ہے اور شادی بھی سردار کی ہے۔ اس خوبصورت ماحول کو چھوڑ کر کون سا پرندہ جانا پسند کرے گا۔"۔۔۔۔ ببلون بن مانس نے کہا۔

"ہاں واقعی یہ تو ہے۔ پرندے اس خوشیوں بھرے ماحول میں بے حد خوش ہیں۔ سردار کے کہنے پر کوئی نہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

کوئی پرندہ چلا تو جائے گا مگر وہ سردار کی شادی کی خوشیوں سے محروم رہ جائے گا۔ اس کا وہ یقیناً افسوس کرے گا۔'' ــــــ کالو شیر نے کہا۔

''سردار۔ یہ کام تم شادی کے بعد بھی تو کر سکتے ہو۔'' ــــــ مکھنا ہاتھی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شادی کرنے کے بعد میں کسی اور پرندے کو آکو بابا کے پاس بھیج دوں گا۔ پھر ان سے کچھ نہ کچھ ضرور معلوم ہو جائے گا۔'' ــــــ ٹارزن نے کہا۔

''یہ زیادہ مناسب ہے۔'' ــــــ ببلون بن مانس نے کہا۔ وہ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے جنگل میں گھومتے پھرتے رہے اور جنگل کی سجاوٹ دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ شام ہو گئی۔ تمام راستے انتہائی خوبصورتی سے سج چکے تھے۔ درختوں پر لگی مشعلیں جلا دی گئی تھیں۔ جنگل واقعی کسی جنت کا سا نمونہ پیش کر رہا تھا۔ پھر جانور اور قبیلوں کے وحشی ایک جگہ اکٹھے ہونا شروع ہو گئے اور ٹارزن کی بارات تیار ہونا شروع ہو گئی۔

جانور اور وحشی ٹارزن کے اردگرد دیوانہ وار رقص کر

Uploaded By Muhammad Nadeem

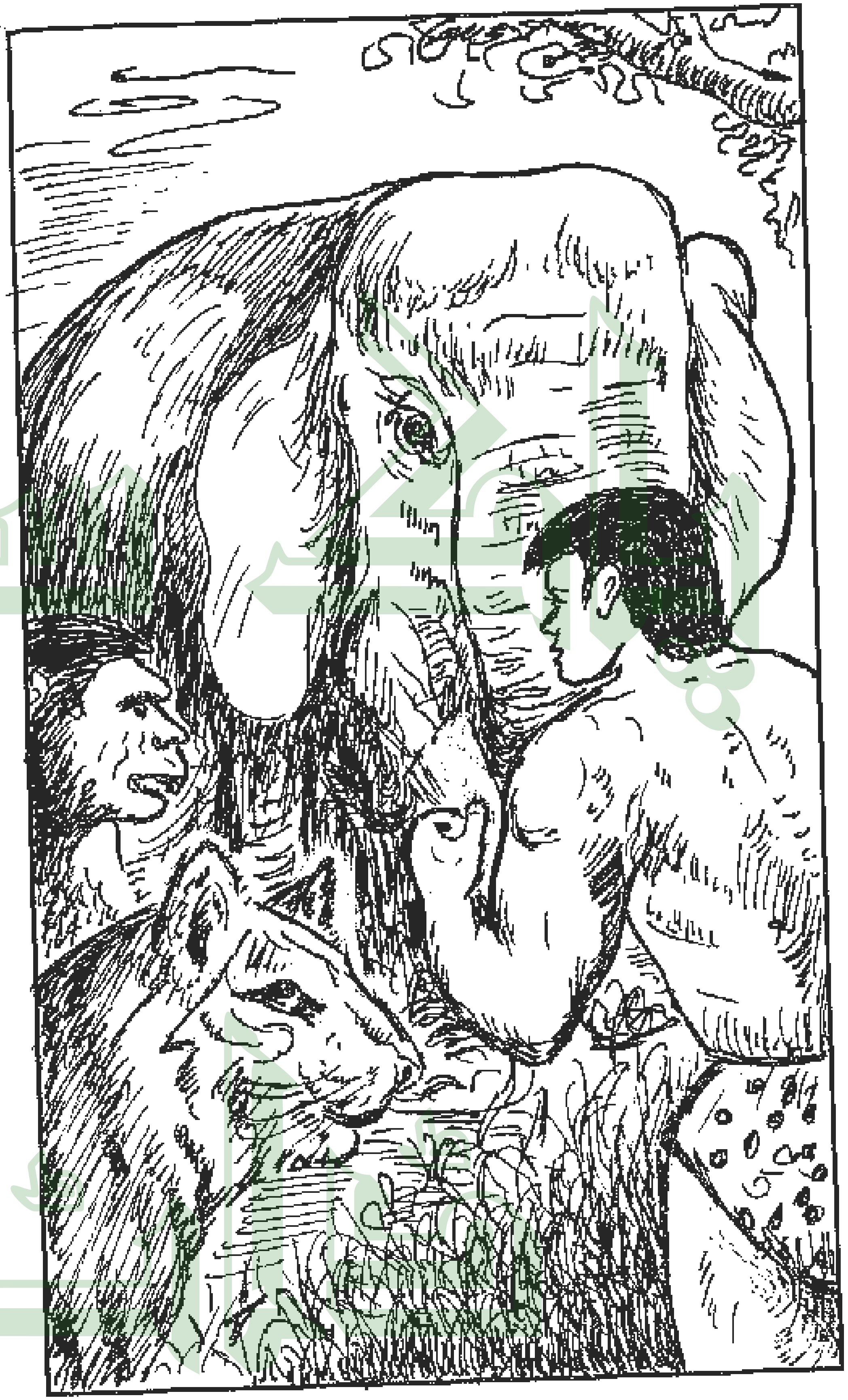

رہے تھے۔ وحشی اور جانور جھوم جھوم کر گا رہے تھے۔ منکو اور اس کے ساتھیوں نے مکھنا ہاتھی کو پھولوں سے لاد دیا تھا اور ٹارزن کے گلے میں بھی مختلف رنگوں کے پھولوں کی مالائیں پہنا دی گئی تھیں۔ ٹارزن بے حد خوش تھا اور اس کا رنگ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

منکو تو خوشی سے جیسے پاگل ہوا جا رہا تھا۔ وہ ٹارزن کے سامنے مسلسل رقص کر رہا تھا اور بار بار ٹارزن کے پاس آ کر اس کا منہ چوم رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ ٹارزن کو اٹھا کر دیوانہ وار رقص کرنا شروع کر دیتا۔ وحشی اپنے مخصوص انداز میں ڈھول بجا کر اپنی خوشیوں کا اظہار کر رہے تھے۔ جب سب ایک ساتھ جمع ہو گئے تو ٹارزن سجے ہوئے مکھنا ہاتھی پر سوار ہو گیا۔ اس کے پیچھے کئی ہاتھی تھے۔ پھر شیر، چیتے اور دوسرے جانوروں کی قطاریں سی لگ گئی تھیں۔ ان کے دونوں طرف وحشی لائنیں بنائے ناچتے گاتے چل رہے تھے۔ ماحول ان کے شور اور ڈھول کی تھاپوں سے گونج رہا تھا۔ پھر جیسے ہی ٹارزن مکھنا ہاتھی پر سوار پھولوں

سے بھرے راستے پر آیا۔ درختوں پر موجود بندروں اور دوسرے بہت سے جانوروں نے ان پر پھولوں کی پتیاں پھینکنا شروع کر دیں۔ پھولوں کی پتیاں برف کے گالوں کی طرح گرنے لگیں اور ماحول اور زیادہ معطر ہو گیا۔ سارے راستے وحشی اور جانور ناچتے گاتے رہے اور درختوں پر ان پر پھولوں کی پتیاں گرتی رہیں اور پھر وہ تالار قبیلے میں داخل ہو گئے۔

تالار قبیلے کو بھی نہایت شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ ہر طرف پھول ہی پھول اور چراغاں ہی چراغاں دکھائی دے رہا تھا۔ وحشیوں اور ان کے سردار نے ٹارزن کو ہاتھوں ہاتھ لیا تھا۔ سینکڑوں وحشی دائیں بائیں قطاروں کی شکل میں ٹارزن کے سامنے زمین پر جھک گئے تھے اور انہوں نے دونوں ہاتھ پھیلا کر زمین پر رکھ دیئے تھے۔ اس قبیلے کی رسم کے مطابق دولہا کو ان کے ہاتھوں پر پیر رکھتے ہوئے آگے جانا تھا۔ کوئی اور موقع ہوتا تو ٹارزن انہیں ایسا کرنے سے سختی سے منع کر دیتا۔ مگر وہاں خوشیوں بھرا ماحول تھا اور ٹارزن اس ماحول میں کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا اس لئے وہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہاتھی سے اترا اور پھر ان وحشیوں کے پھیلے ہوئے ہاتھوں پر سے گزرتا چلا گیا۔ یہاں بھی ہر طرف سے اس پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی جا رہی تھیں۔

قبیلہ ڈھولوں کی تیز آوازوں سے گونج رہا تھا۔ قبیلے کا ایک ایک وحشی محو رقص تھا۔ ٹارزن کو ہاتھوں ہاتھ ایک بڑے پنڈال میں لایا گیا۔ پنڈال کے درمیان ایک اونچا سا چبوترا بنا ہوا تھا۔ جو خوبصورت پھولوں اور مشعلوں سے سجا ہوا تھا۔ اس چبوترے پر دو بڑی اور اونچی نشستوں والی کرسیاں پڑی تھیں جو خاص طور پر دولہا اور دلہن کے لیے تیار کی گئی تھیں۔ ایک کرسی پر ارمیلا خوبصورت لباس اور پھولوں سے سجی بیٹھی تھی۔ دوسری کرسی خالی تھی جو ظاہر ہے ٹارزن کے لئے ہی تھی۔ ٹارزن کو اس چبوترے کی طرف لایا گیا اور پھر ٹارزن مسکراتا ہوا چبوترے پر آ گیا۔ جیسے ہی وہ چبوترے پر آیا پنڈال سردار ٹارزن زندہ باد اور ملکہ ارمیلا زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ ارمیلا کا چہرہ بھی کھلا ہوا تھا۔ وہ بڑی بڑی اور چمکدار آنکھوں سے ٹارزن کی طرف دیکھ رہی تھی۔ مشعلوں کی جھلملاتی روشنی میں ارمیلا

Uploaded By Muhammad Nadeem

کا مسکراتا ہوا معصوم سا چہرہ بڑا پیارا لگ رہا تھا۔

تالار قبیلے کے سردار کا نام تالار ہی تھا۔ وہ ٹارزن کے ساتھ ہی چبوترے پر آ گیا تھا۔ اس نے نہایت عزت کے ساتھ ٹارزن کو کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کے ہاتھوں میں پھولوں کی دو بڑی بڑی مالائیں تھیں۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک مالا ٹارزن کے گلے میں پہنائی اور دوسری مالا ارمیلا کی طرف لے کر بڑھا ہی تھا کہ اچانک ایک جھماکا ہوا اور چبوترے پر ٹارزن اور ارمیلا کے عین درمیان میں ایک لمبا تڑنگا، طاقتور اور خوفناک انسان نمودار ہو گیا۔ اس انسان کا سر گنجا تھا۔ اس کے دو چہرے، تین آنکھیں اور چار ہاتھ تھے۔ اس کے ایک ہاتھ میں لمبے لمبے کانٹوں والا ڈنڈا تھا جبکہ اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک جلتی ہوئی مشعل اور اس کے دو ہاتھ خالی تھے۔ اس عجیب و غریب انسان کو دیکھ کر نہ صرف ٹارزن بلکہ سردار تالار اور ارمیلا بھی اچھل پڑی۔

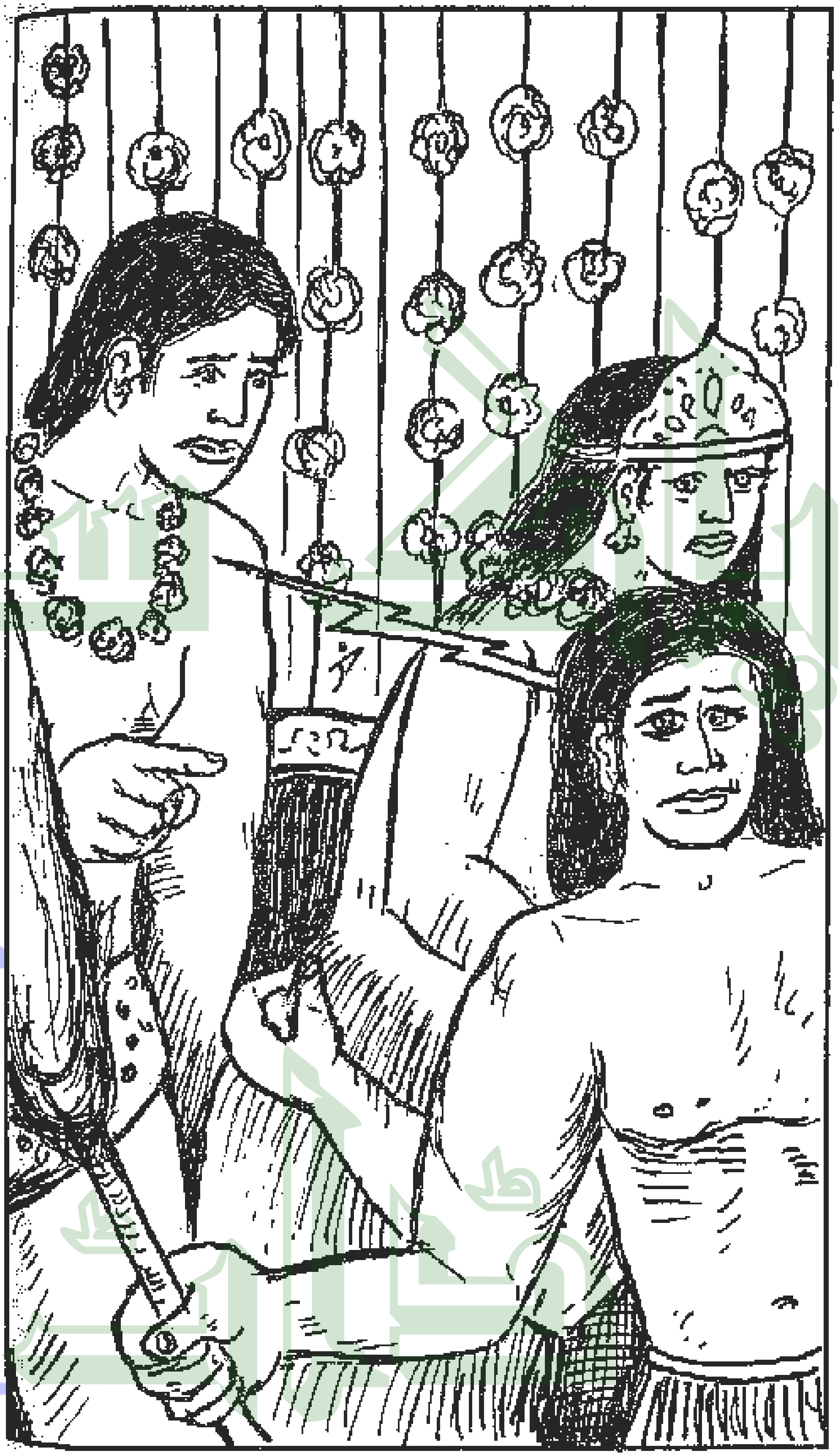

اپنے سامنے سردار جوگاما کو نمودار ہوتے دیکھ کر ارمیلا کا رنگ اڑ گیا۔ اسے دیکھ کر وہ بڑے گھبرائے ہوئے انداز میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"آ۔ آ۔ آقا۔ تت۔ تم یہاں۔"——— اس کے منہ سے انتہائی خوف بھرے لہجے میں نکلا۔ ارمیلا کو اٹھتے دیکھ کر ٹارزن بھی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سردار جوگاما کے دونوں ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور اس نے سردار تالار کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا سردار جوگاما نے سردار تالار کو پوری قوت سے چبوترے سے نیچے پھینک دیا۔ سردار تالار چیختا ہوا چبوترے سے نیچے کھڑے جانوروں پر جا

Uploaded By Muhammad Nadeem

گرا۔ ساتھ ہی سردار جوگاما نے اپنا دایاں پیر اٹھا کر زور سے چبوترے پر مارا۔ دوسرے لمحے چبوترے کے کناروں پر چاروں طرف آگ بھڑک اٹھی۔ آگ کے شعلے چبوترے سے بھی زیادہ بلند ہو گئے تھے۔ آگ بے حد تیز اور خوفناک تھی۔ سب جانور اور وحشی منہ پھاڑے اس دیو ہیکل عجیب و غریب مخلوق کو دیکھ رہے تھے۔ اس عجیب و غریب مخلوق کے وہاں نمودار ہوتے ہی پنڈال میں خاموشی چھا گئی تھی۔ ناچتے گاتے وحشی اور جانور یوں ساکت ہو کر خاموش ہو گئے تھے جیسے چابی والے کھلونے چابی ختم ہونے پر رک جاتے ہیں۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔ کون ہو تم"۔۔۔۔۔ ٹارزن نے سردار جوگاما کی طرف دیکھ کر گرجتے ہوئے کہا۔

سردار جوگاما کا دوسرا چہرہ ٹارزن کی طرف تھا اور وہ اکلوتی آنکھ سے اسے ہی گھور رہا تھا۔ جبکہ دوسری طرف وہ ارمیلا کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا اور اسے دیکھ کر ارمیلا یوں تھر تھر کانپ رہی تھی جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار ہو۔

ٹارزن غضبناک انداز میں سردار جوگاما کی طرف

بڑھا۔ مگر اسی لمحے سردار جوگاما کی اکلوتی آنکھ سے بنفشی رنگ کی روشنی سی نکل کر ٹارزن پر پڑی اور ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم یکلخت پتھر کی طرح سخت ہو گیا ہو۔ وہ اسی حالت میں اپنی جگہ پر ہی ساکت و صامت ہو گیا تھا۔

سردار جوگاما نے اسے پتھر کا بت بنا دیا تھا۔ وہ بس سن اور دیکھ سکتا تھا۔ نہ وہ بول سکتا تھا اور نہ ہی اپنی جگہ سے ہل سکتا تھا۔ یہ دیکھ کر ارمیلا نے بوکھلا کر وہاں سے پلٹنے اور بھاگنے کی کوشش کی مگر سردار جوگاما نے فوراً جلتی ہوئی مشعل اس کے سامنے کر دی اور ارمیلا بھی اپنی جگہ یوں ساکت ہو گئی جیسے سردار جوگاما نے ٹارزن کی طرح اسے بھی پتھر کا بنا دیا ہو۔

"کہاں بھاگ رہی ہو غدار"۔۔۔۔ سردار جوگاما نے اس کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے گرج کر کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بھاگ نہیں رہی تھی آقا۔ مم۔ میں۔ میں"۔۔۔۔ ارمیلا نے خوف سے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم کیا سمجھتی تھی تم مجھ سے غداری کرو گی اور مجھے اس کا پتہ ہی نہیں چلے گا۔" ——— سردار جوگاما نے غرا کر کہا۔

"آ۔ آقا۔ وہ۔ وہ۔ وہ۔" ——— ارمیلا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ سردار جوگاما کو وہاں دیکھ کر اس پر بے پناہ خوف طاری ہو گیا تھا اور اس کا سفید ہنستا مسکراتا چہرہ یوں سیاہ پڑ گیا تھا جیسے آگ میں جھلس گیا ہو۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھٹی پڑ رہی تھیں اور اس کا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔

"تم نے یہی سوچا تھا نا ارمیلا کہ تم مجھ سے دور جا کر میری نظروں سے بچ جاؤ گی۔ میں یہاں اتنی دور نہ کسی جادوئی طاقت کو بھیج سکوں گا اور نہ خود یہاں آسکوں گا اور تم مجھے چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی عیاری، چالاکی اور دھوکے سے ٹارزن کے ساتھ یہاں بس جاؤ گی۔ ہونہہ۔ تم شاید بھول گئی تھی کہ میں جوگاما ہوں۔ سردار جوگاما۔ تم ٹارزن کو تو دھوکہ دے سکتی ہو مگر مجھے نہیں۔ تم نے مجھ سے غداری کر کے میرے اعتماد کو دھوکہ دیا ہے ارمیلا۔ اور تمہاری وجہ سے میری

دوسری طاقت تماشا بھی فنا ہو گئی ہے۔ تم نے یہ سب کر کے میرے غیض و غضب کو للکارا ہے۔ میں تمہارا اس قدر بھیانک حشر کروں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتیں۔" ——— سردار جوگاما نے گرجتے ہوئے کہا۔

اس کی بات سن کر ارمیلا کا چہرہ اور زیادہ بگڑ گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ معاف کر دو آقا۔ مم۔ مجھے معاف کر دو۔ مم۔ میں۔ میں۔" ——— ارمیلا نے لرزتے ہوئے کہا۔

"معاف، ہونہہ۔ سردار جوگاما نے کسی پر رحم کرنا نہیں سیکھا ہے ارمیلا اور تم۔ تم جیسی غدار کو میں کیسے معاف کر سکتا ہوں۔ تم نے مجھے ہی نہیں بلکہ ٹارزن اور ان ہزاروں جانوروں اور وحشیوں کو بھی دھوکہ دیا ہے۔ میرے ساتھ ساتھ تم ان سب کی بھی دشمن ہو۔ بہت بڑی دشمن۔ یہ سب تمہیں پرستان کی شہزادی سمجھ رہے ہیں۔ تم نے انہیں دھوکہ دینے کے لئے عیاری کا ایسا جال پھیلایا کہ انسانوں کے ساتھ ساتھ جانور بھی تمہاری معصومیت اور تمہاری رحمدلی کے قائل ہو گئے۔ مگر یہ سب نہیں جانتے کہ اس حسین اور معصوم چہرے کے پیچھے کس قدر بھیانک اور خوفناک چہرہ چھپا ہوا ہے۔

رحمدل نظر آنے والی ارمیلا کس قدر بے رحم، سفاک اور سنگدل ہے۔ خوبصورتی اور معصومیت کی آڑ میں یہاں تم جو گھناؤنا کھیل کھیلنا چاہتی تھی۔ ان سب کے سامنے میں تمہاری اصلیت ضرور لاؤں گا۔“ ـــــ سردار جوگاما نے غراتے ہوئے کہا۔

”تن۔ تن۔ نہیں آقا۔ تت۔ تت۔ تت۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تت۔ تم۔ تم۔“ ـــــ ارمیلا نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ چبوترے کے اردگرد موجود جانور اور قبیلوں کے وحشی حیرت سے آنکھیں پھاڑے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سردار جوگاما کی گرجدار آواز دور دور تک سنائی دے رہی تھی۔ ٹارزن جسے سردار جوگاما نے پتھر کا بت بنا دیا تھا اور وہ بھی حیرت سے سردار جوگاما کی باتیں سن رہا تھا اور ارمیلا کو خوفزدہ انداز میں لرزتے کانپتے دیکھ رہا تھا۔

”سنو ٹارزن اور تم سب قبیلے والو سنو۔ یہ ارمیلا جس کی ٹارزن سے شادی کی جا رہی ہے اور جسے تم اپنے جنگلوں کی ملکہ بنانے والے تھے۔ تم اس کی حقیقت سے واقف نہیں ہو۔ اس نے تم سب سے

جھوٹ کہا تھا۔ یہ پرستان کی شہزادی نہیں ہے۔“ ـــــ سردار جوگاما نے ٹارزن اور پھر مجمعے میں موجود وحشیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم کون ہو اور تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ارمیلا پریوں کی شہزادی نہیں ہے۔“ ـــــ چبوترے کے قریب موجود اچانک منکو نے چیختے ہوئے نہایت غصیلے لہجے میں کہا۔ جو اب تک آنکھیں پھاڑے حیرت سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ چبوترے کے اردگرد لگی ہوئی تیز آگ کی وجہ سے وہ اور اس کے ساتھی آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔ ورنہ وہاں سردار جوگاما نے جو کچھ کیا تھا۔ اسے دیکھ کر تمام جانوروں اور وحشیوں کے جذبات غم و غصے سے بھڑک اٹھے تھے۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کسی طرح چبوترے پر آ کر اس عجیب و غریب انسان پر ٹوٹ پڑتے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیتے۔

”یہ شیطانی ذریت ہے۔ میری غلام۔ اس کا نام ارمیلا ہی ہے۔ مگر اس کا جو روپ تم سب دیکھ رہے ہو یہ اس کا فریب ہے۔ بہت بڑا فریب۔ یہ دنیا کی مکروہ اور بھیانک ترین بدروح ہے۔ حسین پری کے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

روپ میں تم سب کو اور ٹارزن کو احمق بنا رہی تھی۔ اس بدروح کی عمر تین ہزار سال ہے اور یہ انتہائی بوڑھی ہے۔“ ـــــــ سردار جوگاما نے گرج کر کہا۔ ساتھ ہی اس نے ارمیلا کی طرف دیکھ کر زور سے پھونک ماری تو ارمیلا اچھل کر دوبارہ کرسی پر گر گئی۔ اس کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اور دوسرے لمحے اس کے گرد دھواں سا چھا گیا۔ دھویں میں اس کی چیخیں بدستور سنائی دے رہی تھیں۔

”ابھی دیکھنا۔ میں اسے اس کے اصل روپ میں لا رہا ہوں۔ اس کا بھیانک روپ دیکھ کر تم سب کی آنکھیں کھل جائیں گی۔“ ـــــــ سردار جوگاما نے کہا۔ چند ہی لمحوں میں ارمیلا کے گرد چھایا ہوا دھواں ختم ہو گیا اور پھر ٹارزن اور جنگل کے تمام جانور اور قبیلے کے وحشی جیسے دھک سے رہ گئے۔ چند لمحے پہلے جہاں ایک معصوم اور حسین ترین خوبصورت پری موجود تھی اب اس کی جگہ ایک بھیانک بڑھیا موجود تھی۔ اس کے چہرے پر جھریاں ہی جھریاں تھیں اور اس کا سارا جسم سفید بالوں سے بھرا ہوا تھا۔

"دیکھا تم نے۔ یہ ہے اس کا اصلی روپ۔ یہ بدروح بھی ہے، چڑیل بھی اور شیطانی مخلوق بھی۔ ٹارزن سے شادی کرنے کے لئے اس نے تم سب کے سامنے ڈھونگ رچایا تھا۔ یہ ٹارزن سے شادی کر کے ان جنگلوں پر اپنا قبضہ کرنا چاہتی تھی۔ چند روز تک یہ ٹارزن کو اپنے ساتھ رکھتی اور پھر ٹارزن کو ہلاک کر کے اس کا خون پی کر یہ سارے جنگلوں پر قابض ہوجاتی۔ پھر اس نے جنگل کے تمام جانوروں اور انسانوں کو ایک ایک کر کے ہلاک کر دینا تھا۔ اس چڑیل کی خوراک انسانوں اور جانوروں کا خون ہے۔ صرف خون۔" ـــــ سردار جوگاما نے کہا اور وہ سب جیسے سکتے میں آگئے۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ جسے حسین اور معصوم پری سمجھ کر ٹارزن سے شادی کرا کے اپنی ملکہ بنا رہے تھے۔ وہ ایک بھیانک اور مکروہ چڑیل ہو گی۔

"یہ۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تت تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم ضرور کوئی جادوگر ہو۔ تم نے ہماری ملکہ کو جادو سے ایسا بنایا ہے۔ دھوکہ یہ نہیں تم دے رہے ہو۔ تم ہمیں

ملکہ ارمیلا کے خلاف بھڑکانہ چاہتے ہو۔" ـــــ منکو نے غصے سے لرزتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں جادوگر ہوں۔ بہت بڑا جادوگر۔ اسی لئے تو میں تم جیسے جانوروں کی زبانیں بول بھی سکتا ہوں اور سمجھ بھی سکتا ہوں۔ تمہیں اگر میری باتوں پر یقین نہیں آرہا تو خود ہی پوچھ لو اپنی ملکہ سے۔ بولو ارمیلا۔ سچ بولو۔ تم اس وقت میرے شکنجے میں ہو۔ اگر تم نے جھوٹ بولنے اور یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو میں شیطانی معبد کی اس مشعل سے تمہیں آگ لگا دوں گا۔ بولو۔ سچ بولو۔ جلدی۔" ـــــ سردار جوگاما نے پہلے منکو سے اور پھر ارمیلا کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے خوفناک لہجے میں کہا۔ اس نے مشعل ارمیلا کے بالکل قریب کر دی تھی۔ جسے دیکھ کر ارمیلا اپنی کرسی پر سمٹ گئی تھی اور اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں۔

"ہاں ہاں۔ میں چڑیل ہوں۔ میں ٹارزن اور ان سب کو دھوکہ دے رہی تھی۔ میں پریوں کی شہزادی نہیں ہوں۔" ـــــ اس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

اور اس کی بات سن کر منکو سمیت سب پر سکتہ سا طاری

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہو گیا۔ سردار جوگاما نے تیسرا ہاتھ بڑھا کر یکلخت ارمیلا کی گردن دبوچ لی اور اسے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھا کر ہوا میں بلند کر دیا۔ ارمیلا کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ سردار جوگاما کے ہاتھ میں بری طرح سے تڑپنے لگی۔ سردار جوگاما گھوما اور اس نے دوسرے ہاتھ سے ساکت کھڑے ٹارزن کو بھی اس کی گردن سے پکڑ لیا۔

"بس۔ اب شادی اور کھیل تماشوں کا وقت ختم۔ میں ان دونوں کو لے جا رہا ہوں۔ اب تم سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ"۔۔۔۔ سردار جوگاما نے اونچی آواز میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ منکو کچھ کہتا سردار جوگاما ارمیلا اور ٹارزن کو لے کر وہاں سے غائب ہو گیا۔

ٹارزن، ارمیلا اور سردار جوگاما وہاں سے غائب ہو چکے تھے مگر پنڈال میں اسی طرح سکتہ طاری تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں جیتے جاگتے انسانوں اور جانوروں کے بجائے بے جان بت ہوں۔

سردار جوگاما کا چہرہ خوشی سے کھلا ہوا تھا۔ اس کی ہمشکل طاقت متوگا نے ٹارزن کے جنگلوں میں جا کر وہی کیا تھا جو اس نے کہا تھا۔ متوگا نے سردار جوگاما کے حکم سے ہی وہاں خود کو سردار جوگاما ظاہر کیا تھا اور سب کے سامنے ارمیلا کا پول کھول کر اسے اور ٹارزن کو پکڑ کر لے آیا تھا۔ سردار جوگاما نے ارمیلا کو بھیانک اور خوفناک سزائیں اور اذیتیں دے کر فنا کر دیا تھا اور ٹارزن کو اپنے پاس قید کر لیا تھا۔

ٹارزن کو اس نے رسیوں سے جکڑ کر ایک خالی جھونپڑی میں بند کر دیا تھا اور جھونپڑی کے باہر نیزہ بردار وحشیوں کو پہرے پر کھڑا کر دیا تھا تاکہ ٹارزن

Uploaded By Muhammad Nadeem

خود کو رسیوں سے آزاد کرا کر کہیں بھاگ نہ جائے۔

سردار جوگاما جلد سے جلد ٹارزن کو ہلاک کر کے اس کا سر اپنے قبضے میں لینا چاہتا تھا تاکہ اس پر عمل کر کے وہ اس سے اپنے مستقبل کے بارے میں جان سکے۔ مگر اسے ابھی متوگا نے ٹارزن کو ہلاک کرنے سے روک رکھا تھا۔ متوگا کا کہنا تھا کہ ایک دو روز وہ رک جائے۔ وہ شیطان کے معبد میں جا رہا ہے۔ مہا شیطان اسے جیسا مشورہ دے گا اس کے مشورے کے مطابق ٹارزن کو ہلاک کیا جائے گا۔ نماشا چونکہ فنا ہو چکا تھا اس لئے اسے معلوم نہیں تھا کہ ٹارزن کو اس طرح ہلاک کرنا مناسب بھی ہو گا یا نہیں۔

سردار جوگاما کو متوگا کا مشورہ پسند آیا تھا۔ متوگا مہا شیطان کے معبد میں چلا گیا تھا اور اسے وہاں گئے دو دن اور دو راتیں گزر گئی تھیں۔ پھر وہ تیسرے دن واپس آ گیا۔ اسے دیکھ کر سردار جوگاما بے حد خوش ہوا۔

"کیا ہوا۔ کیا کہا ہے مہا شیطان نے"۔۔۔۔ سردار جوگاما نے اپنے ہمشکل متوگا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ متوگا کے چہرے پر بے حد پریشانی تھی۔

"آقا۔ مہا شیطان نے کہا ہے کہ ٹارزن کو اسی طریقے سے ہلاک کر دیا جائے۔ جیسے آپ دوسرے سفید فاموں کو کرتے رہے ہیں۔ ٹارزن کو باندھ کر اس پر ایک ساتھ ایک ہاتھی اور ایک شیر چھوڑ دیا جائے۔ پہلے ہاتھی ٹارزن کو اپنے پیروں کے نیچے کچلے گا۔ اس کے بعد شیر اس کے ٹکڑے اڑا دے گا"۔۔۔۔ متوگا نے کہا۔

"اوہ۔ بہت خوب۔ مگر تم پریشان کیوں ہو"۔ سردار جوگاما نے کہا۔

"مہا شیطان نے یہ بھی کہا ہے کہ ٹارزن کو ہوش کے عالم میں ان جانوروں کے سامنے لایا جائے۔ اگر اسے بے ہوشی کی حالت میں ہلاک کیا گیا تو آپ اس کا سر زندہ کر کے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے"۔۔۔۔ متوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے۔ میں تمہاری پریشانی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں"۔۔۔۔ سردار جوگاما نے کہا۔

"آقا۔ مہا شیطان مجھ سے اور آپ سے بے حد ناراض ہیں"۔۔۔۔ متوگا نے کہا اور سردار جوگاما بے اختیار

Uploaded By Muhammad Nadeem

اچھل پڑا۔

"مہا شیطان ہم سے ناراض ہیں۔ اوہ۔ مگر کیوں۔" سردار جوگاما نے کہا۔

"اس نے کہا ہے کہ آپ نے مجھے مجسم کرنے کے لئے ان سے کوئی مشورہ نہیں کیا اور محض اپنی طاقتوں سے بات کر کے آپ نے قبیلے کے سات سو وحشیوں کو ہلاک کرا دیا تھا جو مہا شیطان کے ہی پیروکار تھے۔"۔۔۔ متوگا نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو متوگا۔ شیطانی طاقتیں بھی تو مہا شیطان نے ہی مجھے دے رکھی ہیں۔" سردار جوگاما نے کہا۔

"مہا شیطان اس بات کو نہیں مانتا۔ اس نے کہا ہے کہ آپ نے ان کے سات سو پیروکاروں کو اس کی اجازت کے بغیر ہلاک کر کے اسے بہت تکلیف پہنچائی ہے۔ اس لئے وہ آپ سے اور مجھ سے بہت ناراض ہے۔"۔۔۔ متوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ مہا شیطان ہم سے ناراض ہے۔ اس سے بری خبر میرے لئے اور کیا ہو

سکتی ہے۔"۔۔۔ سردار جوگاما نے انتہائی پریشانی سے کہا۔

"مہا شیطان نے یہ بھی کہا ہے کہ جس ٹارزن کو ہم جانوروں سے ہلاک کرانا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ان جانوروں سے ہلاک نہ ہوا تو ہم دونوں کو ایک ساتھ ٹارزن کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ ہم دونوں ٹارزن پر جادو کئے بغیر اس کا مقابلہ کریں گے اور اسے عام روایتی ہتھیاروں یا پھر اپنی جسمانی طاقتوں سے ہلاک کریں گے۔ اور اگر ہم ٹارزن کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اس کی ناراضگی ختم ہو جائے گی۔"۔۔۔ متوگا نے کہا۔

"ٹارزن ہاتھی اور شیر جیسے طاقتور جانوروں سے کیسے بچ سکتا ہے۔ بہرحال ایسا ہو بھی گیا تو ہم اسے ہر صورت ہلاک کر دیں گے۔ اس سے اگر مہا شیطان کی ناراضگی دور ہوتی ہے تو یہ تو ہمارے لئے اچھی خبر ہے۔"۔۔۔ سردار جوگاما نے کہا۔

"اچھی خبر تو ہے۔ مگر آقا مہا شیطان نے آپ کی آدھی جان مجھ میں اور میری آدھی جان آپ میں ڈال

Uploaded By Muhammad Nadeem
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

رکھی ہے۔“ ــــــ متوگا نے کہا۔

”اس سے کیا ہو گا۔ تم پہلے ہی میرے وجود کا ایک حصہ ہو۔ میری آدھی جان تم میں اور تمہاری آدھی جان مجھ میں آ جانے سے کیا فرق پڑے گا۔“ ــــــ سردار جوگاما نے کہا۔

”فرق پڑے گا آقا۔ آپ کو جو نقصان ہوگا وہی نقصان میرا بھی ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو مجھے ہونے والا نقصان آپ کا بھی ہو گا۔“ ــــــ متوگا نے کہا۔

”میں سمجھا نہیں۔ تم کس نقصان کی بات کر رہے ہو۔“ ــــــ سردار جوگاما نے کہا۔

”اگر آپ کے جسم پر کوئی زخم لگے گا تو ٹھیک ویسا ہی زخم مجھے بھی لگ جائے گا آقا۔ اس زخم کی جتنی تکلیف آپ محسوس کریں گے مجھے بھی اتنی ہی برداشت کرنی پڑے گی۔ اسی طرح اگر مجھے کوئی تکلیف پہنچی تو اس تکلیف کا احساس آپ کو بھی ہو گا۔ مہا شیطان نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر ہم دونوں میں سے کسی ایک کو بھی سات زخم لگ گئے تو وہ فوراً ہلاک ہو جائے گا اور

دوسرا بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جائے گا۔“ ــــــ متوگا نے کہا۔

”اوہ۔ مگر مہا شیطان نے ہمیں یک جان کیوں بنا دیا ہے۔ اس سے اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔“ سردار جوگاما نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”یہی سوچ سوچ کر تو میں حیران ہوں آقا۔ مہا شیطان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ہمیں یک جان بنا کر اس نے ہمیں مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ مشکل وقت میں نہ آپ میری کوئی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی میں آپ کو کسی پریشانی یا مصیبت سے بچا سکتا ہوں۔ مہا شیطان کے کہنے کے مطابق اب ہمیں کسی کا بھی مقابلہ کرنے کے لئے ایک ساتھ رہنا پڑے گا۔ نہ آپ مجھ سے الگ رہ سکیں گے اور نہ میں آپ سے الگ رہ سکوں گا۔“ ــــــ متوگا نے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو واقعی پریشانی والی بات ہو گئی ہے۔ ہم دونوں ایک ساتھ کیسے رہ سکتے ہیں۔ میں انسان ہوں اور تم شیطانی ذریت۔ ہم دونوں کی ضرورتیں الگ الگ ہیں اور پھر ہماری زندگی بھی الگ الگ ہے۔“ ــــــ سردار

Uploaded By Muhammad Nadeem

جوگاما نے کہا۔

"یہی تو مصیبت ہے۔ مہا شیطان نے ہم دونوں کی زندگی ایک کر دی ہے۔ جو زندگی آپ جئیں گے وہ مجھے بھی جینا پڑے گی۔" ——— متوگا نے کہا۔

"بہرحال تم پریشان ہونا چھوڑ دو۔ ٹارزن کو ہلاک کرنے کے بعد میں خود مہا شیطان کے معبد میں جاؤں گا اور اس سے گڑگڑا کر درخواست کروں گا کہ وہ ہم دونوں کی زندگیاں الگ کر دے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات ضرور مان جائے گا۔" ——— سردار جوگاما نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں آقا۔ مہا شیطان یقیناً آپ کی بات مان جائے گا۔" ——— متوگا نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور جا کر ٹارزن کو لے جا کر کسی میدان میں باندھ دو۔ اس پر ایک شیر اور ایک ہاتھی چھوڑ دو۔ وہ ہلاک ہو جائے تو اس کے جسم سے اس کا سر الگ کر کے یہاں لے آنا اور اگر وہ بچ جائے تو مجھے بتا دینا۔ میں خود جا کر اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دوں گا۔" ——— سردار جوگاما نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"جو حکم آقا۔" ——— متوگا نے کہا اور فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔ اسی لمحے سردار جوگاما نے دروازے کے پاس ہلکے سے کھٹکے کی آواز سنی۔ اس نے چونک کر دیکھا تو اسے دروازے کے پاس ایک سایہ سا حرکت کرتا نظر آیا۔

"کون ہے باہر۔" ——— سردار جوگاما نے گرج کر کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ اس کی آواز سن کر سایہ تیزی سے دروازے کے پاس سے ہٹ گیا۔ سردار جوگاما دروازے کے پاس آیا تو اسے جھونپڑی کے دائیں طرف ایک سنہری بالوں والا بندر دوڑتا دکھائی دیا۔

"یہ بندر یہاں کیا کر رہا تھا۔" ——— سردار جوگاما نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے کانٹوں والا ڈنڈا اٹھایا جیسے وہ اس ڈنڈے سے اس بندر پر جادوئی وار کرنا چاہتا ہو۔ مگر پھر اس نے کچھ سوچ کر ڈنڈا نیچے کر لیا۔

"ہونہہ۔ ایک معمولی بندر بھلا میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ اس جنگل کے سارے جانور پہلے ہی میرے تابع ہیں۔ ان سے مجھے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔" ——— سردار جوگاما نے کہا اور سر جھٹک کر واپس اپنی جھونپڑی میں آ گیا۔

منکو کا غم و غصے سے برا حال تھا۔ اس نے ارمیلا سے شادی کرنے کے لیئے ٹارزن کو ہر ممکن طریقے سے مجبور کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہی نہیں اس نے سارے جنگلوں میں ٹارزن کی شادی کی خبر پھیلا دی تھی۔ سب یہی جانتے تھے کہ ٹارزن، منکو کے اصرار پر ہی ارمیلا سے شادی کرنے پر تیار ہوا تھا۔ اور پھر جس جوش و خروش سے سب نے ٹارزن کی شادی کی تیاری کی تھی وہ دیدنی تھی۔

سب ہی خوش تھے کہ آخر ان کا سردار، ان کا بادشاہ شادی کے لیئے تیار ہو گیا ہے اور ان جنگلوں پر ٹارزن کے ساتھ ساتھ ملکہ ارمیلا بھی حکمرانی کرے گی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

مگر پھر ایک عجیب الخلقت انسان نے عین آخری وقت پر آ کر سب کچھ بدل کر رکھ دیا تھا۔ اس نے ارمیلا کا ان سب کو اصلی چہرہ دکھا دیا تھا۔ ارمیلا پرستان کی شہزادی نہیں بلکہ چڑیلوں کی ملکہ تھی۔ انتہائی بوڑھی، بدشکل اور انتہائی خوفناک، جسے دیکھ کر منکو سمیت جنگل کے سب جانور ڈر کر بری طرح سے سہم گئے تھے۔

ایک خوفناک چڑیل ان سب کو اور ٹارزن کو دھوکہ دے رہی تھی۔ اس خیال سے ہی منکو کا دل لرز رہا تھا۔ وہ یہ سوچ سوچ کر پاگل ہوا جا رہا تھا کہ اگر عین آخری لمحات میں سردار جوگاما آ کر انہیں ارمیلا کی اصلیت نہ بتا دیتا تو ٹارزن کی شادی اس مکار بوڑھی چڑیل سے ہو جاتی اور وہ چڑیل اور بدروح ان کے سردار ٹارزن کی دلہن بن جاتی۔

ٹارزن کی دلہن اس قدر بھیانک، بوڑھی اور خوفناک چڑیل تھی۔ اس کا چہرہ بار بار منکو کی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا اور جب بھی اس کا چہرہ منکو کی آنکھوں کے سامنے آتا وہ خوف سے بری طرح سے لرز کر رہ جاتا۔

شادی کا ماحول تو ختم ہو گیا تھا۔ سردار جوگاما چڑیل ارمیلا اور ٹارزن کو لے کر غائب ہو گیا تھا۔ منکو کو اس بات کی بھی پریشانی تھی کہ سردار جوگاما ٹارزن کو لے کر نجانے کہاں غائب ہو گیا ہے۔ ارمیلا نے انہیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ سردار جوگاما ٹارزن کا بہت بڑا دشمن ہے۔ وہ اپنے خاص مقصد کے لئے ٹارزن کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اس نے سردار جوگاما کے سامنے ٹارزن کو بے بس ہوتے دیکھ لیا تھا۔ سردار جوگاما نے ٹارزن پر اکلوتی آنکھ سے بنفشی رنگ کی روشنی پھینکی تھی۔ جس سے ٹارزن وہیں ساکت ہو گیا تھا۔ جیسے وہ پتھر کا بت بن گیا ہو اور پھر سردار جوگاما ٹارزن کو اسی حالت میں وہاں سے لے گیا تھا۔ منکو پریشان تھا کہ اگر اس نے اسی حالت میں ٹارزن کو ہلاک کر دیا تو کیا ہو گا۔ کیا ٹارزن واقعی ہلاک ہو جائے گا۔ کیا وہ اب اپنے پیارے سردار، ٹارزن کو کبھی نہیں دیکھ سکے گا۔ یہ سوچ سوچ کر اس کا دل بھر آتا تھا۔

سردار جوگاما، ٹارزن کو نہ جانے کہاں لے گیا تھا۔ وہ اپنے سردار کی مدد بھی نہیں کر سکتا تھا۔ ٹارزن کی

شادی ایک چڑیل سے کرانے پر جنگل کے جانور اس سے سخت ناراض تھے۔ ٹارزن کا قریبی ساتھی ہونے کی وجہ سے جنگل کے جانور اس کو کہتے تو کچھ نہیں تھے مگر ان کی تیز نظریں اور ان کا بگڑا ہوا چہرہ منکو کو شرم سے پانی پانی کر دیتا تھا۔ ان کی تیز اور چبھتی ہوئی نظروں سے بچنے کے لئے منکو سارا سارا دن جھونپڑی میں پڑا رہتا تھا۔ اس نے جھونپڑی سے نکلنا اور کھانا پینا بھی چھوڑ دیا تھا جس سے اس کی حالت بے حد خراب ہو گئی تھی۔

وہ اب بھی جھونپڑی میں پڑا ہوا تھا۔ بھوک پیاس سے اس کا برا حال تھا۔ وہ کچھ کھانا پینا چاہتا تھا مگر جانوروں کے سامنے جانے کی اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ منکو سوچ رہا تھا کہ جب تک وہ جھونپڑی سے باہر نہیں نکلے گا تو کھائے پئے گا کیسے۔ مگر جنگل کے جانوروں کا وہ سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ دو روز سے بھوکا پیاسا رہنے کی وجہ سے وہ بے حد نڈھال ہو گیا تھا۔ اب اس میں اتنی سکت بھی نہیں تھی کہ وہ اٹھ بھی سکے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

وہ جھونپڑی میں پڑا بھوک پیاس سے تڑپ رہا تھا۔ اس کے منہ سے کراہیں نکل رہی تھیں مگر یہاں اس کی کراہیں سننے والا کون تھا۔

"لگتا ہے۔ میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ میں یہیں پڑا تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گا۔"____ منکو نے کراہتے ہوئے مایوسی کے عالم میں کہا۔

"کاش سردار یہاں ہوتا تو وہ مجھے بھوک پیاس سے اس طرح تڑپ تڑپ کر مرنے نہ دیتا۔ کہاں ہو سردار تم۔ مجھے چھوڑ کر تم کہاں چلے گئے ہو۔"____ منکو نے کہا۔ اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو اُمڈ آئے تھے۔

"میں اس جنگل میں اکیلا ہوں سردار۔ یہاں میری فریاد سننے والا کوئی نہیں ہے۔ واپس آ جاؤ۔ میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ میں سچ کہتا ہوں سردار۔ میں نہیں جانتا تھا کہ ارمیلا پریوں کی شہزادی نہیں ہے بلکہ وہ ایک چڑیل ہے۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ چڑیل ہے اور ہم سب کو دھوکہ دے رہی ہے تو میں اسی وقت اس کا منہ نوچ لیتا۔ میں تو اسے پری سمجھ کر اسے

تمہاری ملکہ بنانا چاہتا تھا۔"____ منکو نے روتے ہوئے کہا۔

"کہاں لے گئے ہو سردار جوگاما تم میرے سردار کو۔ اسے واپس بھیج دو۔ اس کی مجھے ہی نہیں سارے جنگل کو ضرورت ہے۔ سارا جنگل اپنے سردار کی راہیں تک رہا ہے۔ واپس بھیج دو اسے۔ واپس بھیج دو۔ اس کی جگہ تم مجھے لے جاؤ اور بے شک مجھے ہلاک کر دو۔ مگر میرے سردار۔ میرے ٹارزن کو یہاں واپس بھیج دو۔ میں تمہاری منت کرتا ہوں سردار جوگاما۔"____ منکو نے ہچکیاں لے لے کر روتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازے کی طرف سے کھٹکے کی آواز سنائی دی تو منکو نقاہت زدہ ہونے کے باوجود کھٹکے کی آواز سن کر اس تیزی سے دروازے کی طرف پلٹا جیسے اس نے ٹارزن کے قدموں کی آہٹ سنی ہو اور پھر دروازے پر آکو بابا کو دیکھ کر منکو کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی آ گئی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر شدید نقاہت کی وجہ سے وہ اٹھتے اٹھتے گر پڑا۔

"ارے ارے لیٹے رہو۔ میں تمہارے پاس ہی آ رہا

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوں۔“ ——— آکو بابا نے کہا اور وہ منکو کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

”آ۔ آکو بابا۔ وہ۔ وہ۔“ ——— آکو بابا کو دیکھ کر منکو نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ آکو بابا کو کچھ بتانا چاہتا ہو مگر اس میں بتانے کی ہمت نہ ہو رہی ہو۔

”بس بس۔ میں جانتا ہوں۔ تم مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہو۔ میں سب جانتا ہوں۔ اور یہ تم جھونپڑی میں کیوں پڑے ہو۔ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی۔“ ——— آکو بابا نے کہا۔ منکو نے زبان سے کچھ کہنے کی بجائے اپنی آنکھوں سے آنسو اگل کر ان کے قدموں میں ڈال دیئے۔

”اوہ۔ تم تو رو رہے ہو۔ کیا ہو گیا ہے منکو تمہیں۔ تم تو منکو بہادر ہو۔ بہادر ٹارزن کے بہادر دوست اور ٹارزن کے بہادر دوست کی آنکھوں میں آنسو۔ یہ دیکھ کر مجھے افسوس ہو رہا ہے۔“ ——— آکو بابا نے کہا۔

”م۔ میں کیا کروں آکو بابا۔ سردار کو شیطان سردار جوگاما اٹھا کر لے گیا ہے۔ اب تک وہ نہ جانے

میرے سردار کا کیا حشر کر چکا ہوگا۔ ادھر سردار نہیں ہے اور جنگل کے سارے جانور مجھ سے ناراض ہیں۔ وہ سب سمجھتے ہیں کہ میں سردار کی جان بوجھ کر ایک بھیانک، بوڑھی اور بدشکل چڑیل سے شادی کرانا چاہتا تھا۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ میں اس چڑیل کے کہنے پر یہ سب کر رہا تھا۔''_____ منکو نے اپنا سر آکو بابا کی گود میں رکھتے ہوئے اور روتے ہوئے کہا تو آکو بابا بڑے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

''ایسا کچھ نہیں ہے منکو۔ ان سب باتوں میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ ارمیلا نے یہاں روپ ہی ایسا بھر رکھا تھا کہ تم تو کیا ٹارزن جیسا ذہین انسان بھی اس کی اصلیت نہیں جان سکا تھا۔''_____ آکو بابا نے کہا۔

''آپ جانتے ہیں۔ اوہ۔ اگر آپ سب کچھ جانتے ہیں تو آپ نے جنگل کے جانوروں کو بتایا کیوں نہیں۔ جنگل کے سارے جانور مجھے تیز اور چبھتی ہوئی نظروں سے کیوں گھورتے ہیں۔ ان کی تیز اور طنزیہ نظریں مجھے اپنے دل و دماغ میں چبھنے لگتی ہیں اور ان سے بچنے کے لئے ہی میں اس جھونپڑی میں پڑا ہوا ہوں۔ آکو

بابا۔ میں دو دن سے بھوکا پیاسا ہوں۔''_____ منکو نے کہا۔

''تم ایسے ہی خود کو قصوروار ٹھہرا رہے ہو منکو۔ میں نے تم سے کہا ہے نا کہ اس سارے معاملے میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ بس اب چپ ہو جاؤ۔ اور لو۔ یہ پھل کھا لو۔ انہیں کھاتے ہی تمہاری بھوک پیاس ختم ہو جائے گی اور تمہارے جسم میں توانائی آ جائے گی۔ پہلے یہ پھل کھا لو پھر میں تم سے بات کرتا ہوں۔''_____ آکو بابا نے کہا اور پھر انہوں نے اپنے جھولے سے سرخ رنگ کے کینو جیسے چار پھل نکالے اور منکو کو دے دیئے۔ پھل رس دار تھے۔ منکو نے ان سے پھل لے کر کھانا شروع کر دیئے۔ ان میں جیسے شہد ہی شہد بھرا ہوا تھا۔ جیسے جیسے منکو پھل کھاتا جا رہا تھا اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے بے جان ہوتے ہوئے جسم میں زندگی کی نئی لہریں سی بھرتی جا رہی ہوں۔ سارے پھل کھانے کے چند ہی لمحوں بعد منکو ہشاش بشاش نظر آنے لگا۔ پھر وہ آکو بابا کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"مجھے افسوس ہے آکو بابا کہ مجھے اس حالت میں آپ سے ملنا پڑا۔ میں واقعی بے حد مایوس ہو گیا تھا۔ آپ پہلی بار ہماری جھونپڑی میں آئے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں آپ کی کیا خدمت کروں۔" منکو نے آکو بابا کے سامنے شرمندگی سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ فی الحال مجھے تمہاری کسی خدمت کی ضرورت نہیں ہے اور میں نے تم سے کتنی بار کہا ہے کہ کسی بھی بات سے مایوس نہ ہوا کرو۔ مایوسی گناہ ہے۔ تم بہادر منکو ہو اور اگر تم ہی مایوس ہو جاؤ گے تو جنگل کے دوسرے جانوروں کا کیا ہوگا۔" ـــــ آکو بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے آکو بابا۔ آئندہ میں آپ کے سامنے کبھی مایوسی کی باتیں نہیں کروں گا۔ آپ مجھے سردار ٹارزن کے بارے میں بتائیں۔ وہ کہاں ہے۔ سردار جوگاما اسے کہاں لے گیا ہے۔ اور وہ ارمیلا۔ وہ کہاں ہے۔ اس نے نہ صرف مجھے اور سارے جنگل کو دھوکہ دیا تھا بلکہ اس نے دھوکے سے سردار کو بھی اپنی عیاری

کے جال میں پھنسا لیا تھا۔ سب سے پہلے میں جا کر اس کا منہ نوچنا چاہتا ہوں۔ جب تک میں اپنے ہاتھوں سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کردوں گا مجھے چین نہیں آئے گا۔" ـــــ منکو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارمیلا کو سردار جوگاما نے خود ہی فنا کر دیا ہے منکو۔ جتنی وہ تمہاری اور ٹارزن کی قصوروار تھی۔ اتنی ہی وہ سردار جوگاما کی بھی قصوروار تھی۔ وہ اسے بھی دھوکا دے کر آئی تھی۔ اس لئے سردار جوگاما نے اسے یہاں سے لے جا کر سخت سے سخت اذیتیں دی تھیں اور اسے ہولناک سزائیں دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا کر دیا ہے۔" ـــــ آکو بابا نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا کیا سردار جوگاما نے جو اسے فنا کر دیا۔ اس کا ایسا ہی انجام ہونا چاہیے تھا۔" ـــــ منکو نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ اب چونکہ تمہاری طبیعت بحال ہو چکی ہے۔ اس لیے میری بات غور سے سنو۔ ٹارزن کی زندگی اس وقت خطرے میں ہے۔ میں تمہیں اس کی مدد کے لئے اس جزیرے پر بھیجنا چاہتا ہوں جو سردار جوگاما کا جزیرہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے۔"۔۔۔۔۔ آکو بابا نے کہا اور ان کی بات سن کر منکو چونک پڑا۔

"سردار کی زندگی خطرے میں ہے۔ اوہ۔ اوہ تو پھر آپ فوراً مجھے وہاں بھیج دیں۔ سردار کو بچانے کے لئے میں اپنی جان بھی دے سکتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ منکو نے جلدی سے کہا۔

"نہیں تمہیں جان دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہیں جزیرے پر بھیجوں گا تو تم سردار جوگاما کے قبیلے میں چلے جانا۔ وہاں انہوں نے لکڑی کے تختوں کی جھونپڑیاں بنا رکھی ہیں۔ ان میں سب سے بڑی جھونپڑی سردار جوگاما کی ہے۔ سردار جوگاما کا ایک ہمزاد ہے۔ وہ ابھی تھوڑی دیر بعد سردار جوگاما کے پاس جانے والا ہے۔ وہ سردار جوگاما کو اس کی اور اپنی زندگی کا ایک اہم راز بتائے گا۔ تم ان کا راز سن کر ٹارزن کے پاس چلے جانا اور ٹارزن کو ساری بات بتا دینا۔" آکو بابا نے کہا اور پھر وہ منکو کو سمجھانے لگے کہ اسے مزید کیا کرنا ہے۔

"ٹھیک ہے آکو بابا۔ میں سمجھ گیا۔ آپ اب مجھے

فوراً وہاں پہنچا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ سردار جوگاما کا ہمشکل ہمزاد مجھ سے پہلے اس کے پاس پہنچ جائے اور وہ ساری باتیں سردار جوگاما کو بتا دے اور میں کچھ بھی نہ جان سکوں۔"۔۔۔۔۔ منکو نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں تمہیں ابھی وہاں پہنچا دیتا ہوں۔" آکو بابا نے مسکرا کر کہا۔

"اور ہاں آکو بابا۔ میں آپ سے ایک بات پوچھنا تو بھول ہی گیا تھا۔"۔۔۔۔۔ منکو نے اچانک چونک کر کہا۔

"میں جانتا ہوں تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ تم ان پرندوں کے بارے میں جاننا چاہتے ہو نا۔ جنہیں ٹارزن نے میرے پاس بھیجا تھا۔"۔۔۔۔۔ آکو بابا نے کہا۔

"ہاں آکو بابا۔ سردار ان پرندوں کے لئے بے پریشان تھا۔"۔۔۔۔۔ منکو نے کہا۔

"ان میں سے صرف مکاٹو طوطا ہی مجھ تک پہنچا تھا۔ میں نے مکاٹو طوطے کو ساری باتیں بتا دی تھیں۔ جب وہ واپس آ رہا تھا تو اس وقت تک ارمیلا ان جنگلوں میں پہنچ چکی تھی۔ وہ بے حد تیز اور مکار چڑیل

Uploaded By Muhammad Nadeem

تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اگر مکاٹو طوطا ٹارزن تک پہنچ گیا تو ٹارزن کو اس کے بارے میں ساری حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ اس لئے اس نے مکاٹو طوطے کو جنگلوں میں واپس آنے ہی نہیں دیا تھا۔ اس نے جادو کے زور سے مکاٹو طوطے کو راستے سے بھٹکا دیا تھا۔ وہ ان جنگلوں میں آنے کے بجائے یہاں سے سینکڑوں میل دور دوسرے جنگلوں میں چلا گیا تھا۔ بہرحال میں نے اسے واپس بلا لیا ہے۔ وہ جلد ہی یہاں واپس آ جائے گا۔“ ـــــ آکو بابا نے کہا۔

”اور دوسرے پرندے۔ میرا مطلب ہے سنہرا عقاب، سرخ ہد ہد وغیرہ۔“ ـــــ منکو نے کہا۔

”جب یہ میرے پاس آنے کے لئے اڑے ہی تھے تو ارمیلا نے جادو سے انہیں فضا میں ہی جلا کر راکھ بنا دیا تھا۔“ ـــــ آکو بابا نے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا تھا۔“ ـــــ منکو نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو ارمیلا اس قدر مطمئن تھی۔ وہ ٹارزن کو کوئی بھی کام کرنے سے نہیں روک رہی تھی۔“

آکو بابا نے کہا۔

”واقعی وہ شیطان کی خالہ تھی۔ اس نے ہمیں اچھا خاصا احمق بنا دیا تھا۔“ ـــــ منکو نے کہا۔

”بہرحال اب ان باتوں کو چھوڑو اور اپنی آنکھیں بند کرو۔ میں تمہیں جزیرے پر پہنچا دوں۔“ ـــــ آکو بابا نے کہا اور منکو نے اثبات میں سر ہلا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اسی لمحے اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم بے حد ہلکا پھلکا ہو گیا ہو اور وہ بادلوں میں اڑتا جا رہا ہو۔

تھوڑی دیر تک وہ خود کو اسی طرح ہوا کے دوش پر اڑتا ہوا محسوس کرتا رہا۔ پھر اچانک اس کے پیروں کے نیچے ٹھوس زمین آ گئی۔ پیروں کے نیچے ٹھوس زمین محسوس کرتے ہی منکو نے آنکھیں کھول دیں۔ اور پھر ٹارزن کی جھونپڑی کی جگہ وہ خود کو بدلی ہوئی جگہ پر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس کے اردگرد لکڑیوں کے تختوں کی بنی بڑی بڑی جھونپڑیاں تھیں۔ منکو ایک بڑی سی جھونپڑی کے عقب میں نمودار ہوا تھا۔ اس نے دیکھا وہاں جھونپڑیوں کی تعداد تو بہت زیادہ تھی مگر وہاں موجود

Uploaded By Muhammad Nadeem
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

وحشیوں کی تعداد بے حد کم تھی۔ وہاں جو چند وحشی تھے وہ بھی بے حد ڈرے اور خوفزدہ دکھائی دے رہے تھے۔ آکو بابا نے منکو کو چونکہ ساری باتیں بتا دیں تھیں اس لئے وہ جانتا تھا کہ اس بستی میں اس قدر خاموشی اور ویرانی کیوں چھائی ہوئی ہے۔ اسے جلد سے جلد سردار جوگاما کی جھونپڑی تلاش کرنی تھی۔ وہاں موجود وحشیوں سے بچتا ہوا وہ اس بستی میں گھومنے لگا پھر اسے ان جھونپڑیوں میں ایک الگ تھلگ جھونپڑی دکھائی دے گئی جو باقی جھونپڑیوں سے خاصی بڑی تھی۔ منکو سمجھ گیا کہ یہ جھونپڑی یقیناً سردار جوگاما کی ہو گی۔ وہ تیزی سے اس جھونپڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جھونپڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ منکو نے جھونپڑی کے قریب جا کر احتیاط سے اندر جھانکا تو اسے اندر ویسے ہی عجیب وغریب دو انسان دکھائی دیئے۔ ان دونوں کے رنگ روپ ان کی جسامت اور ان کے قد کاٹھ بالکل ایک جیسے نظر آرہے تھے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے سردار جوگاما کسی بہت بڑے آئینے کے سامنے کھڑا ہو۔ وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ انہیں

Uploaded By Muhammad Nadeem

باتیں کرتا دیکھ کر منکو وہیں دبک گیا اور غور سے ان کی باتیں سننے لگا۔ متوگا سردار جوگاما کو شیطانی معبد سے واپس آکر اس کو اپنے اور اس کے یک جان ہونے کے بارے میں بتا رہا تھا۔ پھر سردار جوگاما نے متوگا کو ٹارزن کو موت کے گھاٹ پر پہنچانے کا حکم دیا تو وہ فوراً غائب ہو گیا۔ اسے غائب ہوتے دیکھ کر منکو نے غصے اور نفرت سے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ پیچھے ہٹنے ہی لگا تھا کہ اس کا پیر لکڑی کے ایک تختے سے چھو گیا۔ ہلکے سے کھٹکے کی آواز پیدا ہوئی تو منکو بوکھلا گیا۔ اسی لمحے اسے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

”کون ہے باہر۔“ ——— اندر سے سردار جوگاما کی تیز آواز سنائی دی اور منکو اس کی آواز سن کر بھڑک کر ایک طرف بھاگ اٹھا۔ بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا وہ اس بستی سے نکل آیا اور سامنے ایک بڑے میدان کی طرف بھاگنے لگا۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ درختوں سے گزرتا ہوا اور زمین پر جھاڑیوں پر سے چھلانگیں لگاتا ہوا وہ دور نظر آنے والے ایک بڑے

Uploaded By Muhammad Nadeem

میدان کی طرف بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک اسے ایک طرف سے شیر کے گرجنے کی آواز سنائی دی۔ شیر کی گرج ابھی ختم ہوئی ہی تھی کہ اس کے کانوں میں ایک ہاتھی کی تیز چنگھاڑ سنائی دی۔ دوسرے لمحے اسے ایک طرف سے ایک بڑا اور طاقتور ہاتھی بھاگتا دکھائی دیا۔ اس ہاتھی کے لمبے لمبے دانت بے حد نوکیلے تھے۔ ہاتھی بے حد غصے میں لگ رہا تھا۔ اس کی گردن پر ایک سیاہ فام وحشی سوار تھا جس کے ہاتھوں میں ایک نوکیلا نیزہ تھا۔ وہ بار بار نیزے کی انی ہاتھی کی گردن پر مار رہا تھا۔ جس سے ہاتھی زور سے چنگھاڑ اٹھتا اور دھم دھم قدم مارتا ہوا اور زیادہ تیزی سے بھاگنا شروع ہو جاتا۔ اس کے کچھ فاصلے پر بھاری بھر کم ببر شیر بھاگتا اور چھلانگیں لگاتا جا رہا تھا۔ منکو نے بوکھلا کر دیکھا تو اسے میدان میں ایک طرف ٹارزن دکھائی دیا جو گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں پر رسیاں بندھی ہوئی تھیں اور ان رسیوں کو الگ الگ کچھ فاصلے پر موجود فولادی کھونٹوں سے باندھ دیا گیا تھا۔ ٹارزن

اپنا پورا زور لگا کر ان رسیوں کو توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی پشت چونکہ منکو کی طرف تھی اس لئے وہ ٹارزن کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ البتہ رسیوں پر زور لگانے سے اس کی دونوں کلائیاں بری طرح سے چھل گئی تھیں۔ جہاں سے اسے خون ٹپکتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ شیر اور ہاتھی بھاگتے ہوئے ٹارزن کی طرف ہی بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر منکو بوکھلا گیا۔ اس نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور سردار۔ سردار۔ کہتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

ٹارزن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اسے اپنے سر میں شدید درد کا احساس ہوا۔ درد کی شدت سے اس نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔ اس کے ذہن پر دھندسی چھائی ہوئی تھی۔

ہوش میں آتے ہی اس نے خود کو ایک کھلے میدان میں پایا۔ سامنے زمین پر لوہے کے دو فولادی کھونٹوں سے اس کے دونوں ہاتھ الگ الگ ایک موٹی رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ میدان بالکل خالی تھا اور ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اس نے ہوش میں آ کر اٹھنے کی کوشش کی مگر سر میں ہونے والے درد کی شدت سے وہ چکرا کر گر پڑا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس

کے سر سے خون نکل رہا ہو۔ اس نے ایک بار زور سے سر جھٹکا تو درد کا احساس اور زیادہ بڑھ گیا۔ اس نے دانتوں پر دانت جما کر اور زیادہ زور سے جبڑے بھینچے اور آہستہ آہستہ اٹھ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ جیسے ہی وہ اٹھ کر بیٹھا اس کے سر سے نکلنے والا خون دھاریوں کی شکل میں اس کی گردن سے ہوتا ہوا جسم پر آنے لگا۔ ٹارزن نے زور زور سے ہاتھ جھٹک کر خود کو رسیوں سے آزاد کرانا چاہا مگر ایک تو رسیاں بے حد مضبوط تھیں دوسرے اسے اس قدر مضبوطی اور سختی سے باندھا گیا تھا کہ اس کے ہاتھ رسیوں سے آزاد تو نہ ہوئے مگر زور زور سے جھٹکے لگنے سے اس کی کلائیاں بری طرح سے چھل گئیں اور اس کی کلائیوں سے بھی خون بہنے لگا۔ اب سر درد کے ساتھ ساتھ ٹارزن کے دونوں ہاتھوں میں بھی درد کا احساس جاگ اٹھا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر دونوں طرف سے رسیاں مضبوطی سے پکڑ لیں۔ چند لمحے وہ اسی انداز میں بیٹھا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن سے دھند ختم ہونے لگی۔ اور پھر جونہی اس کے ذہن سے دھند ختم ہوئی تو سابقہ منظر

Uploaded By Muhammad Nadeem

فوراً اس کے ذہن میں آ گیا۔

اسے یاد آ گیا تھا کہ ارمیلا سے ابھی اس کی شادی کی رسومات شروع ہونے ہی والی تھیں کہ اچانک وہاں عجیب الخلقت سردار جوگاما نمودار ہو گیا تھا۔ اس نے وہاں جو کچھ کیا تھا اس کا ایک ایک منظر ٹارزن کے ذہن میں اجاگر ہوتا جا رہا تھا۔ سردار جوگاما نے جادو سے اسے وہیں ساکت کر دیا تھا۔ وہ سن سکتا تھا، دیکھ سکتا تھا مگر وہ نہ بول سکتا تھا اور نہ ہی اپنی جگہ سے ہل سکتا تھا۔ سردار جوگاما نے وہاں ارمیلا کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا اسے سن کر ٹارزن کے دل و دماغ میں آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں اور پھر سردار جوگاما نے اس کی آنکھوں کے سامنے ارمیلا کو اس کے اصلی روپ میں بدل دیا تھا۔

ارمیلا کا بھیانک اور خوفناک روپ دیکھ کر پتھر کا بت ہونے کے باوجود ٹارزن جیسا بہادر اور طاقتور انسان بھی یکبارگی اندر ہی اندر لرز گیا تھا۔ اسے پہلے اس بات کا گمان تک نہ ہوا تھا کہ وہ جس حسین اور بظاہر معصوم نظر آنے والی پری سے شادی کرنے جا رہا

ہے وہ اصل میں شیطانی ذریت ہے۔

سردار جوگاما نے اسے اگر بے بس نہ کیا ہوتا تو وہ ارمیلا کے وہیں ٹکڑے اڑا دیتا۔ جس نے نہ صرف اسے دھوکہ دیا تھا بلکہ اس نے جنگل کے سارے جانوروں کو بھی دھوکہ دے کر ان کے معصوم دل دکھائے تھے۔ پھر سردار جوگاما نے ارمیلا اور اسے گردن سے پکڑ لیا تھا اور اسی لمحے ٹارزن کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔ اس کے بعد اسے اب ہوش آیا تھا۔ اس کے سر پر زخم کیسے آیا تھا اور سر سے اس قدر خون کیوں بہہ رہا تھا۔ یہ ٹارزن کو یاد نہیں آ رہا تھا۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ میں کہاں ہوں۔" ـــــ ٹارزن نے سر جھٹک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے اسے ارمیلا کی بتائی ہوئی باتیں یاد آ گئیں کہ سردار جوگاما اسے ہلاک کرنے کے لئے اپنے جزیرے پر لے جانا چاہتا تھا اور سفید فاموں کو وہ اسی طرح باندھ کر چھوڑ دیتا تھا اور پھر اس پر کوئی نہ کوئی درندہ چھوڑ دیا جاتا تھا۔ جو سفید فاموں کے سر کو چھوڑ کر اس کے باقی جسم کے ٹکڑے اڑا دیتا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"اوہ۔ لگتا ہے سردار جوگاما مجھے اپنے جزیرے پر لے آیا ہے اور وہ مجھے اپنے مخصوص عمل سے باندھ کر یہاں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔" ـــــ ٹارزن نے کہا۔ اسی لمحے اسے دور سے ایک شیر کے دھاڑنے اور پھر ایک ہاتھی کے چنگھاڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا مگر اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔ شیر اور ہاتھی ابھی شاید کافی دور تھے۔ ٹارزن نے رسیوں اور کھونٹوں کی طرف دیکھا اور پھر وہ دونوں ہاتھوں کا زور لگا کر زمین سے رسیوں سمیت ان کھونٹوں کو نکالنے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر رسیاں اس کی توقع سے زیادہ مضبوط تھیں اور فولادی کھونٹے جس طرح زمین میں گڑے ہوئے تھے ۔ ٹارزن کے زور لگانے کے باوجود وہ اپنی جگہوں سے ایک انچ بھی نہ ہلے تھے۔ البتہ زور لگانے سے ٹارزن کے دونوں ہاتھوں کی کلائیاں اور زیادہ چھل گئی تھیں۔ اب خون اس کے دونوں ہاتھوں سے بھی ٹپکنا شروع ہو گیا تھا۔ شدید تکلیف کی وجہ سے ٹارزن نے بدستور دانتوں پر دانت جما رکھے تھے اور وہ آنکھیں بند کئے ان رسیوں کو

پوری قوت سے پیچھے کی طرف کھینچ رہا تھا۔ شیر کے دھاڑنے اور ہاتھی کے چنگھاڑنے کی آوازیں بدستور اسے سنائی دے رہی تھیں۔آوازیں قریب آتی جا رہی تھیں اور پھر ٹارزن زمین پر ہاتھی کے بھاری بھر کم قدموں کی آوازیں بھی صاف سننے لگا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو اسے دور سے ایک بھاری بھر کم اور لمبے لمبے دانتوں والا ہاتھی بھاگتا ہوا اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ ہاتھی پر ایک سیاہ فام سوار تھا جس کے ہاتھوں میں ایک نیزہ تھا وہ نیزہ ہاتھی کی گردن پر مار رہا تھا تاکہ ہاتھی تیز سے تیز بھاگ سکے۔ ہاتھی کے ساتھ ایک ببر شیر تھا جو بھورے بال ہوا میں اڑاتا ہوا چھلانگیں مارتا اور گرجتا اس طرف آرہا تھا۔ شیر اور ہاتھی کو دیکھ کر ٹارزن نے رسیوں پر اور زیادہ زور آزمائی شروع کر دی۔ وہ جلد سے جلد خود کو ان رسیوں سے آزاد کرا لینا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے جلد سے جلد خود کو ان رسیوں سے آزاد نہ کرایا تو ہاتھی چند ہی لمحوں میں آکر اسے کچل دے گا اور ببر شیر اس کے ٹکڑے اڑا دے گا۔ مگر رسیاں کسی

طرح سے ٹوٹنے کا نام ہی نہ لے رہی تھیں۔ پھر اچانک ٹارزن کو اپنے کانوں میں ایک جانی پہچانی سی آواز سنائی دی۔ کوئی بھاگتا ہوا اسے سردار سردار پکار رہا تھا۔ مگر اس وقت ٹارزن کا برا حال تھا وہ رسیوں پر زور[1] لگا رہا تھا۔

”گھبراؤ نہیں سردار۔ میں آگیا ہوں۔“ ——اچانک اسے دائیں طرف سے منکو کی آواز سنائی دی۔ اس نے چونک کر دیکھا تو واقعی اس کے دائیں ہاتھ کے پاس منکو موجود تھا۔ اسے وہاں دیکھ کر ٹارزن کی آنکھوں میں حیرت ابھر آئی۔ اس کے عقب میں لمبے لمبے دانتوں والا ہاتھی اور ببر شیر تیزی سے بھاگے چلے آرہے تھے۔

”حیران بعد میں ہو لینا سردار۔ یہاں سے فوراً اٹھ جاؤ۔ ورنہ دونوں درندے تمہارے ٹکڑے اڑا دیں گے۔“ منکو نے چیختے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے ٹارزن کے بازو پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ دیا۔جیسے ہی منکو نے ٹارزن کو ہاتھ لگایا ٹارزن کے دونوں ہاتھوں پر بندھی ہوئی

---

[1] اس کے لئے سرورق دیکھئے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

رسیاں دھواں بن کر غائب ہو گئیں۔ ٹارزن چونکہ پیچھے کی طرف زور لگا رہا تھا اس لئے رسیاں جیسے ہی دھواں بن کر غائب ہوئیں وہ الٹ کر گر پڑا۔ اسی لمحے اسے عقب سے ہاتھی خود پر چڑھتا نظر آیا۔

''سنبھالو خود کو سردار'' ـــــــ منکو کی چیختی ہوئی تیز آواز سنائی دی اور ٹارزن کے جسم میں جیسے پارہ سا بھر گیا۔ اس نے تڑپ کر بجلی کی سی تیزی سے دائیں طرف کروٹ بدل لی اور ہاتھی دھم دھم زمین پر پاؤں مارتا ہوا اس کے بالکل قریب سے گزرتا چلا گیا۔

ہاتھی چونکہ تیزی سے بھاگتا ہوا آ رہا تھا اور اس نے بھاگتے بھاگتے ٹارزن کو اپنے پیروں تلے روندنے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے وہ اپنے ہی زور میں رکے بغیر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا تھا۔ ٹارزن ابھی سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ ببر شیر نے بھاگتے بھاگتے ایک زور دار دھاڑ ماری اور ہوا میں اڑتا ہوا ٹارزن پر حملہ آور ہو گیا۔ ٹارزن نے اسے خود پر چھلانگ لگاتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو سمیٹا اور دوسرے لمحے اس نے ٹانگیں گھما کر پوری قوت سے

ببر شیر کی گردن پر مار دیں اور شیر دھاڑتا ہوا گھوم کر دوسری طرف جا گرا۔ اس سے پہلے کہ شیر اٹھتا شدید تکلیف میں ہونے کے باوجود ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ شیر اور ہاتھی کو ایک ساتھ ٹارزن پر حملہ کرتے دیکھ کر منکو پھرتی سے بھاگ کر دور چلا گیا تھا۔

ادھر شیر اٹھ کر ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے زور زور سے دھاڑنے لگا اور ہاتھی نے کافی آگے جا کر نیم دائرے میں چکر کاٹا اور مڑ کر ایک بار پھر سونڈ اٹھا کر چنگھاڑیں مارتا ہوا ٹارزن کی طرف آنے لگا۔

ٹارزن کے دائیں طرف شیر تھا اور بائیں طرف ہاتھی۔ ٹارزن خون میں لت پت ان دونوں پر نظریں رکھے ہوئے تھا۔ ببر شیر نے بھی دھاڑ ماری اور لمبی چھلانگ مار کر ٹارزن کی طرف بڑھا۔ اس بار ان دونوں نے ایک ساتھ اس پر حملہ کیا تھا۔ مگر ٹارزن پہلے سے ہی تیار تھا۔ پہلے اس کے قریب ہاتھی ہی آیا تھا۔ جیسے ہی ہاتھی اس کے نزدیک آیا ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے اونچی چھلانگ لگاتے

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوئے ہاتھی کی گردن پر بیٹھے ہوئے وحشی پر حملہ کر دیا۔ اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ وحشی کے کاندھے پر پڑی تھی اور وحشی بری طرح سے چیختا ہوا نیزے سمیت نیچے آ گرا تھا۔ ہاتھی تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ اڑتا ہوا شیر ٹارزن کے نزدیک آ گیا مگر ٹارزن نے وحشی پر حملہ کرتے ہی فضا میں اپنا رخ پلٹتے ہوئے اپنے جسم کو کسی پھرکی طرح گھمایا اور اس کا ایک زوردار گھونسا ببر شیر کی گردن پر پڑا۔ شیر دھپ سے نیچے گرا ہی تھا کہ ٹارزن نے الٹی قلابازی کھائی اور زمین پر گر کر اٹھتے ہوئے وحشی پر آ گرا۔ اس کے دونوں پیر وحشی کے سینے پر پڑے تھے اور وحشی حلق کے بل چیختا ہوا یوں ہاتھ پاؤں مارنے لگا جیسے ٹارزن کے چھلانگ لگانے سے اس کی کئی پسلیاں ٹوٹ کر اس کے دل میں گھس گئی ہوں۔ اس کے ناک اور منہ سے یکلخت خون ابل پڑا تھا۔ ٹارزن نے موقع ضائع کیے بغیر جھپٹ کر وحشی کا گرا ہوا نیزہ اٹھایا اور تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے ہٹتے ہی شیر اس وحشی پر آ گرا جو پہلے ہی زمین پر پڑا تڑپ رہا تھا۔ شیر نے ٹارزن پر چھلانگ

لگائی تھی اور ٹارزن چونکہ ہٹ گیا تھا اس لئے ببر شیر وحشی پر آگرا تھا۔

ٹارزن نیزہ اٹھا کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اس طرف موجود ہاتھی نے چنگھاڑتے ہوئے اپنی سونڈ گھما کر ٹارزن کی پشت پر ماری۔ ٹارزن کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ ہوا میں اچھل گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ نیچے آتا ہاتھی سونڈ اٹھا کر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فوراً سونڈ اوپر اٹھا دی۔ جیسے وہ ٹارزن کو ہوا میں ہی دبوچ لینا چاہتا ہو۔ مگر ٹارزن نے نیچے گرنے سے پہلے ہی اپنے جسم کو گھمایا اور ہاتھی کے دائیں طرف آ گیا۔ اسے زمین پر آتے دیکھ کر ہاتھی اس کی طرف مڑا ہی تھا کہ ٹارزن کا نیزہ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ہاتھی کی بھیانک اور زور دار چنگھاڑوں سے میدان گونج اٹھا۔ ٹارزن نے نہایت پھرتی سے کام لیتے ہوئے نیزہ ہاتھی کی دائیں آنکھ میں اتار دیا تھا۔

ایک آنکھ ضائع ہوتے ہی ہاتھی زور زور سے اپنے اگلے پاؤں اٹھا کر زمین پر مارنے لگا۔ اسی لمحے ببر شیر نے بھاگ کر ٹارزن کو پنجے مارنے چاہے مگر

ٹارزن بھلا اب آسانی سے کہاں اس کے قابو میں آنے والا تھا۔ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود وہ بجلی بنا ہوا تھا جیسے ہی ببر شیر بھاگتا ہوا اس پر جھپٹا ٹارزن نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی۔ دائیں طرف ہوتے ہی وہ ایک بار پھر پھرکی کی طرح گھوما اور اس کا نیزہ شیر کی عین گردن میں اترتا چلا گیا۔ ٹارزن نے اپنے جسم کو گھماتے ہوئے اس قوت سے نیزہ شیر کی گردن میں مارا تھا کہ نیزہ شیر کی گردن میں گھس کر دوسری طرف سے نکل آیا تھا۔ شیر خرخراتا ہوا گرا اور خون اگلتا ہوا بری طرح سے تڑپنے لگا۔

ٹارزن کی توجہ چونکہ ایک لمحے کے لئے شیر کی طرف ہوگئی تھی اس لئے وہ ہاتھی کو نہ دیکھ سکا جو ایک آنکھ ضائع ہونے کے باوجود تیزی سے گھوم کر اس کے عقب میں آگیا تھا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن کو اس کا پتہ چلتا ہاتھی نے اپنی اگلی ٹانگیں اٹھائیں اور اپنی پچھلی ٹانگوں پر چلتا ہوا ٹارزن کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ عقب سے اچانک اپنی دونوں اگلی ٹانگیں ٹارزن کو مار کر اسے وہیں کچل کر رکھ دے گا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"سردار بچو"____ اچانک منکو نے چیخ کر ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کی آواز سن کر ٹارزن نے بجائے دائیں بائیں چھلانگ لگانے کے آگے کی طرف چھلانگ لگا دی اور وہ سیدھا تڑپتے ہوئے شیر پر آ گرا۔ ہاتھی کی دونوں اگلی ٹانگیں ایک زوردار دھماکے سے عین اس جگہ پڑیں جہاں ایک لمحہ قبل ٹارزن موجود تھا۔ شیر پر گرتے ہی ٹارزن نے پھرتی سے کروٹ بدلی اور دور تک لڑھکتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر ہاتھی تیزی سے دوڑتا ہوا اس کی طرف آیا۔ ٹارزن اٹھا اور ہاتھی کو دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ اپنی جگہ پر رک گیا۔ ہاتھی نے سونڈ اٹھائی ، ہولناک چنگھاڑ ماری اور ٹارزن پر چڑھ دوڑا۔ وہ ٹارزن کے نزدیک آیا ہی تھا کہ ٹارزن کسی پرندے کی طرح اچھل کر ہوا میں بلند ہوا اور ہاتھی کے اوپر آ کر اس نے قلابازی کھائی اور عین ہاتھی کی گردن پر آ گیا۔ اس سے پہلے کہ ہاتھی کچھ سمجھتا ٹارزن نے اپنے جسم کو پلٹاتے ہوئے اپنے ایک ہاتھ کی اکڑی ہوئی انگلی کسی سوئے کی طرح ہاتھی کی دوسری آنکھ میں گھسیڑ دی۔ ہاتھی کے منہ سے ایک زوردار

چنگھاڑ نکلی۔ وہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہو گیا تھا۔ ہاتھی چنگھاڑتا ہوا آگے کی طرف جھکا اس نے سونڈ سے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اور سر کے بل گر گیا اور ٹارزن اس کے اوپر سے ہوتا ہوا آگے جا گرا تھا۔ ہاتھی کی دونوں آنکھیں پھوٹ چکی تھیں ۔ وہ زمین پر گرا زور زور سے چنگھاڑنے لگا۔
اتنی دیر میں شیر ساکت ہو چکا تھا۔ ٹارزن اٹھا اور اس نے شیر کی گردن میں گھسا ہوا نیزہ ایک جھٹکے سے کھینچ کر باہر نکال لیا۔ پھر وہ تڑپتے ہوئے ہاتھی کی طرف بڑھا اور اس نے نیزے سے ہاتھی کی گردن کے نازک حصوں پر وار کرنے شروع کر دیئے۔ ہاتھی تڑپ تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کرتا مگر ٹارزن نے نیزے مار مار کر اس کی گردن اس قدر زخمی کر دی کہ ہاتھی کی گردن سے خون کے فوارے سے چھوٹ پڑے تھے۔ پھر ہاتھی میں اٹھنے کی سکت ختم ہو گئی اور وہ زمین پر گرا کچھ دیر تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔ ٹارزن نے اسے ساکت ہوتے دیکھ کر نیزہ ہوا میں کسی پنکھے کی طرح گردش دے کر گھمایا۔ پھر اس نے حلق سے زور دار آواز میں

نعرہ مارتے ہوئے اپنا ایک پاؤں ہاتھی کے سر پر رکھ دیا۔ یہ ٹارزن کی فتح کا مخصوص انداز تھا۔

ہاتھی کو ہلاک ہوتے دیکھ کر منکو ٹارزن زندہ باد کے نعرے مارتا ہوا دوڑ کر اس کے پاس آ گیا۔

”تم یہاں کیسے آ گئے تھے منکو۔ سردار جوگاما تو یہاں صرف مجھے اور ارمیلا کو لایا تھا۔“ ____ ٹارزن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ سب باتیں بعد میں ہوں گی سردار۔ پہلے میری بات سن لو۔ تم نے وحشی، ببر شیر اور ہاتھی کو تو ہلاک کر دیا ہے مگر ابھی متوگا اور سردار جوگاما زندہ ہیں۔ وہ تمہیں ہلاک کرنے کسی بھی لمحے یہاں آ سکتے ہیں۔“ منکو نے کہا۔

”متوگا۔ یہ متوگا کون ہے۔“ ____ ٹارزن نے چونک کر کہا اور منکو اسے متوگا کے بارے میں بتانے لگا۔ ساتھ ہی اس نے متوگا اور سردار جوگاما کی سنی ہوئی ساری باتیں بتا دیں اور پھر وہ اسے آکو بابا کی ہدایات کے بارے میں بتانے لگا جو آکو بابا نے اس کے لئے بھیجی تھیں۔ ابھی منکو یہ سب بتا کر خاموش ہوا

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہی تھا کہ اسی لمحے انہیں ایک طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ انہوں نے چونک کر دیکھا تو انہیں ایک طرف سے دو سردار جوگاما دوڑ کر اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔

متوگا اچانک سردار جوگاما کے سامنے نمودار ہوا تو سردار جوگاما چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم یہاں۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ ٹارزن کو موت کے گھاٹ پر لے جاؤ۔ پھر تم یہاں کیا کر رہے ہو۔" ـــــ سردار جوگاما نے اسے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ٹارزن کو زخمی کر کے موت کے گھاٹ پر پہنچا دیا ہے آقا۔ وہ میدان میں بندھا ہوا ہے۔" متوگا نے کہا۔

"زخمی کر کے۔ کیا مطلب۔ تم نے ٹارزن کو زخمی کیوں کیا ہے۔" ـــــ سردار جوگاما نے چونک کر کہا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Uploaded By Muhammad Nadeem

”ٹارزن بے حد طاقتور انسان ہے آقا۔ اس کی ساری زندگی شیروں اور ہاتھیوں سے لڑتے گزری ہے۔ وہ خالی ہاتھ ہونے کے باوجود شیر اور ہاتھی پر بھاری پڑ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے اس کے سر پر مکا مار کر اسے زخمی کر دیا تھا تاکہ زخمی ہونے کی وجہ سے وہ کمزور ہو جائے۔ میں نے اس کے سر کے جس حصے پر چوٹ لگائی ہے وہاں سے اس کا مسلسل خون نکلتا رہے گا۔ پھر شیر اور ہاتھی جب اس پر حملہ کریں گے تو خون کے اخراج کی وجہ سے ایک تو وہ ان کو ٹھیک طور پر دیکھ بھی نہیں سکے گا اور اس پر کمزوری بھی غالب آجائے گی۔ شیر اور ہاتھی اسے آسانی سے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔“ ـــــــ متوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ ٹھیک ہے۔ مگر تم یہاں کیوں آئے ہو۔ جاؤ فوراً جاؤ۔ اور جیسے ہی ٹارزن ہلاک ہو اس کی گردن کاٹ کر فوراً یہاں لے آنا۔ میں یہاں ٹارزن کی کٹی ہوئی گردن کا ہی انتظار کر رہا ہوں۔“ ـــــــ سردار جوگاما نے کہا۔

”جو حکم آقا۔“ ـــــــ متوگا نے سر جھکا کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ابھی وہ غائب ہونے ہی لگا تھا کہ اچانک وہاں بوڑھی، بدصورت کلاشی نمودار ہو گئی۔

”رک جاؤ متوگا۔“ ـــــــ کلاشی نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کی آواز سن کر غائب ہوتا ہوا متوگا فوراً وہاں رک گیا۔

”کلاشی تم یہاں۔ تم تو صرف درختوں کے مخصوص حصے میں نمودار ہوتی ہو۔“ ـــــــ کلاشی کو دیکھ کر سردار جوگاما نے چونکتے ہوئے کہا۔

”مجھے تم دونوں کی حماقت یہاں لائی ہے سردار جوگاما۔“ ـــــــ کلاشی نے غرا کر کہا۔ اس نے سردار جوگاما کو آقا کہنے کی بجائے اس کے نام سے مخاطب کیا تھا۔

”حماقت۔ کیا مطلب۔کون سی حماقت۔“ ـــــــ سردار جوگاما نے چونک کر کہا۔

”متوگا نے ٹارزن کو زخمی کر کے بہت بڑی حماقت کا ثبوت دیا ہے سردار جوگاما۔ تم ٹارزن کے سر پر جادوئی عمل کر کے اسے دوبارہ زندہ کرنا چاہتے تھے

Uploaded By Muhammad Nadeem

تاکہ اس سے اپنے مستقبل کے بارے میں جان سکو۔ کیا تم یہ بھول گئے تھے کہ عمل کے لئے تمہیں ٹارزن کا سر صحیح حالت میں چاہیے تھا۔ زخموں نے ٹارزن کو ایک خونخوار اور خطرناک درندہ بنا دیا ہے۔ اس کے سر پر خون سوار ہے۔ متوگا نے اسے ہلاک کرنے کے لئے ایک شیر اور ایک طاقتور ہاتھی کو بھیجا ہے۔ مگر وہ دونوں اب ٹارزن کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ ٹارزن خونخوار درندہ بن کر ان دونوں کو آسانی سے ہلاک کر دے گا۔ تم نہیں جانتے ٹارزن ایسا انسان ہے جو زخمی ہو تو اس کی حالت اس زخمی شیر سے بھی زیادہ خونخوار ہو جاتی ہے جو اپنے سامنے آنے والے طاقتور سے طاقتور درندے کو بھی چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ متوگا نے ٹارزن کو زخمی کر کے اسے خونخوار درندہ بنا دیا ہے۔ اب نہ صرف وہ شیر اور ہاتھی کو ہلاک کر دے گا بلکہ تم دونوں بھی اگر اس کے مقابلے پر جاؤ گے تو وہ تم دونوں کو بھی ختم کر دے گا۔“ —— کلاشی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو کلاشی۔ ٹارزن زخمی ہو

کر کیا اس قدر طاقتور ہو جاتا ہے کہ وہ خونخوار درندوں کو بھی مار سکے۔“ —— سردار جوگاما نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ زخمی ہونے سے اس کے سر پر خون سوار ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے کسی کا بچنا ناممکن ہوتا ہے۔ قطعی ناممکن۔“ —— کلاشی نے کہا۔

”یہ کام متوگا نے اپنی مرضی سے کیا ہے۔ میں نے اس سے نہیں کہا تھا کہ یہ ٹارزن کو زخمی کرے۔“ سردار جوگاما نے غصے سے متوگا کو گھورتے ہوئے کہا اور متوگا نے فوراً ندامت سے سر جھکا لیا۔

”اب تم دونوں کو میں ایک مشورہ دینے آئی ہوں۔“ کلاشی نے کہا۔

”کیسا مشورہ۔“ —— سردار جوگاما نے کہا۔

”ٹارزن چونکہ اب خونخوار درندہ بن چکا ہے اس لئے اب تم دونوں اس کا مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ وہ تمہیں لمحوں میں ہلاک کر دے گا۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ تم دونوں ٹارزن کو چھوڑ کر یہاں سے بھاگ جاؤ اور مہا شیطان کے معبد میں چلے جاؤ۔“ —— کلاشی نے کہا اور اس کی بات سن کر سردار جوگاما غصے سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

بھڑک اٹھا۔

”یہ تم کیا کہہ رہی ہو کلاشی۔ تم ہمیں ٹارزن سے ڈر کر بھاگنے کا کہہ رہی ہو۔ کیا میں بزدل ہوں۔ کیا میری طاقتیں اتنی ہی کم ہیں کہ میں ٹارزن جیسے ایک عام انسان کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔“——— سردار جوگاما نے غضبناک لہجے میں کہا۔

”ہاں سردار جوگاما۔ تمہاری اور متوگا کی طاقتیں ٹارزن کے مقابلے میں ختم ہو چکی ہیں۔ وہ تم جیسے طاقتور انسان کو چند ہی لمحوں میں ہلاک کر دے گا۔“——— کلاشی نے کہا۔

”بکواس بند کرو کلاشی۔ یہ کہہ کر تم میری توہین کر رہی ہو۔ میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ میں اپنے ہاتھوں سے شیروں اور ہاتھیوں کے بھی ٹکڑے اڑانے کی طاقت رکھتا ہوں اور ٹارزن۔ اس کی حیثیت تو میرے سامنے جنگلی چوہے کی سی ہے۔ اگر وہ درندوں سے بچ گیا تو میں اسے اپنے پیروں تلے روند کر رکھ دوں گا۔ اپنے ہاتھوں سے اس کی بوٹی بوٹی الگ کر دوں گا۔“——— سردار جوگاما نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”یہ تمہاری بھول ہے سردار جوگاما۔ مہا شیطان بھی تم سے ناراض ہے۔ متوگا نے ٹارزن کو زخمی بھی کر دیا ہے۔ تم دونوں مل کر اس کا مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ میری بات مان جاؤ۔ بھاگ جاؤ یہاں سے ورنہ۔“ کلاشی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ تم ایک معمولی شیطانی ذریت، مہا طاقتوں کے مالک سردار جوگاما کو بھاگ جانے کا مشورہ دے رہی ہو۔ چلی جاؤ یہاں سے۔ اگر میرا غصہ بڑھ گیا تو میں تمہیں ابھی اور اسی وقت فنا کر دوں گا۔ ٹارزن کی طاقتیں مجھ سے زیادہ نہیں ہو سکتیں، کبھی نہیں ہو سکتیں۔“——— سردار جوگاما نے گرجتے ہوئے کہا اور کلاشی اس کی طرف غصیلی نظروں سے گھورنے لگی۔

”کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔“——— کلاشی نے غرا کر کہا۔

”ہاں۔ میں یہاں سے کہیں نہیں بھاگوں گا۔ میں ٹارزن کا مقابلہ کروں گا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے میں تم پر اور مہا شیطان پر ثابت کروں گا کہ میں عظیم

Uploaded By Muhammad Nadeem
پاک سوسائٹی

ہوں اور عظیم جوگاما کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ زخمی ٹارزن بھی نہیں۔“ ـــــ سردار جوگاما نے اسی طرح غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

”تو جاؤ۔ ٹارزن نے ببر شیر اور ہاتھی کے ساتھ ساتھ امبوتا وحشی کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ جاؤ کرو اس کا مقابلہ۔ تمہیں مرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں۔“ ـــــ کلاشی نے کہا۔ شیر اور ہاتھی کی ہلاکت کا سن کر سردار جوگاما بری طرح سے چونک پڑا۔

”کیا کہا۔ ٹارزن نے طاقتور ببر شیر اور ہاتھی کو ہلاک کر دیا ہے۔ اتنی جلدی۔“ ـــــ سردار جوگاما کے منہ سے نکلا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت پھیل گئی تھی جیسے اسے کلاشی کی بات کا یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

”ہاں۔ جاؤ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو جا کر۔ ان درندوں کی طرح اب وہ تم دونوں کو بھی ختم کر دے گا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔“ ـــــ کلاشی نے منہ بنا کر کہا اور سردار جوگاما کا چہرہ ایک بار پھر غصے سے بگڑ گیا۔ کلاشی فوراً وہاں سے غائب ہوگئی۔

”ٹارزن، شیر اور ہاتھیوں کا تو مقابلہ کر سکتا ہے مگر

Uploaded By Muhammad Nadeem

میرا نہیں۔ آؤ متوگا۔ اب ہم ٹارزن کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کریں گے۔ اسے ہلاک کر کے میں مہا شیطان اور کلاشی جیسی معمولی ذریت پر یہ ثابت کر دوں گا کہ خونخوار اور طاقتور ٹارزن نہیں میں ہوں۔ سردار جوگاما جیسا طاقتور اور خونخوار انسان نہ اس دنیا میں کہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ آؤ“ ـــــ سردار جوگاما نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے جھونپڑی سے تلوار، نیزہ اور ایک کلہاڑی اٹھا لی۔ اس کے چوتھے ہاتھ میں کانٹوں والا مخصوص ڈنڈا پہلے سے ہی موجود تھا۔

سردار جوگاما نے جیسے ہی دوسرے تین ہتھیار اٹھائے متوگا کے ہاتھوں میں بھی خودبخود ویسے ہی ہتھیار آ گئے۔ پھر وہ جھونپڑی سے نکلے اور بستی سے ہوتے ہوئے اس میدان کی طرف دوڑتے چلے گئے جہاں ٹارزن موجود تھا۔

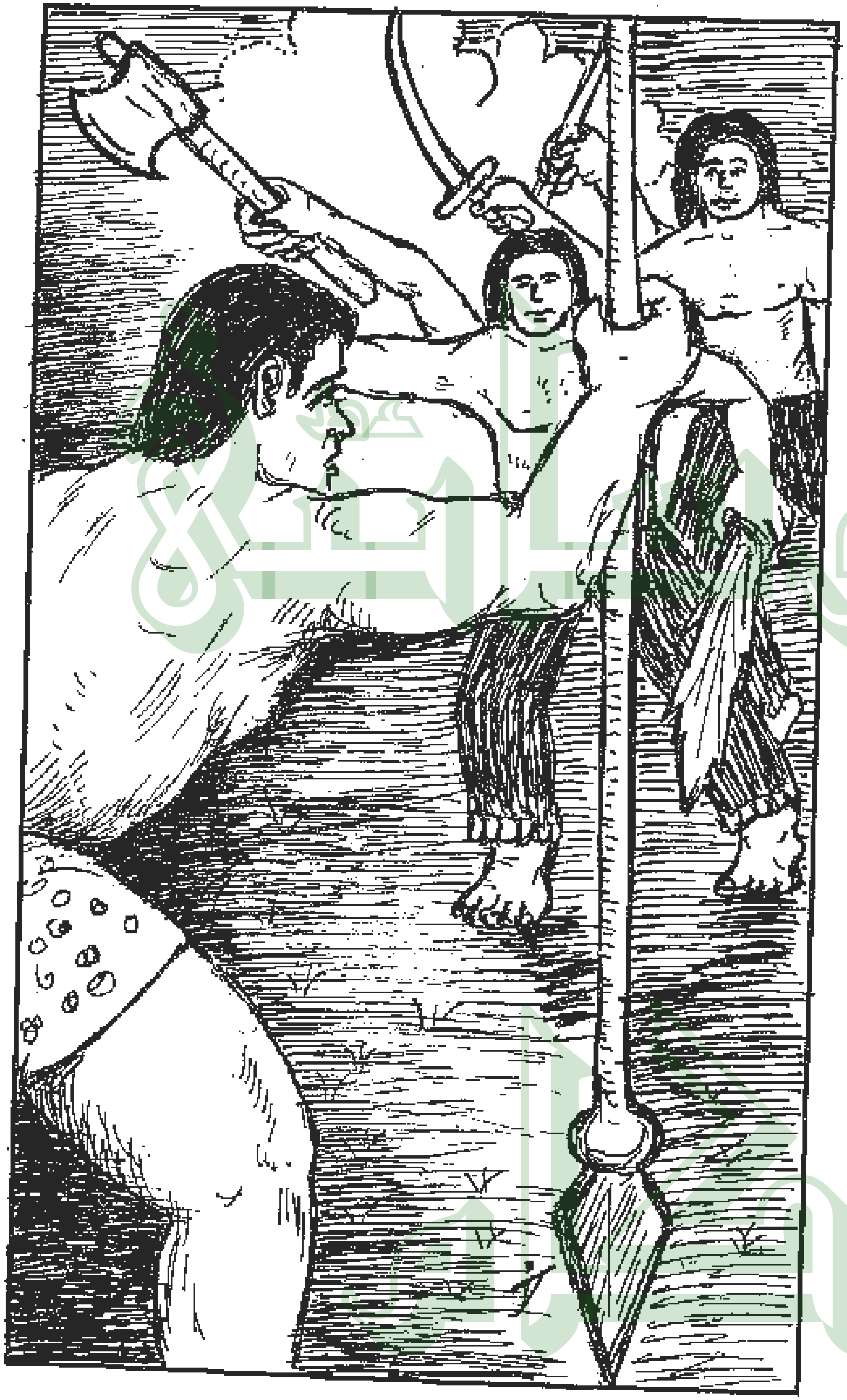

Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم پیچھے ہٹ جاؤ منکو۔ ان ہمشکل شیطانوں کو میں اکیلا ہی سنبھال لوں گا"۔۔۔۔۔ ٹارزن نے ایک جیسی شکلوں اور ایک جیسے قدوقامت والے انسانوں کو گرجتے اور چیختے اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا۔

"ٹھیک ہے سردار۔ بس اتنا یاد رکھنا کہ ان میں سے تمہیں ایک کے جسم پر تین زخم لگانے ہیں اور دوسرے کے جسم پر چار۔ پھر ان دونوں کی ہلاکت یقینی ہو جائے گی"۔۔۔۔۔ منکو نے کہا اور ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ منکو تیزی سے دوسری طرف بھاگتا چلا گیا۔ ٹارزن نے ہاتھی کی گردن میں گڑا ہوا نیزہ پوری قوت سے باہر کھینچ لیا اور میدان میں تن کر کھڑا ہو گیا۔

سردار جوگاما اور متوگا بے حد غضبناک دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ہاتھوں میں تلوار کلہاڑی، کانٹوں والا ڈنڈا اور ایک ایک نیزہ اٹھائے اس طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔ ٹارزن نے انہیں دیکھ کر نیزے کو ایک بار پھر ہوا میں گردش دی اور پھر اس نے نیزہ ایک جھٹکے سے اپنے سامنے زمین میں گاڑ دیا۔

چند ہی لمحوں میں سردار جوگاما اور متوگا اس کے نزدیک پہنچ گئے۔ شیر، ہاتھی اور اپنے قبیلے کے ایک وحشی کی لاشیں دیکھ کر سردار جوگاما اور زیادہ غضبناک ہو گیا تھا۔ وہ ٹارزن کی جانب پھاڑ کھانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔ ان دونوں کی شکلیں چونکہ ایک جیسی تھیں اس لئے ٹارزن کو یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ ان میں سے سردار جوگاما کون ہے اور اس کا ہمزاد کون۔

”تو تم نے ان جانوروں کو آخر کار ہلاک کر ہی دیا ہے ٹارزن۔“۔۔۔ سردار جوگاما نے ٹارزن کی طرف خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اور اب تم دونوں کی باری ہے۔“۔۔۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

”موت تمہارا مقدر بن چکی ہے ٹارزن۔ تم ہمارے ہاتھوں نہیں بچ سکو گے۔“۔۔۔ سردار جوگاما نے چاروں ہاتھوں میں موجود اپنے ہتھیاروں کو ادھر ادھر گھماتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ہتھیار گھماتے ہوئے ٹارزن کی طرف بڑھنے لگے۔ انہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر ٹارزن نے زمین میں گڑا ہوا نیزہ نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

”تم جیسے شیطان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔“۔۔۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہماری طاقتیں بے حد زیادہ ہیں ٹارزن۔ ہم تمہیں کسی چیونٹی کی طرح مسل دیں گے۔“۔۔۔ سردار جوگاما نے گرج کر کہا اور پھر وہ دونوں اپنے چار چار ہتھیار لے کر ٹارزن پر ٹوٹ پڑے۔ انہوں نے تیزی سے آگے بڑھ کر ایک ساتھ ٹارزن کو تلواریں اور کلہاڑیاں مارنے کی کوشش کی تھی مگر ٹارزن نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی اور چھلانگ لگا کر ان کے اوپر سے گزر کر قلابازی کھاتا ہوا دوسری طرف آ گیا۔ اب ان دونوں شیطانوں کے دوسرے چہرے ٹارزن کے سامنے تھے۔ وہ پلٹے

Uploaded By Muhammad Nadeem

بغیر ایک بار پھر دھاڑتے ہوئے ٹارزن پر جھپٹے۔ ٹارزن نے زمین پر لوٹنی لگاتے ہوئے خود کو ان کے حملے سے بچایا اور نیزے کا کنارہ پکڑ کر اسے کسی پنکھے کی طرح گھما دیا۔ نیزے کی انی نیم دائرے کی شکل میں حرکت میں آئی اور سردار جوگاما کی پنڈلی پر ایک چرکا سا لگا کر گزر گئی۔ سردار جوگاما کے ساتھ ساتھ اس کے ہمشکل متوگا کے چہروں پر بھی ایک لمحے کے لئے تکلیف کے تاثرات نمودار ہوئے مگر پھر انہوں نے ایک ساتھ ٹارزن پر چھلانگیں لگا دیں۔ سردار جوگاما کی پنڈلی پر نیزے کی انی سے جو زخم لگا تھا ویسا ہی زخم متوگا کی بھی پنڈلی پر آ گیا تھا۔ مگر اس چھوٹے سے زخم سے بھلا ان پہاڑ جیسے شیطانوں پر کیا اثر ہو سکتا تھا۔ اس لیے انہوں نے اپنی پوری طاقت سے ٹارزن پر حملہ کیا تھا۔ ٹارزن فوراً زمین پر گرا اور لڑھک کر ایک طرف ہو گیا۔ پھر وہ تیزی سے اٹھا اور اس نے متوگا کی تلوار اپنے نیزے پر رکھتے ہوئے اپنی ایک ٹانگ گھما کر متوگا کی ران پر مار دی۔ متوگا کو جھٹکا سا لگا وہ پیچھے ہٹا ہی تھا کہ ٹارزن کا نیزہ اس کے ایک بازو پر زخم لگاتا ہوا

Uploaded By Muhammad Nadeem

گزر گیا۔ متوگا کے ساتھ ساتھ سردار جوگاما کے منہ سے بھی چیخ نکل گئی۔ متوگا کے ساتھ ساتھ اس کے بازو پر بھی ویسا ہی زخم آ گیا تھا۔ پھر ان دو طاقت کے پہاڑوں کے ساتھ ٹارزن کا زبردست اور انتہائی ہولناک مقابلہ شروع ہو گیا۔

سردار جوگاما اور متوگا کے ہاتھوں میں چار چار ہتھیار تھے جبکہ ٹارزن کے پاس محض ایک نیزہ تھا۔ متوگا اور سردار جوگاما گرجتے اور چیختے ہوئے ٹارزن پر حملے کر رہے تھے۔ ٹارزن نہ صرف خود کو ان کے حملوں سے بچا رہا تھا بلکہ موقع ملتے ہی وہ کبھی سردار جوگاما کے جسم پر ایک زخم لگا دیتا اور کبھی متوگا کے جسم پر۔ ہر زخم پر وہ دونوں ایک ساتھ چیخ اٹھتے تھے۔ ان کے جسموں پر ایک جیسے زخم آ جاتے تھے۔ وہ دونوں چونکہ ایک جیسے تھے اس لئے ٹارزن اس بات کا خاص طور پر دھیان رکھ رہا تھا کہ ایک زخم وہ متوگا کو لگائے تو دوسرا زخم سردار جوگاما کو۔ اس کے لئے وہ ظاہر ہے اندازے سے ہی کام لے سکتا تھا۔

دونوں شیطانوں کے جسموں پر تین تین زخم آ چکے

تھے۔ اب ٹارزن کو ان میں سے کسی ایک کے جسم پر صرف ایک ہی زخم لگانا تھا گو کہ دونوں شیطانوں کے جسموں پر لگنے والے زخم زیادہ بڑے اور خطرناک نہیں تھے مگر ان زخموں نے جیسے ان کے جسموں میں آگ سی بھر دی تھی۔ ان کے حملوں میں اور زیادہ شدت آ گئی تھی اور انہوں نے ٹارزن پر دو اطراف سے حملے کرنے شروع کر دیئے تھے۔ مہا شیطان کی پابندی کی وجہ سے وہ چونکہ ٹارزن پر جادو نہیں کر سکتے تھے اس لئے وہ غصے کی شدت سے پاگل ہوئے جا رہے تھے۔ اور ان کے پاگل پن کا ٹارزن بھرپور فائدہ اٹھا رہا تھا۔ وہ آسانی سے خود کو ان کے حملوں سے بچا رہا تھا۔

پھر اچانک سردار جوگاما نے ایک زوردار چیخ ماری اور ہوا میں اچھل کر تلوار چلاتا ہوا ٹارزن کی طرف آیا۔ دوسری طرف سے متوگا نے بھی سردار جوگاما کی طرح زوردار چیخ ماری اور وہ بھی ٹارزن کی طرف لپک پڑا۔ ٹارزن ان دونوں کے درمیان تھا۔ اس نے اپنا جسم کسی کمان کی طرح موڑا اور پھر اس کا نیزہ تیزی سے

حرکت میں آیا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ سے نیزہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح نکلا اور متوگا کی اکلوتی آنکھ میں جا گھسا۔ متوگا کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اپنی جگہ پر یوں رک گیا جیسے یکلخت پتھر کا بت بن گیا ہو۔ ادھر ہوا میں اچھلتے ہوئے سردار جوگاما کو بھی ہوا میں زور دار جھٹکا لگا اور وہ ایک لمحے کے لئے ہوا میں رکا اور پھر وہ دھب سے ٹارزن کے عین قریب آ گرا۔ اس نے چاروں ہتھیار اٹھا کر ٹارزن کو مارنے چاہے مگر اچانک اس کے ہاتھوں سے چاروں ہتھیار غائب ہو گئے۔ یہ دیکھ کر سردار جوگاما کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس نے بوکھلا کر ٹارزن کو پکڑنے کی کوشش کی مگر اچانک اسے ایک اور زور دار جھٹکا لگا اور وہ اپنی جگہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ ادھر متوگا جس کی اکلوتی آنکھ میں نیزہ گڑا ہوا تھا اس کے ہاتھوں سے بھی ہتھیار غائب ہو گئے تھے وہ الٹ کر گرا اور پھر اچانک اس کا جسم دھواں بن کر غائب ہوتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر ٹارزن سیدھا ہوا اور تیزی سے سردار جوگاما کے پاس سے ہٹتا چلا گیا۔ سردار جوگاما ساکت ہو چکا تھا

اس کی بھی اکلوتی آنکھ پھوٹی ہوئی تھی۔ جہاں سے خون کسی فوارے کی طرح بلند ہو رہا تھا۔ پھر اچانک سردار جوگاما کے جسم میں آگ لگ گئی اور پھیل کر اسے تیزی سے جلانے لگی۔

"مبارک ہو سردار۔ آخر تم ان دونوں شیطانوں کو ختم کرنے میں کامیاب ہو ہی گئے۔ دونوں تمہارے مقابلے میں پہاڑ تھے۔ مگر تم نے ان کا بڑی بے جگری اور بہادری سے مقابلہ کیا تھا۔" ——— متوگا کو غائب اور سردار جوگاما کو ہلاک ہو کر آگ میں جلتے دیکھ کر منکو نے بھاگ کر ٹارزن کے قریب آ کر کہا۔

"یہ شیطان تھے منکو اور کالی طاقتوں والے شیطانوں کے مقابلے میں روشنی کی طاقتیں میرے ساتھ تھیں۔ میں نے آکو بابا کی ہدایات کے مطابق خود کو ان کے حملوں سے بچاتے ہوئے انہیں زخم لگائے تھے۔" ——— ٹارزن نے کہا اور پھر آہستگی سے زمین پر بیٹھ گیا۔ اس کے سر سے نکلنے والا خون بہنا تو رک گیا تھا مگر چونکہ اس کا بہت سا خون ضائع ہو گیا تھا اس لئے اس پر اب شدید نقاہت سی طاری ہو رہی تھی۔

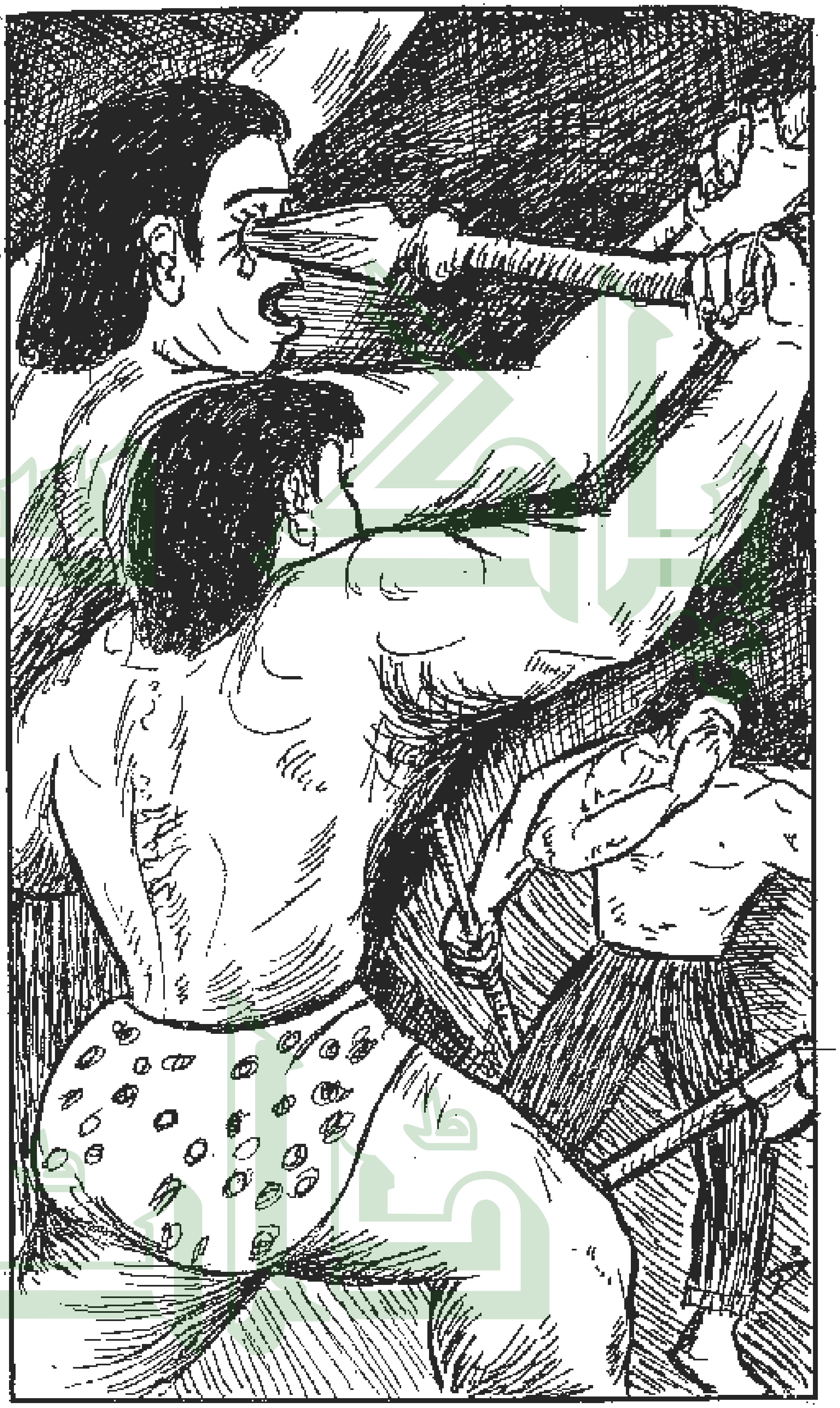

Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم زخمی ہو سردار۔ تم میرا ہاتھ پکڑ لو۔ آکو بابا نے کہا تھا کہ جب دونوں شیطان ہلاک ہو جائیں تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر کے انہیں یاد کروں۔ وہ ہمیں فوراً واپس اپنے جنگلوں میں بلا لیں گے۔" منکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مگر یہ تو بتا دو کہ مجھے جن رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ وہ تمہارا ہاتھ لگتے ہی دھواں بن کر غائب کیسے ہو گئی تھیں۔ کیا تم بھی جادو سیکھ گئے ہو۔" ٹارزن نے تھکے تھکے انداز میں مسکرا کر کہا۔

"جادو۔ اوہ نہیں سردار۔ میں جادو کرنے والوں پر لعنت بھیجتا ہوں۔ ایسا کرنے کے لئے مجھے آکو بابا نے ہی کہا تھا۔ تمہیں متوگا نے جادوئی رسیوں سے باندھا تھا۔ آکو بابا نے کہا تھا کہ تم ان جادوئی رسیوں سے خود کو آزاد نہیں کرا سکو گے۔ اس لئے انہوں نے مجھے یہاں بھیج دیا تھا۔ انہوں نے مجھ پر دم کر دیا تھا تاکہ میں جیسے ہی تمہیں ہاتھ لگاؤں تم رسیوں سے آزاد ہو جاؤ اور ایسا ہی ہوا تھا۔" ـــــ منکو نے کہا۔

"اوہ۔ آکو بابا نے ایک بار پھر مجھے شیطانی موت

مرنے سے بچا لیا ہے۔ میں ان کا بے حد احسان مند ہوں۔ چلو میں جلد سے جلد ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ میری مدد نہ کرتے تو ان شیطانوں سے بچنا میرے لئے مشکل ہو جاتا۔" ـــــ ٹارزن نے کہا۔

"واپس جانے سے پہلے میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں سردار۔ میں نے تمہیں ارمیلا سے شادی کرنے کے لئے بہت مجبور کیا تھا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ ایک عیار اور شیطانی بدروح ہے تو میں اس کی وہیں آنکھیں نوچ لیتا۔" ـــــ منکو نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"تمہیں مجھ سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے منکو۔ اس کی چکنی چپڑی باتوں میں خود میں بھی آ گیا تھا۔ اگر وہ جل کر راکھ ہونے کا نہ کہتی تو میں اس سے شادی کرنے کی کبھی حامی نہ بھرتا۔" ـــــ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

"تو تم نے مجھے معاف کر دیا ہے نا۔" ـــــ منکو نے خوش ہو کر کہا۔

"پہلے جنگل میں چلو۔ تمہیں الٹا لٹکا کر دو چار دن بھوکا پیاسا رکھوں گا۔ پھر سوچوں گا کہ تمہیں معاف کرنا

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے یا نہیں۔“ ـــــــ ٹارزن نے ہنس کر کہا اور اس کی بات سن کر منکو بھی ہنس دیا۔ اس نے ٹارزن کا ہاتھ پکڑا اور پھر دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ منکو نے آکو بابا کو یاد کیا۔ دوسرے لمحے وہ دونوں اچانک وہاں سے غائب ہو گئے۔

ختم شد

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Uploaded By Muhammad Nadeem